ان ﷺ سے دوری ہے اندھیرا، قرب اُن ﷺ کا روشنی ۔ جائیں کیوں تاریکیوں میں یہ اجالا چھوڑ کر!

مسلسل اشاعت کے ۵۰ سال

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ لولاک ملتان

شمارہ: ۸ جلد: ۱۶ شعبان المعظم ۱۴۳۳ جولائی 2012
Email: khatmenubuwwat@ymail.com

محبتِ نبوی ﷺ

صحابہ کرامؓ کی جانثاری

فضائلِ شبِ برات

غیبت اور اُس کا گناہ

حدیثِ لولاک... اور ماہنامہ لولاک

احتسابِ قادیانیت جلد ۴۳ کا مقدمہ

www.khatm-e-nubuwwat.com, www.lolaak.clickhere2.net, www.laulak.info

ماہنامہ لولاک ملتان

شمارہ: ۷ ○ جلد: ۱۶

بیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ
حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
حضرت مولانا عبدالرحمن میانویؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہؒ
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
حضرت مولانا محمد شریف بہاولپوریؒ
صاحبزادہ طارق محمودؒ

مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ
خواجہ خواجگان حضرت خواجہ خان محمدؒ
فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیاتؒ
حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
پیر طریقت حضرت مولانا شاہ نفیس الحسینیؒ
حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ
حضرت مولانا سید [illegible] جلالپوریؒ

بانی: مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ
زیر سرپرستی: شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی دامت برکاتہم
زیر سرپرستی: حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر دامت برکاتہم
نگران اعلیٰ: حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری
نگران: حضرت مولانا اللہ وسایا
چیف ایڈیٹر: حضرت مولانا عزیز احمد
حضرت مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی
ایڈیٹر: صاحبزادہ حافظ محمد [illegible] محمود
مرتب: مولانا عزیز الرحمن ثانی
کمپوزنگ: یوسف ہارون

مجلسِ منتظمہ

علامہ احمد میاں حمادی	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
مولانا بشیر احمد	حافظ محمد یوسف عثمانی
مولانا محمد اکرم طوفانی	حافظ محمد ثاقب
مولانا فقیر اللہ اختر	مولانا مفتی حفیظ الرحمن
مولانا عبدالرشید غازی	مولانا قاضی احسان احمد
مولانا غلام حسین	مولانا محمد طیب فاروقی
مولانا محمد اسحاق ساقی	مولانا محمد علی صدیقی
مولانا غلام مصطفی	مولانا محمد حسین ناصر
چوہدری محمد اقبال	غلام مصطفی چوہدری ایڈووکیٹ
مولانا عبدالرزاق	مولانا محمد قاسم رحمانی

رابطہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
حضوری باغ روڈ، ملتان فون: 061-4783486

ناشر: [illegible] مطبع: [illegible] پرنٹرز ملتان مقام اشاعت: دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کلمۃ الیوم

ختم نبوت کورس کی تیاری کیجئے	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی	3

مقالات ومضامین

محبت نبوی ﷺ	مولانا عبدالمجید لدھیانوی مدظلہ	4
فضائل شب برأت	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی	9
صحابہ کرامؓ کی جانثاری	مولانا عطاء الرحمن	12
پانچ لاکھ احادیث میں سے چار	حاجی مختار احمد	16
حدیث لولاک......اور......ماہنامہ لولاک	مولانا غلام رسول دین پوری	21
غیبت اور اس کا گناہ	مولانا انیس احمد مظاہری	29
کتابوں کی دنیا	مولانا اللہ وسایا	34
مفسر قرآن حضرت مولانا محمد اسلم شیخوپوری شہیدؒ	سید محمد زین العابدین	39
حضرت مولانا نصیب خان شہیدؒ	سید محمد زین العابدین	43

رد قادیانیت

احتساب قادیانیت جلد ۴۳ کا مقدمہ	مولانا اللہ وسایا	46

متفرقات

جماعتی سرگرمیاں	ادارہ	48

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

کلمۃ الیوم!

ختم نبوت کورس کی تیاری کیجئے!

قیام پاکستان سے لے کر تا ہنوز عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ’’ختم نبوت کورس‘‘ منعقد کرتی چلی آرہی ہے۔ محاذ ختم نبوت پر جن حضرات نے اپنی زندگیاں کھپادیں وہ بالواسطہ یا بلاواسطہ اسی کورس کے تربیت یافتہ تھے۔ مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ، فاتح قادیان مولانا محمد حیاتؒ اور مناظر ختم نبوت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ اپنے اپنے دور میں مناظرین اسلام کے استاذ اور مربی رہے۔

یہ کورس ملتان، چنیوٹ، خانپور، لاہور، راولپنڈی سے ہوتا ہوا آج سے تیس سال قبل چناب نگر پہنچا۔ چناب نگر میں اکتیسواں سالانہ کورس ہے جو امسال ۳ رشعبان المعظم سے لے کر ۲۶ رشعبان المعظم تک جاری رہے گا۔ کورس میں مدارس عربیہ کے درجہ رابعہ سے لے کر دورہ حدیث شریف اور تخصص والے طلبہ کرام شریک ہوسکتے ہیں۔ تمام شرکاء کورس کو پڑھائی جانے والی کتابیں مجلس کی طرف سے مفت پیش کی جاتی ہیں۔ کاغذ وقلم کی سہولت مہیا کی جاتی ہے۔

تمام شرکاء کورس کو نقد وظائف بھی دیئے جاتے ہیں۔ پڑھائی جانے والی کتب کے علاوہ مجلس کی مطبوعات کا ایک منتخب سیٹ بھی پیش کیا جاتا ہے۔ امتحان میں اول، دوم، سوم آنے والوں کو نقد انعامات کے علاوہ مزید کتب بھی دی جاتی ہیں۔

کورس میں عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت وفضیلت، رفع ونزول مسیح علیہ السلام، قادیانیوں کے کفریہ عقائد وعزائم پر لیکچر دیئے جاتے ہیں۔ حجیت حدیث شریف پر نوٹس تیار کرائے جاتے ہیں۔ عیسائیوں کے کفریہ عقائد الوہیت مسیح، ابنیت مسیح، تثلیث، کفارہ کاردان کی کتب سے کیا جاتا ہے اور باقاعدہ نوٹس تیار کرائے جاتے ہیں۔

جماعت المسلمین کے کفریہ عقائد۔ گوہر شاہی، یوسف کذاب، زید حامد سمیت متجددین کا ردان کی تحریرات سے کیا جاتا ہے۔ کورس انشاء العزیز ۳ رشعبان المعظم سے شروع ہوجائے گا اور داخلہ ۵ رشعبان المعظم کی شام تک جاری رہے گا۔ بعد میں تشریف لانے والوں سے معذرت کی جاتی ہے۔

لہٰذا ’’اپہلے آئیں پہلے پائیں‘‘ کے محاورہ کے مطابق جلدی آنے کی کوشش فرمائیں۔ کورس کی اختتامی تقریب میں قائد تحریک ختم نبوت شیخ الحدیث استاذ العلماء حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی دامت برکاتہم امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور دیگر زعماء اپنے مبارک ہاتھوں سے انعامات اور سندات عنایت فرماتے ہیں۔

صلائے عام ہے...... یاران نکتہ دان کے لئے!

محبت نبوی ﷺ

آخری قسط

خطاب: شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی مدظلہ!

اہل عرب کے بارے میں حضرت سلمانؓ کو خصوصی خطاب اور اس کی وجہ

ذخیرہ حدیث میں ایک روایت حضرت سلمانؓ سے ہے کہ ذخیرہ حدیث میں یہ بات آپ نے صرف حضرت سلمانؓ کو خطاب کر کے کہی ہے۔ حضرت سلمانؓ اصل میں ایرانی تھے۔ سلمانؓ فارسی کے نام سے مشہور ہیں۔ حق کی تلاش میں نکلے تھے۔ لوگوں نے پکڑ کر غلام بنا کر بیچ دیا۔ چودہ جگہ بکتے ہوئے وہ مدینہ منورہ آئے تھے اور یہاں ایک یہودی کے غلام تھے اور پھر حضور a کو پہچان کر ایمان لائے تو رسول a نے ان کو مکاتب ہونے کی ترغیب دی اور اس کا بدل کتابت خود ادا کیا جس سے وہ آزاد ہوئے۔ اس لئے وہ صاحب کتابین کہلائے ہیں۔ کیونکہ انجیل کے بھی ماہر تھے۔ پھر قرآن کے بھی ماہر ہوئے۔ ڈھائی سو سال تک ان کی عمر میں اتفاق ہے اور بعض نے ساڑھے تین سو سال بھی لکھی ہے۔ بخاری کے حاشیہ میں یہ بات مذکور ہے اور لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعض حواریوں سے بھی ان کی ملاقات ہوئی ہے۔ غزوہ خندق کے موقع پر خندق جو کھودی گئی تھی۔ یہ حضرت سلمانؓ کے مشورہ کے کھودی گئی تھی۔ بہت صاحب حکمت صحابی تھے۔

ان کو ایک دفعہ خطاب کیا سرور کائنات a نے ”لا تبغضنی فتفارق دینك “سلمانؓ! میرے ساتھ بغض نہ رکھنا۔ ورنہ تو اپنے دین سے علیحدہ ہو جائے گا۔ یہ سلمانؓ کو خطاب کر کے کہا تھا۔ سلمانؓ پریشان ہوئے اور کہا ”یارسول اللہ کیف ابغضك وبك ھدانا اللہ “یارسول اللہ! میں آپ سے بغض کیسے رکھوں گا۔ آپ کی وجہ سے تو اللہ نے مجھے ہدایت دی ہے؟۔ آپ a نے فرمایا ”تبغض العرب فتبغضنی “(ترمذی ۲،۲۳۰، مشکوٰۃ ۲،۵۵۲) یہ ہے وہ نکتہ جس طرف آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں سلمانؓ! عربوں سے بغض رکھو گے تو بغض مجھ سے سمجھا جائے گا اور یہ سلمانؓ ایرانی ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ حضور a نے شاید حضرت سلمانؓ کی معرفت سے اہل ایران کو پیغام دیا ہے۔ تو سمجھ لو! صحابہؓ عرب ہیں۔ تابعینؒ عرب ہیں۔ حضور a نے فرمادیا ”تبغض العرب فتبغضنی “اگر تو عربوں سے بغض رکھے گا۔ تو بغض مجھ سے سمجھا جائے گا۔ اور ایک جگہ فرمایا ”احبو العرب لثلاث “عربوں سے تین وجہ سے محبت رکھو ”لانی عربی “میں عربی ہوں ”والقرآن عربی وکلام اھل الجنۃ عربی “(مشکوٰۃ ۲،۵۵۳) پوری دنیا کے اہل ایمان کے قلوب کو عرب کے ساتھ جوڑنے کے لئے یہ کہا ہے۔

مرکز عرب میں ہے۔ اب اس کو اٹھا کر ہم کشمیر میں کیسے لے جائیں۔ ہم اس کو اٹھا کے پاکستان کیسے لے جائیں؟۔ اس لئے جس وقت تک آپ اس کے ساتھ جڑے رہیں گے۔ اس وقت تک امت مجتمع ہے اور جب آپ اپنا تعلق اس سے توڑ دیں گے تو امت منتشر ہو جائے گی اور مرکزی نکتہ ہے کون سا؟ جو امت کے لئے اجتماع کا ذریعہ بنے۔ اس لئے اس بات کو ذکر کرتے ہوئے میں نے کہا کہ میرا دل یہ کہتا ہے کہ حضور a نے حضرت سلمانؓ کی

معرفت اہل ایران کو یہ پیغام دیا ہے۔ تو صحابہ کرامؓ کی محبت علامت ہوگی حضور a کی محبت کی۔ سنت کی محبت علامت بن گئی حضور a کے ساتھ محبت کی۔ یہ سارے کے سارے وہ آثار ہیں جو محبت سے نمایاں ہوتے ہیں۔ جس کے لئے میں نے ابتداء میں جملہ بولا تھا کہ جب آگ لگتی ہے تو دھواں اٹھتا ہے اور معلوم ہو جاتا ہے کہ یہاں آگ لگی ہوئی ہے۔ دھواں دلالت کرتا ہے کہ یہاں آگ ہے۔ تو یہ ہیں وہ علامات جن کے ساتھ اس محبت کو پہچانا جاتا ہے۔

اللہ کی خاطر محبت کا مطلب

اس لئے ہمارا تعلق اگر کسی بندے سے ہے تو اس نسبت سے ہو کہ اس کا اللہ سے تعلق ہے۔ اس لئے ہم اس سے تعلق رکھتے ہیں اور اگر کسی اور وجہ سے تعلق رکھیں گے تو وہ ایمانی محبت نہیں ہے۔ مطلب یہ کہ دنیا میں رہتے ہوئے تعلقات تو ہوتے ہیں۔ میرا ان سے تعلق ہے۔ فلاں سے تعلق ہے۔ فلاں سے تعلق کیوں ہے؟۔ اس میں کوئی نہ کوئی وجہ ربط ہوتا ہے۔ کروڑوں لوگ ہیں۔ جن سے ہمارا نہ محبت کا تعلق نہ بغض کا۔ نہ جان نہ پہچان۔ کچھ بھی نہیں ہے۔ لیکن جب کسی کے ساتھ ربط ہوگا تو کسی نہ کسی وجہ سے ہوگا۔ مجھے اس سے تعلق ہے۔ اس لئے کہ میرا رشتہ دار ہے۔ مجھے اس سے تعلق ہے۔ اس وجہ سے کہ میرا محسن ہے۔ میرا دل ان کے ساتھ اس لئے اٹکا ہوا ہے کہ یہ خوبصورت ہیں۔ میرا دل اس لئے اٹکا ہوا ہے کہ یہ صاحب کمال ہے۔ تو دیکھو صاحب کمال ہونا، صاحب حسن ہونا، رشتہ دار ہونا، یہ واسطہ بنا ہے ہم دو کے جوڑنے کا۔ یہ سارے کے سارے واسطے جتنے بھی ہیں دنیاوی تعلقات ہیں۔ ان کا دین سے کوئی معاملہ نہیں ہے اور جس سے میں اس لئے دلی تعلق رکھتا ہوں کہ یہ اللہ والا ہے۔ اللہ کی عبادت کرتا ہے۔ اللہ کے دین کی اشاعت کرتا ہے۔ اللہ کی کتاب پڑھتا ہے۔ اللہ کی کتاب کا حافظ ہے۔ میں اس لئے محبت کرتا ہوں۔ اب دیکھو درمیان میں واسطہ اللہ کا آگیا ہے۔ میری آپ سے محبت اس لئے ہے کہ آپ اللہ کے دین کی اشاعت کررہے ہیں۔ ورنہ نہ تو آپ میرے رشتہ دار ہیں، نہ محسن، نہ شاگرد ہیں۔ اس کو کہتے ہیں اللہ کے واسطے محبت۔

اب علماء دیوبند حضرت مولانا قاسم نوتویؒ ان کو یاد کر کے ہم روتے ہیں۔ حضرت گنگوہیؒ کو یاد کرتے ہیں، حضرت تھانوی کو یاد کرتے ہیں۔ ان کے ساتھ ہمارا کیا تعلق ہے؟ ہمارے چچا لگتے ہیں؟ ہمارے ماموں لگتے ہیں؟ ان کے ساتھ ہمارا تعلق محض اللہ کی وجہ سے ہے کہ یہ دین کے ناقل ہیں۔ انہوں نے دین اور ایمان ہم تک پہنچایا۔ اس کو کہتے ہیں ”لایحب عبداً الا للہ“ کہ بندے سے محبت کرے تو اللہ کے لئے کرے۔ کوئی اور دوسری غرض درمیان میں نہ ہو۔ باقی محبتیں طبعی ہیں۔ لیکن یہ جو اللہ واسطے کی محبت ہے۔ یہ بھی ایمان کے کمال کی علامت ہے اور سنت کی محبت، صحابہؓ کی محبت، ان کی طرف میں نے تھوڑا تھوڑا اشارہ کیا ہے۔ ان کی وضاحت بہت ہوسکتی ہے۔ کتابیں بھری پڑی ہیں۔ لیکن یہ عنوانات ہیں جو میں آپ کے سامنے ذکر کئے ہیں۔

کفر سے نفرت کیوں؟

تیسری بات یہ تھی کہ کفر سے ایسے نفرت ہو جائے۔ جیسے آگ میں ڈالے جانے سے نفرت ہے۔ اور آپ جانتے ہیں کہ کفر اللہ کی نافرمانی ہے اور شرک کفر کی ہی ایک قسم ہے۔ شرک سے بھی نفرت اسی طرح ہونی چاہئے جس طرح کھلی آنکھوں سے آگ میں نہیں جاتا۔ شرک بھی اسی طرح مبغوض ہو اور اسی طرح سنت کے خلاف جو عمل

ہے۔ بدعت ہے۔ وہ بھی کفر کا شعبہ ہے۔ وہ بھی اختیار نہ کرے اور اس سے طبعاً نفرت ہو جائے۔ یہ اس محبت کا سلبی پہلو ہے۔

اب دوسرا عنوان بدلتا ہوں۔ وہ ایجابی پہلو تھا کہ یہ محبوب ہے۔ لہٰذا یہ بھی محبوب ہے۔ یہ بھی محبوب ہے۔ یہ اثباتی طور پر محبت کا تعلق ہے اور سلبی پہلو یہ ہے کہ مجھے حضور a سے محبت ہے اور یہ ان کا دشمن ہے اس لئے مجھے اس سے نفرت ہے۔ چونکہ یہ ان کی ناپسندیدہ چیز ہے۔ اس لئے مجھے اس سے نفرت ہے۔ چونکہ ان کو یہ پسند نہیں۔ اس لئے مجھے بھی پسند نہیں۔ یہ سلبی پہلو ہے کہ محبوب کی ادائیں تو محبوب ہوا کرتی ہیں۔ لیکن جو چیزیں اس کے خلاف ہوں ان سے پھر نفرت ہوا کرتی ہے۔ اس لئے توحید سے محبت، شرک سے نفرت، سنت سے محبت، بدعت سے نفرت یہ ساتھ ساتھ لازم ہے۔ جس وقت تک شرک سے دوری نہ ہو۔ کفر سے قطع تعلقی نہ ہو۔ بدعت سے نفرت نہ ہو۔ اس وقت تک ایمان ناقص ہے۔ توحید سے محبت، سنت سے محبت، کفر وشرک سے نفرت۔ شرک تو ایسی بدتر چیز ہے کہ جتنی بھی انسان نیکیاں کرے۔ اچھے کام کرے۔ لیکن اس میں شرک کا شائبہ آ گیا تو قرآن کہتا ہے اس کی مثال پھر ایسے ہوگی ''اعمالھم کسراب بقیعة یحسبه الظمئان ماء ''(سورۃ نور:۳۹) ریگستان میں دور سے دیکھیں تو ریت چمکتی ہوئی نظر آتی ہے تو ایسے لگتا ہے جیسے پانی ہو۔ تو مشرکوں کے اعمال کتنے ہی اچھے کیوں نہ ہوں۔ وہ ایسے ہیں جیسے چمکتی ہوئی ریت ''حتی اذا جاء ہ لم یجدہ شیئا '' پیاسا پانی کی طلب میں جب وہاں پہنچے گا کچھ بھی نہیں ہوگا۔ مشرک کے اعمال چمکتی ہوئی ریت ہیں۔ تو تیسرے جملے کا معنی یہ ہے کہ کفر سے نفرت ہو جائے اور اتنی نفرت ہو جائے کہ یہ سمجھے کہ کفر یا کافرانہ کام کرنا ایسے ہے جیسے انسان کو عقل وہوش کے ساتھ آگ میں ڈالا جائے۔ تو کفر سے نفرت یہ کمال ایمان کی علامت ہے۔

جنت میں حضور a کی معیت اور اس کی آسان فہم مثال

تو جب یہ ساری باتیں ہو جائیں گی۔ محبت کامل ہو جائے گی تو اس کے نتیجہ میں ملتی ہے رفاقت۔ تو تیسری روایت جو میں نے آپ کے سامنے پڑھی ''کان معنی فی الجنة '' وہ میرے ساتھ جنت میں ہوگا۔ میرے ساتھ جنت میں ہوگا۔ لیکن درجات کا فرق ہوگا۔ یہ نہیں کہ ایک ہی درجہ میں ہو جائیں گے۔ ایک ہی جگہ بیٹھیں گے۔ تو بھی درجہ میں فرق ہوتا ہے۔

یہ بات بچوں کو سمجھانے کے لئے ہمیشہ مثال دیا کرتا ہوں کہ دیکھو ایک طالب علم استاذ سے محبت کرتا ہے۔ اب استاد سفر پر جا رہے ہیں تو اس طالب علم کو کہیں گے بیٹا! میرے ساتھ چلو۔ اب جس کار میں استاد بیٹھا ہے۔ اسی میں وہ بیٹھا ہے جس دسترخوان پر استاد نے کھانا کھایا ہے اسی پر وہ کھا رہا ہے۔ لیکن کیا دونوں کا درجہ ایک ہے؟ رفاقت تو ہو گئی۔ ایک ہی کار میں ہیں، ایک ہی دسترخوان پر بیٹھے ہیں، ایک ہی سواری پر سوار ہیں۔ تو جس طرح سفر پر جاتے ہوئے استاذ اپنے محبوب طالب علم کو ساتھ رکھتا ہے۔ یہ رفاقت ہے۔ اس محبت کی بناء پر اور اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ ایک ہی دسترخوان پر کھا رہے ہیں، ایک ہی سواری میں بیٹھے ہیں، ایک ہی کمرے میں سو رہے ہیں، سب کچھ ایک ہیں۔ اسی رفاقت کی بناء پر۔ لیکن وہ بھی جانتا ہے کہ میرا درجہ کیا ہے اور دنیا بھی جانتی ہے۔ تو درجات کا فرق لازماً

ہوتا ہے۔اسی طرح حضور a بھی انگلی پکڑ کر جنت میں لے جائیں گے۔ جتنے بھی محبت کرنے والے ہوں گے سب کو گزار کے پھر سرور کائنات a جنت میں جائیں گے۔ جب تک ایک بھی باہر ہوگا۔نہیں جائیں گے۔

اپنی امت کی خاطر حضور a کی رنجیدگی کا عالم

جیسا کہ حدیث میں آتا ہے کہ ایک دفعہ حضور a بہت رو رہے تھے اور فرمارہے تھے ”اللھم امتی امتی “ اللہ نے اپنی حکمت کے تحت فرشتوں کو متعین کیا ہوا ہے۔ جبرائیل علیہ السلام کو بلایا اور بلا کر کہا کہ جاؤ جا کر پوچھو کہ ان کے رونے کا سبب کیا ہے؟۔ حالانکہ اللہ سب جانتے ہیں۔لیکن اسباب کے تحت اس کو ظاہر کرنا مقصود تھا۔ جبرائیل علیہ السلام آئے اور پوچھا کہ اللہ تعالیٰ پوچھتے ہیں کہ کیوں روتے ہو؟۔تو رسول اللہ a نے رونے کا سبب بیان فرمایا کہ مجھے میری امت کی فکر ہے۔ مجھے میری امت کا فکر ہے۔رسول اللہ a اتنی محبت کرتے تھے ہم سے کہ ہمارے لئے روتے تھے۔رو رو کر اپنی امت کے لئے دعائیں کرتے تھے۔تو امت کا بھی فرض ہے کہ اپنے رسول a سے بھی ایسی ہی محبت کرے۔تو اللہ تعالیٰ نے جبرائیل علیہ السلام کو بھیجا کہ جا کر کہہ دو کہ ہم آپ a کو آپ a کی امت کے بارے میں خوش کر دیں گے۔(مسلم۱،۱۱۳،مشکوٰۃ ۲،۴۸۹) اور بعض روایات میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ آپ a نے فرمایا کہ میں تو اس وقت تک خوش نہیں ہوں گا جب تک میرا ایک امتی بھی جہنم میں ہوگا۔ (جلالین، قرطبی، تفسیر کبیر، نسفی، سورۃ ضحیٰ آیت ۵ کے تحت) سب کو نکال کر جنت میں لے جائیں گے تب خوش ہوں گے اور حدیث شفاعت میں جو درجات آتے ہیں رسول a کی طرف سے سفارش کے۔اگر ساری روایات پڑھیں تو امت خود محسوس کرے گی کہ جو اللہ کا رسول ہمارے لئے روتا ہے اور ہمیں یاد کرتا ہے تو کیا ہمارا فرض نہیں بنتا کہ ہم بھی اس کے ساتھ محبت کریں اور اس کی یاد میں اسی طرح روئیں۔

کاش!میں اپنے بھائیوں کو دیکھ لیتا

مشکوٰۃ شریف میں فضائل طہارت میں روایت موجود ہے کہ حضور a صحابہ کرامؓ کے ساتھ بقیع میں تشریف لے گئے۔ جو چند صحابہ کرامؓ فوت ہو چکے تھے۔ان کے لئے دعا کرتے تھے۔مشکوٰۃ میں لفظ موجود ہیں کہ وہاں بقیع میں رسول a نے کہا”وددت انا قد راینا اخواننا “(مسلم۱،۱۲۷،مشکوٰۃ ۱،۴۰) کاش کہ میں اپنے بھائیوں کو بھی دیکھ لیتا۔ بھائیوں کے دیکھنے کو جی چاہتا ہے۔صحابہ کرامؓ جو ساتھ تھے۔انہوں نے کہا یارسول اللہ a کیا ہم آپ کے بھائی نہیں؟ فرمایا تم تو صحابہؓ ہو۔ ہر وقت ساتھ رہنے والے۔اخوت کا رشتہ عام ہے۔اصحاب کا رشتہ خاص ہے جو صحابیؓ ہے اس کے ساتھ اخوت بھی۔لیکن جو صرف اخوت والے ہیں۔ان کے دیکھنے کو جی چاہتا ہے جو ابھی تک آئے نہیں ہیں۔عرض کی یارسول اللہ a! جو ابھی تک آئے نہیں اور آپ a نے زندگی میں ان کو دیکھا نہیں۔آپ a قیامت کے دن ان کو کیسے پہچانیں گے کہ یہ میرا امتی ہے۔حضور a نے فرمایا تم یہ بتاؤ کہ اگر ایک جگہ کالے گھوڑے پھر رہے ہوں اور ایک شخص کے گھوڑے ایسے ہوں جن کے پاؤں سفید ہوتے ہیں، پیشانی سفید ہوتی ہے، ہاتھ سفید ہوتے ہیں تو کیا کالے گھوڑوں میں اگر اس قسم کے سفید پاؤں والے، سفید پیشانی والے گھوڑے ہوں تو وہ اپنے گھوڑوں کو پہچانے گا نہیں؟۔صحابہؓ کہنے لگے یارسول اللہ! پہچان

لے گا۔ فرمایا میں اپنی امت کو آثار وضو سے پہچان لوں گا کہ ان کے اعضاء ایسے چمک رہے ہوں گے کسی دوسرے کے اس طرح نہیں چمک رہے ہوں گے۔ یہ ایسے ہوں گے جیسے کالے گھوڑوں میں سفید پیشانی والے گھوڑے ہوتے ہیں۔ میں دیکھ کو سمجھ جاؤں گا کہ یہ میرا امتی ہے۔ یہ بھی میرا امتی ہے۔ یہ بھی میرا امتی ہے۔

اس لئے میں کہا کرتا ہوں کہ جو شخص نماز نہیں پڑھتا اور وضو نہیں کرتا۔ وہ اپنا شناختی کارڈ گم کر رہا ہے۔ وہ پہچانا کیسے جائے گا؟ اگر وضو کی عادت نہیں۔ نماز کی عادت نہیں تو اس نے اپنی شناخت گم کر دی۔ حضور a نے اپنے امتیوں کو پہچاننا ہے اس شناخت کے ساتھ۔ اس قسم کی باتیں حدیث میں اتنی آتی ہیں کہ جب بندہ دیکھتا ہے تو پتہ چلتا ہے کہ حضور a کو اپنی امت کے ساتھ کتنا پیار ہے اور امت سے کتنی محبت ہے اور آپ a امت کے لئے کتنی دعائیں کرتے تھے۔ بس اب آخری عرض کر کے بات ختم کرتا ہوں۔

ایک دعا کا تو لازماً اہتمام ہونا چاہئے

حضور a نے ہمارے لئے تو بہت دعائیں کی ہیں۔ لیکن ایک دعا کا مطالبہ حضور a نے اپنے لئے بھی کیا ہے اپنی امت سے۔ اس کا ہمیں اہتمام کرنا چاہئے۔ وہ یہ ہے کہ جس وقت اذان سنو۔ اذان کا جواب دو۔ اور اس کے بعد ”صلوا علیّ“ (مشکوٰۃ ص۶۴) مجھ پر صلوٰۃ پڑھو اور اس کے بعد دعا پڑھو ”اللھم رب ھذہ الدعوۃ التامۃ ...... الخ“ حضور a کے لئے مقام محمود کی دعا کرو۔ یہ نبی کریم a کا ہم سے مطالبہ ہے کہ جو میرے لئے مقام محمود کی دعا کرے گا۔ قیامت کے دن میں اس کی سفارش کروں گا۔ (بخاری ج۱ ص۸۶، مشکوٰۃ ص۶۵) اور یہ دعا حضور a نے تلقین فرمائی۔ حدیث شریف کے اندر ہے۔ جس نبی نے ہمارے لئے اتنی دعائیں کیں۔ اس کے لئے ہم کم از کم ایک دعا کا اہتمام تو کریں جس کا مطالبہ ہم سے رسول a نے کیا ہے کہ میرے لئے یہ دعا کرو۔ وہ ساری باتیں سارے تذکرے محبت کو چکانے کے لئے ہیں۔ محبت کے آداب کو مستحضر کرنے کے لئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو صحیح طور پر محبت نصیب فرمائے اور اس کی لاج رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

قادیانی مردہ نکال دیا گیا

خانیوال کے نواحی علاقہ پیرووال میں غلام سرور عرف جلوہ قادیانی مرا۔ اس ملعون کو پیرووال مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کر دیا گیا اور وہاں کے علماء کرام اور مذہبی لوگوں نے اس پر شدید احتجاج کیا۔ مسلمانوں سے درخواست دلوائی گئی کہ قادیانی مردہ کو مسلمانوں کے قبرستان سے نکالا جائے اگر نہ نکالا گیا تو نقص امن کی ذمہ داری انتظامیہ پر ہوگی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا عبدالستار گورمانی سے مشاورت ہوتی رہی۔ سول جج کی عدالت میں ۱۹ر اپریل ۲۰۱۲ کو آٹھ بجے پہنچے تو مرزائیوں کی طرف سے کئی رکاوٹیں آئیں اور مرزائیوں کا وکیل بھی حاضر ہوا۔ جج نے فیصلہ دیا کہ مردہ کو مسلمانوں کے قبرستان سے نکال کر قادیانیوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے۔ پولیس کی نگرانی میں قبر کو مرزائیوں نے کھولا۔ دینی حلقوں میں خوشی کا سماں اور قادیانیت پر صف ماتم بچھ گئی۔ ملعون کو مرزائیوں کے قبرستان پیپلز کالونی خانیوال میں دبا دیا گیا۔

فضائل شب برأت!

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی!

لیلۃ البرأت یعنی شب برات بڑی فضیلت واہمیت والی رات ہے۔ جلیل القدر تابعی حضرت عطاء ابن یسارؒ فرماتے ہیں:''مامن لیلة بعد لیلة القدر افضل من لیلة نصف شعبان! (لطائف المعارف ابن رجب جنبلی ص ۱٤٠)'' لیلۃ القدر کے بعد پندرھویں شعبان المعظم کی رات سے افضل کوئی رات نہیں۔

چنانچہ اس کے کئی نام ہیں:

۱...... لیلة المبارکه (برکتوں والی رات)

۲...... لیلة الرحمة (اللہ تعالیٰ کی رحمت خاصہ کے نزول کی رات)

۳...... لیلة الصك (دستاویز والی رات)

۴...... لیلة البرأت (دوزخ سے چھٹکارا ملنے اور بری ہونے کی رات)

عام طور پر اسے شب برأت کہا جاتا ہے۔ شب بمعنی رات اور برات بری ہونے اور نجات پانے کی رات۔

فضائل شب برات

رسول a نے ام المومنین عائشہؓ سے فرمایا:

۱...... اس رات میں سال میں پیدا ہونے والے لکھ دیئے جاتے ہیں اور جتنے مرنے والے ہیں وہ بھی لکھ دیئے جاتے ہیں۔ اور اس رات میں سب بندوں کے اعمال اٹھائے جاتے ہیں۔ اور اس رات میں مقررہ روزی اترتی ہے۔ (مشکوٰۃ ص۱۱۵)

۲...... عطاء بن یسار فرماتے ہیں جب شعبان کی پندرھویں شب ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک فہرست ملک الموت کو تھما دی جاتی ہے کہ جن جن لوگوں کا نام اس فہرست میں درج ہے ان کی ارواح کو قبض کرنا۔ کوئی آدمی باغات لگا رہا ہوتا ہے۔ کوئی شادی کرنے میں مصروف ہوتا ہے اور کوئی مکان تعمیر کرنے میں مصروف ہوتا ہے حالانکہ اس کا نام مردوں میں لکھا جا چکا ہوتا ہے۔

(لطائف المعارف ۱۴۸)

۳...... اللہ تعالیٰ نصف شعبان کی شب آسمان دنیا پر نزول اجلال فرماتے ہیں اور اس رات کو ہر ایک کی مغفرت کردی جاتی ہے۔ سوائے مشرک یا ایسے شخص کے جس کے دل میں بغض ہو۔

(شعب الایمان للبیهقی ص ۳۸۰ ج۳)

۴...... اللہ تبارک وتعالیٰ شعبان کی پندرھویں شب آسمان دنیا پر نزول اجلال فرماتے ہیں اور بنو کلب کی بکریوں کے بالوں کے برابر لوگوں کی مغفرت فرماتے ہیں۔ (ترمذی ص۱۵۶ ج۱)

۵...... فرمایا اللہ تبارک وتعالیٰ شعبان کی پندرھویں رات نظر رحمت فرما کر تمام مخلوقات کی مغفرت فرما دیتے ہیں۔ سوائے مشرک اور کینہ ور کے۔ (ابن ماجہ ص۱۰۱)

۶...... فرمایا خداوند عالم اپنی مخلوق پر نظر رحمت فرما کر مسلمانوں کی مغفرت فرما دیتے ہیں اور کافروں کو مہلت دے دیتے ہیں اور کینہ وروں کو ان کے کینہ کی وجہ سے چھوڑ دیتے ہیں تاوقتیکہ وہ کینہ سے توبہ کر لیں۔ (رواہ البیہقی فی شعب الایمان ج۳ ص۳۸۱)

۷...... فرمایا دو شخص کے علاوہ باقی سب کی مغفرت فرما دیتے ہیں۔ کینہ ور اور کسی کو ناحق قتل کرنے والا۔ (مسند احمد ج۲ ص۱۷۶)

۸...... فرمایا جب شعبان کی پندرھویں شب ہوتی ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے ایک پکارنے والا پکارتا ہے: ''ھل من مستغفر فاغفر لہ'' ہے کوئی بخشش طلب کرنے والا جسے بخش دوں۔ ''ھل من سائل فاعطیہ'' ﴿ہے کوئی مانگنے والا اسے عطا کروں﴾ ''ھل یسئل احد شیئاً اعطی'' ﴿بس نہیں سوال کرتا کوئی کسی چیز کا مگر اس کو عطاء کی جاتی ہے۔ سوائے بدکار عورت اور مشرک کے۔﴾ (رواہ البیہقی فی شعب الایمان ج۳ ص۳۸۳)

۹...... ایک حدیث پاک میں مشرک، کینہ ور کے ساتھ قاطع الرحم، پائچے ڈھانپنے والا' والدین کا نافرمان، مستقل شراب نوشی کرنے والے کا تذکرہ فرمایا۔ (بیہقی ص۳۸۴ ج۳)

۱۰...... فرمایا ''اذا کانت لیلۃ النصف من شعبان فقوموا لیلھا وصوموا نھارھا'' جب شعبان کی پندرھویں شب ہو تو رات کو قیام کرو اور دن کو روزہ رکھو۔ (ابن ماجہ ص۱۰۰)

لیلۃ البرأت سے محروم رہنے والے

۱...... مشرک (اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات میں شریک ٹھہرانے والا) ۲...... کینہ رکھنے والا۔ ۳...... کسی انسان کو ناحق قتل کرنے والا۔ ۴...... بدکار عورت۔ ۵...... قطع رحمی کرنے والا۔ (یعنی رشتے ناطے توڑنے والا) ۶...... تہبند، پاجامہ اور شلوار ٹخنوں سے نیچے لٹکانے والا۔ ۷...... والدین کا نافرمان۔ ۸...... شراب خوری کی عادت رکھنے والا۔

لہٰذا مندرجہ بالا گناہوں میں مبتلا حضرات کو لیلۃ البرأت سے پہلے پہلے توبہ کر لینی چاہئے۔ تاکہ اس رات کی عمومی رحمت سے محرومی نہ ہو۔ شب برأت میں منادی ابتداء رات سے ہی ندا شروع کر دیتا ہے کہ:

۱...... ہے کوئی بخشش مانگنے والا جسے بخش دوں۔

۲...... ہے کوئی رزق کا طلب کرنے والا کہ اس کو رزق دوں۔

۳...... ہے کوئی مصیبت زدہ اس کی مصیبت دور کر دوں۔

شب برأت میں رحمت دوعالم a نے خود بھی شب بیداری کی اور بیداری کا حکم بھی دیا نہ صرف حکم فرمایا بلکہ جاگنے کی فضیلت بھی بیان فرمائی۔ چنانچہ ارشاد نبوی ہے:

"من احیاء اللیالی الخمس وجبت له الجنته، لیلة الترویه ولیلة عرفه، ولیلة النحر، ولیلة الفطر، ولیلة النصف من شعبان . (الترغیب والترهیب ج۲ ص۱۰۲)"

فرمایا جس نے پانچ راتوں کو زندہ کیا اس کیلئے جنت واجب ہوگئی۔ آٹھویں ذوالحجہ کی رات، نویں ذوالحجہ کی رات، عیدالاضحیٰ کی رات، عیدالفطر کی رات اور پندرھویں شعبان کی رات۔

حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ ارشاد فرماتے ہیں: "اس شب میں بیدار ہوکر عبادت کرنا خواہ خلوت میں ہو یا جلوت میں افضل ہے۔ لیکن اجتماع کا اہتمام نہ کیا جائے۔" (زوال السنہ عن اعمال السنہ ص۱۷)

مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی محمد شفیع دیوبندیؒ فرماتے ہیں کہ ان احادیث سے جس طرح اس رات کے بے بہا فضائل وبرکات معلوم ہوئے۔ اسی طرح یہ بھی معلوم ہوا کہ مسلمانوں کے لئے۔ اس رات میں اعمال ذیل مسنون ہیں:

۱...... رات کو جاگ کر نماز پڑھنا اور ذکر وتلاوت میں معروف رہنا۔

۲...... اللہ تعالیٰ سے مغفرت اور عافیت اور مقاصد دارین کی دعا مانگنا۔ (فضائل واحکام شب برأت ص۸)

شب بیداری کیسے کی جائے

شب بیداری کا مطلب یہ ہے کہ اس رات کے اکثر حصہ میں اور ایک قول کے مطابق کچھ حصہ میں قرآن وحدیث کے پڑھنے یا سننے میں مشغول رہے یا تسبیح پڑھتا رہے۔ یا نبی کریم ﷺ پر درود شریف پڑھتا رہے۔ یا صلوٰۃ التسبیح پڑھتا رہے۔ یہ تمام اعمال انفرادی طور پر کرے۔ اس رات کو بیدار رہ کر کرنے کا کوئی خاص عمل نہیں ہے جو اعمال صالحہ ہیں۔ ان میں سے جو چاہے اختیار کرلے۔ رحمت دوعالم ﷺ ان راتوں میں قبرستان تشریف لے جاتے تھے۔ لہٰذا قبرستان میں جانا مسنون عمل ہے۔ پندرھویں شب کا قیام اور پندرہ شعبان کا روزہ مسنون عمل ہے۔ آتش بازی، چراغاں کرنا، حلوے مانڈے کا احادیث میں کوئی ثبوت نہیں۔

نوٹ: یہ مضمون فضیلت کی راتیں فضائل ومسائل مرتبہ مولانا نعیم الدین استاذ الحدیث جامعہ مدینہ لاہور سے لیا گیا ہے۔

حیات نو کیپسول
New Gin-X ہربل
السعید (رجسٹرڈ)
ہومیوپیتھک ایڈ ہربل فارمیسی
دیپالپور بازار ساہیوال
Mob:0321-6950003
E-mail:saeedherbal@gmail.com
نیو کیسٹوسن
ساہیوال پھکی، جدید حب سلیمانی
طبیعت سے ثقل اور بوجھل پن دور کرنے کیلئے بدن میں فرحت ونشاط پیدا کرنے کیلئے
ڈیلرز: 0300-6068838 لاہور 0321-4130070-4638727 0321-6418196
0313-5363497 0307-6646369 0301-6703827
0333-6897627 0333-6203663 0323-6188181 0348-6195912
0346-9262981 0300-6765887 0333-9618996 0321-6046069-6110602
0331-6492682 0344-6262389 0344-6262384
0321-4678389-3583193 0333-7124782
0332-2800795 041-8726704 0306-6748911 064-3413447

صحابہ کرامؓ کی جانثاری!

مولانا عطاء الرحمٰن!

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی جاں نثاری کے واقعات کتب احادیث وسیر میں بکثرت ملتے ہیں اوران ہی حضرات کی بیش بہا قربانیوں کی بدولت اطراف عالم میں اسلام کا بول بالا ہوا۔ اس وقت سے آج تک دشمنان اسلام ان باوقار شخصیات کے بے داغ کردار کو داغدار صورت میں پیش کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگار ہے ہیں جس کا دفاع اس وقت سے آج تک امت مسلمہ کررہی ہے اور ہر مسلمان کا یہ مذہبی فریضہ ہے۔ اس سلسلہ میں چند واقعات ملاحظہ فرمایئے۔

صلح حدیبیہ کے موقع پر عروہ کی بات اور حضرت صدیق اکبرؓ کا جواب

عروہ بن مسعود ثقفی ایام کفر میں بڑے معزز اور ذی اثر شخص تھے۔ جب قریش کے لوگوں نے کہا کہ ’’لو لا انزل القران علی رجل من القریتین عظیم ‘‘تو بعض روایات میں ہے کہ اس میں ایک یہی عروہ مراد ہے اور دوسرا ولید بن مغیرہ حضرت خالد کے والد۔ اسلام کے بعد بھی عروہؓ کا بڑا مرتبہ ہے۔ حضور a سے انہوں نے اپنی قوم میں تبلیغ کی اجازت چاہی تو آپ a نے فرمایا! اندیشہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہماری قوم ہم کو سوتے میں ادب سے جگاتی نہیں ہے۔ بدسلوکی کیسے کرے گی؟۔ آخر یہ گئے۔ نماز پڑھ رہے تھے کہ کھڑکی سے تیر مار کر کسی نے ان کو شہید کردیا۔ حضور a نے فرمایا عروہؓ کی مثال صاحب یٰسین کی ہے اور آپ a نے فرمایا کہ ہم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھا۔ عروہؓ بن مسعود سے بہت مشابہ تھے۔

عروہ ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے کہ صلح حدیبیہ کے موقع پر حضور a سے بات چیت کے لئے اہل کفر کی طرف سے نمائندہ بن کر آئے اور کہا کہ اے محمدؐ! تم نے اگر اپنی قوم کو تباہ بھی کردیا تو کون سا اچھا کام کیا۔ کیا اس سے پہلے کسی عرب کو تم نے سنا ہے کہ اس نے اپنی قوم کو اس طرح تباہ کیا ہو اور ہم تو کسی شریف کو تمہارے پاس نہیں دیکھتے۔ یہ اطراف کے اوباش جمع ہوگئے ہیں۔ زیادہ دن نہیں گزریں گے کہ سب تم کو تنہا چھوڑ کر الگ ہوجائیں گے۔ عروہ کی یہ بات حضرت صدیق اکبرؓ کو بہت ناگوار گزری اور آپؓ نے غصہ میں کہا: ’’تو جاکر اپنے لات کی پیشاب گاہ چاٹ۔ تو کیا جانے ہمیں رسول اللہ a سے کیسی محبت ہے۔ ہم لوگ رسول اللہ a سے بھاگ جائیں گے اوران کو چھوڑ دیں گے؟۔‘‘ عربوں میں یہ سخت گالی تھی اور لات قبیلہ ثقیف کے بت کا نام تھا۔ عروہ نے پوچھا۔ یہ کون ہے؟۔ حضور a نے فرمایا کہ ابوبکرؓ۔ عروہ نے کہا تمہارا ہم پر احسان ہے جس کا بدلہ ہم نے ادا نہیں کیا۔ یہ نہ ہوتا تو ہم تم کو اس سخت کلامی کا جواب بتادیتے۔ عروہ جب حضور a سے گفتگو کررہا تھا تو اثناء گفتگو میں داڑھی مبارک پر ہاتھ لے جاتا جیسا کہ عام عربوں کا قاعدہ تھا۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ تلوار کے نعل سے عروہ کے ہاتھ پر مارتے کہ ہاتھ رسول اللہ کی داڑھی سے الگ رکھو۔

واپسی پر قریش کے سامنے صحابہ کرامؓ کے متعلق عروہ کے تاثرات

عروہ پرانا تجربہ کار شخص تھا۔ اثناء گفتگو میں گوشہ چشم سے اصحاب رسول اللہ a کے طرز عمل کو خوب جانچ رہا تھا اور صحابہ کرامؓ کی تعظیم و تکریم سے حیران تھا۔ لوٹ کر گیا تو کہا۔ اے معشر قریش! میں قیصر و کسریٰ اور نجاشی کے پاس بھی گیا ہوں اور ان کے آداب بھی دیکھے ہیں۔ مگر بخدا میں نے کسی بادشاہ کو نہیں دیکھا کہ اس کے اصحاب ایسی تعظیم کرتے ہوں۔ جیسے محمد a کے اصحاب محمد a کی تعظیم کرتے ہیں۔ اگر ان کا تھوک ان کے ہاتھ پر پڑ جائے تو یہ اس کو اپنے چہرہ اور جسم پر ملتے ہیں۔ کوئی بات محمد a کی زبان سے نکلتی ہے تو سب اس کو پورا کرنے کے لئے ٹوٹ پڑتے ہیں۔ وضو کرتے ہیں تو غسالہ کا پانی لینے کے لئے اس طرح کوشش کرتے ہیں کہ گویا لڑ جائیں گے۔ محمد a کے سامنے بولتے ہیں تو نیچی آواز سے۔ تعظیم اور جلالت شان کی وجہ سے کبھی نظر نہیں ملاتے۔ اور اے قریش! محمد a نے کوئی بات بے جا نہیں کہی ہے۔ جو کچھ وہ کہتے ہیں۔ مناسب ہے کہ مان لو۔

ہجرت کے بعد

حضور نبی کریم a ہجرت کے بعد مزید خطرات میں مبتلا ہو گئے۔ منافقین اور یہود نئے دشمن پیدا ہو گئے تھے۔ صحابہ کرامؓ آپ a کی حفاظت کے لئے اپنے آپ کو ان تمام خطرات میں ڈال دیتے تھے اور اس سلسلہ میں آپ a کی ذات بابرکات کے تحفظ و آرام کے لئے عاشقانہ انداز میں فرائض سرانجام دیتے تھے۔ ابتداء غزوات میں بھی قاعدہ تھا کہ جب آپ a سوتے تھے یا شب کے وقت قیام فرماتے تھے یا جب آپ a کے لئے عریش بنایا جاتا تھا تو بعض صحابہ کرامؓ ننگی تلوار لے کر پہرہ دیتے تھے۔ لیکن جب آیت نازل ہوئی: ''واللہ یعصمک من الناس ''تو آپ a نے صحابہ کرامؓ کو خبر دی اور اس کے بعد پہرہ موقوف ہو گیا۔ اسی طرح مختلف صحابہ کرامؓ کے متعلق روایات موجود ہیں کہ انہوں نے پہرہ دیا۔

رات کو حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کا پہرہ دینا

صحیح بخاری میں حضرت عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے کہ جب حضور علیہ السلام مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ a نے فرمایا: ''کاش کہ میرے صحابہؓ میں سے کوئی ہوتا جو کہ رات کو مجھ پر پہرہ دیتا۔'' تو اچانک ہم نے ہتھیاروں کی آواز سنی۔ آپ a نے فرمایا: ''یہ کون ہے؟۔ جواب ملا سعد بن ابی وقاصؓ۔ آپ a کی خدمت میں پہرہ دینے کے لئے حاضر ہوا ہوں۔ آپ a آرام فرمائیں۔

پہرہ کی حالت میں ایک صحابیؓ کا نماز میں زخمی ہونا

حضور نبی اکرم a ایک غزوہ سے واپس تشریف لا رہے تھے۔ رات کو ایک جگہ قیام فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ آج رات کو حفاظت اور چوکیدارہ کون کرے گا؟۔ حضرت عمار بن یاسرؓ اور حضرت عباد بن بشیرؓ نے عرض کیا کہ ہم دونوں کریں گے۔ حضور a نے ایک پہاڑی جہاں سے دشمن کے آنے کا راستہ ہو سکتا تھا۔ بتا دی کہ اس پر قیام کرو۔ دونوں حضرات وہاں تشریف لے گئے۔ وہاں جا کر دونوں نے مشورہ سے رات کو دو حصوں میں منقسم کر دیا کہ رات کا ایک حصہ ایک سوئے اور دوسرا جاگتا رہے۔ رات کا پہلا آدھا حصہ حضرت عبادؓ کے جاگنے کا قرار پایا

اور حضرت عمارؓ سو گئے۔ حضرت عبادؓ نے نماز کی نیت باندھ لی۔ دشمن کی جانب سے ایک شخص آیا اور دور سے کھڑے ہوئے شخص کو دیکھ کر تیر مارا اور جب کوئی حرکت نہ ہوئی تو دوسرا اور پھر تیسرا تیر مارا اور ہر تیر بدن میں پیوست ہوتا رہا اور یہ ہاتھ سے ان کو بدن سے نکال کر پھینکتے رہے۔ اس کے بعد اطمینان سے رکوع کیا۔ سجدہ کیا، نماز پوری کر کے اپنے ساتھی کو جگایا۔ وہ تو ایک کی جگہ دو کو دیکھ کر بھاگ گیا کہ نا معلوم کتنے ہوں؟ مگر ساتھی نے جب اٹھ کر دیکھا تو حضرت عبادؓ کے بدن سے تین جگہ سے خون بہہ رہا تھا۔ فرمایا سبحان اللہ! تم نے مجھے شروع سے ہی نہ جگا لیا۔ فرمایا کہ میں نے ایک سورۃ (سورۃ کہف) شروع کر رکھی تھی۔ میرا دل نہ چاہا کہ اس کو ختم کرنے سے پہلے رکوع کروں۔ اب بھی مجھے اس کا اندیشہ ہوا کہ ایسا نہ ہو کہ میں بار بار تیر لگنے سے مر جاؤں اور حضور a نے جو حفاظت کی خدمت سپرد کر رکھی ہے۔ وہ فوت ہو جائے۔ اگر مجھے یہ اندیشہ نہ ہوتا تو میں مر جاتا۔ مگر سورۃ ختم کرنے سے پہلے رکوع نہ کرتا۔

غزوہ بدر کے موقع پر انصار کی حضور علیہ السلام کو یقین دہانی

غزوہ بدر کے موقع پر مسلمان کسی بڑی جنگ کی نیت سے نہ نکلے تھے اور اچھی طرح مسلح بھی نہ تھے۔ اس لئے حضور a نے صحابہ کرامؓ سے مشورہ کیا کہ کیا کرنا چاہئے؟۔ مہاجرین میں سے حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمرؓ نے دوسرے اصحاب سے مستعدی کا اظہار کیا۔ آپ a نے پھر دریافت کیا تو پھر مہاجرین نے جنگ کی رائے دی۔ پھر سہ بارہ رائے طلب کی۔ آپ a کی غرض یہ تھی کہ انصار کی رائے معلوم ہو۔ کیونکہ انصار نے عقبہ کی بیعت کے وقت یہ وعدہ کیا تھا کہ ہم اپنے شہر میں آپ a کی حفاظت کریں گے اور آپ a کے دشمنوں سے لڑیں گے۔ لیکن یہ انصار کے وطن سے دور اتفاقیہ جنگ کا موقع پیش آ گیا تھا۔ حضور a کے بار بار دریافت کرنے سے انصار سمجھ گئے۔ سب سے پہلے انصار میں سے حضرت سعد بن معاذؓ اٹھے اور کہا یا رسول اللہ a آپ کی غرض یہ ہے کہ ہم لوگوں کی رائے دریافت کریں۔ میں انصار کی طرف سے عرض کرتا ہوں کہ آپ a ہم میں سے جس کی چاہیں رسی کاٹ دیں اور جس کو چاہیں جوڑ دیں۔ آپ a ہمارے اموال میں سے جتنا چاہیں لے لیں اور جتنا چاہیں ہمیں دے دیں اور جو آپ a لے لیں گے۔ وہ ہمارے لئے اس سے بہتر ہوگا جو آپ a چھوڑ دیں گے۔ یارسول اللہ a! آپ جو حکم کریں گے۔ ہم لوگوں کی رائے اس کے تابع ہوگی۔ یارسول اللہ a! آپ جہاں جائیں گے ہم آپ a کے ساتھ ہوں گے۔ یارسول اللہ a! آپ ارشاد فرمائیں تو اس سمندر میں آپ a کے ساتھ داخل ہونے کو تیار ہیں۔ یارسول اللہ a! آپ جنگ کریں۔ ہم میں ایک کوئی شخص خلاف نہ کرے گا۔ حضرت مقداد بن الاسودؓ نے فرمایا۔ یارسول اللہ a! ہم بنی اسرائیل نہیں ہیں جنہوں نے اپنے نبی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا تھا: ''اذھب انت وربك فقاتلا انا ھاھنا قاعدون '' ہم آپ a کے غلام ہیں اور آپ a کے دائیں، بائیں، آگے، پیچھے ہر طرف نثار ہونے کے لئے تیار ہیں۔ حضور a نے جب اپنے صحابہ کرامؓ کو اس طرح مستعد دیکھا تو بہت خوش ہوئے اور آگے بڑھنے کا حکم دیا۔

غزوہ احد میں حضرت سعد بن ربیعؓ کا پیام

احد کی لڑائی میں حضور a نے دریافت فرمایا کہ سعد بن ربیعؓ کا حال معلوم نہیں ہوا کہ کیا گزری؟۔ ایک صحابی کو تلاش کے لئے بھیجا۔ وہ شہداء کی جماعت میں تلاش کر رہے تھے۔ آوازیں بھی دے رہے تھے کہ شاید وہ زندہ

ہوں۔ پھر پکار کر کہا کہ مجھے حضور a نے بھیجا ہے کہ سعد بن ربیعؓ کی خبر لاؤں۔ تو ایک جگہ سے بہت ضعیف سی آواز آئی۔ یہ اس طرف بڑھے۔ جا کر دیکھا کہ سات مقتولین کے درمیان پڑے ہیں اور ایک آدھ سانس باقی ہے۔ جب یہ قریب پہنچے تو حضرت سعدؓ نے کہا حضور a کو میرا اسلام عرض کر دینا اور کہہ دینا کہ اللہ تعالیٰ میری جانب سے آپ a کو اس سے افضل اور بہتر بدلہ عطاء فرمائیں جو کسی نبی کو اس کے امتی کی طرف سے بہتر سے بہتر عطا کیا ہو اور مسلمانوں کو میرا یہ پیام پہنچا دینا کہ اگر کافر حضور a تک پہنچ گئے اور تم میں سے کوئی ایک آنکھ بھی چمکتی رہی۔ یعنی وہ زندہ رہا تو اللہ تعالیٰ کے یہاں کوئی عذر بھی تمہارا نہیں چلے گا اور یہ کہہ کر جاں بحق ہو گئے۔ درحقیقت ان جاں نثاروں نے اپنی جاں نثاری کا پورا ثبوت دے دیا۔ کیا مجال کہ کوئی شکوہ، گھبراہٹ، شکایت، پریشانی لاحق ہو جائے۔ بلکہ حضور a کی حفاظت اور آپ a پر جاں نثاری کا ولولہ ہے۔ کاش کہ ہم لوگوں کو بھی اس محبت کا کوئی حصہ نصیب ہو جاتا۔

حضور علیہ السلام کو موجود نہ پانے پر صحابہ کرامؓ کی بے قراری

صحابہ کرامؓ کو حضور علیہ السلام کے ساتھ جو محبت تھی۔ دنیا اس کی نظیر پیش کرنے سے قاصر ہے کہ ہم ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گے۔ مگر حضور a کو کانٹا بھی نہ چبھے۔ جیسا کہ صفوان نے اپنے غلام نسطاس کے ساتھ حضرت زید بن الاثنہ کو حرم کے باہر تنعیم میں بھیجا۔ تاکہ قتل کرے۔ کچھ قریش بھی اس قتل کا تماشا دیکھنے کے لئے وہاں گئے۔ ان میں ابوسفیان بھی تھا۔ اس نے پوچھا کہ اے زیدؓ! کیا تم پسند کرتے ہو کہ تم کو چھوڑ دیا جائے کہ اپنے اہل کے ساتھ خوشی سے رہو اور تمہاری جگہ ہم محمد a کی گردن اڑا ماریں۔ حضرت زیدؓ نے کہا واللہ ہمیں یہ بھی پسند نہیں ہے کہ ہم آزاد اپنے اہل میں ہوں اور حضور a اس وقت جہاں ہیں وہیں ان کو کانٹا چبھے۔ ابوسفیان نے کہا کہ میں نے کسی کو کسی کا ایسا محب نہیں پایا جیسا کہ محمد a کے اصحاب محمد a کو محبوب رکھتے ہیں۔ پھر نسطاس نے حضرت زیدؓ کو شہید کر دیا۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون! تو صحابہ کرام اسی محبت کی بناء پر حضور a کو موجود نہ پا کر بے قرار ہو جاتے تھے۔ جیسا کہ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضور a کی خدمت میں بیٹھے تھے۔ حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ بھی حاضر تھے کہ آپ a کسی ضرورت کے لئے اٹھ کر تشریف لے گئے۔ واپس ہونے میں تاخیر ہوئی تو ہم سب گھبرا گئے کہ مبادا کسی دشمن نے کوئی نقصان نہ پہنچا دیا ہو تو میں آپ a کی تلاش میں نکلا۔ بنو نجار کے باغ کی طرف آیا تو داخل ہونے کا راستہ نہ ملا۔ بالآخر باغ میں جو نالہ جا رہا تھا اس سے میں سکڑ کر داخل ہو گیا۔ تو میں نے سارا ماجرہ کہہ سنایا۔

غزوہ احد کے موقع پر صحابہ کرامؓ کی جاں نثاری

غزوہ احد کے موقع پر حضرت طلحہؓ حضور a کے لئے ڈھال بن کر کھڑے ہو گئے اور حضور a پر برسائے جانے والے تیر اپنی جان پر برداشت کرتے رہے۔ حتیٰ کہ حضرت طلحہؓ کا ہاتھ شل ہو گیا۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ حضور a کی ذات اقدس کو بچانے کے لئے تیر اندازی کرتے رہے۔ حضور a نے اپنا تیروں کا ترکش حضرت سعدؓ کے آگے پھینک دیا اور فرمایا کہ: ’’ارم فداك ابی وامی ‘‘ حضرت علی المرتضیٰؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور a سے یہ لفظ سوائے حضرت سعدؓ کے اور کسی کے لئے استعمال کرتے نہیں سنا۔ مسلم شریف میں ہے کہ اس موقع پر سات انصاری صحابہ کرامؓ حضور a کی حفاظت کرتے ہوئے باری باری شہید ہوئے۔

پانچ لاکھ احادیث میں سے چار!

حاجی مختار احمد!

امام ابوداؤدؒ فرماتے ہیں کہ پیغمبر خدا a کی پانچ لاکھ احادیث میں نے علماء و محدثین سے نقل کی ہیں۔ ان میں سے ایک ہزار چھ سو احادیث جو اپنی صحت کے اعتبار سے سب سے معتبر اور مستند تھیں۔ اپنی کتاب میں جمع کیں اور ان میں سے بھی چار احادیث ایسی ہیں جو تمام احادیث کے برابر ہیں۔ یعنی دین و شریعت کی تمام باتیں اور حکمتیں مجملاً ان چار حدیثوں میں آ گئی ہیں۔ (مظاہر حق جدید)

ا...... ''انما الاعمال بالنیات '' ﴿سب انسانی اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے اور آدمی کو اس کی نیت ہی کے مطابق پھل ملتا ہے۔﴾

حدیث کا اصل منشاء امت پر اس حقیقت کو واضح کرنا ہے کہ تمام اعمال کے صلاح وفساد اور قبولیت ومردودیت کا دارومدار نیت پر ہے۔ یعنی عمل صالح وہی ہوگا اور اسی کی اللہ تعالیٰ کے یہاں قدر و قیمت ہوگی جو صالح نیت سے کیا گیا ہو۔ اور جو عمل صالح کسی بری غرض اور فاسد نیت سے کیا گیا ہو۔ وہ صالح اور مقبول نہ ہوگا۔ بلکہ نیت کے مطابق فاسد اور مردود ہوگا۔ اگرچہ ظاہری نظر میں ''صالح'' ہی معلوم ہو۔ حاصل یہ کہ اللہ تعالیٰ عمل کے ساتھ نیت کا اور ظاہر کے ساتھ باطن کا دیکھنے والا ہے۔ اس کے یہاں ہر عمل کی قدر و قیمت عمل کرنے والے کی نیت کے حساب سے لگائی جائے گی۔ یہ حدیث ان کی جوامع الکلم میں سے یعنی رسول a کے ان مختصر مگر جامع اور وسیع المعنی ارشادات میں سے ہے۔ جو مختصر ہونے کے باوجود دین کے بڑے اہم حصہ کو اپنے اندر سمیٹے ہوئے ہے اور ''دریا بکوزہ'' کے مصداق ہیں۔ یہاں تک کہ بعض آئمہ نے کہا ہے کہ ''اسلام'' کا ایک تہائی حصہ اس حدیث میں آ گیا ہے اور واقعہ یہ ہے کہ کچھ آئمہ نے فرمایا مبالغہ نہیں ہے بلکہ عین حقیقت ہے۔ کیونکہ اصولی طور پر اسلام کے تین ہی شعبے ہیں:

ا...... ایمان یعنی اعتقادیات۔ ۲...... اعمال۔ ۳...... اخلاص۔

چونکہ یہ حدیث اخلاص کے پورے شعبے پر حاوی ہے۔ اس لئے کہا جاتا ہے کہ اسلام کا ایک تہائی حصہ اس میں آ گیا ہے اور پھر اخلاص وہ چیز ہے جس کی ضرورت ہر کام میں اور ہر قدم پر ہے۔ خاص کر جب بندہ کوئی اچھا سلسلہ شروع کرے۔ خواہ وہ علمی ہو یا عملی، تو وہ اس کا حاجت مند ہوتا ہے کہ رسول a کا یہ ارشاد اس کے سامنے ہو۔ اس لئے بعض اکابر نے اپنی مؤلفات کو اس حدیث سے شروع کرنا بہتر سمجھا ہے۔ چنانچہ امام بخاریؒ نے اپنی ''جامع صحیح'' کو اور ان کے بعد امام بغوی نے مصابیح کو اسی حدیث سے شروع کیا ہے۔ گویا اسی کو ''فاتحۃ الکتاب'' بنایا ہے اور حافظ الحدیث ابن مہدی سے منقول ہے کہ جو شخص کوئی دینی کتاب تصنیف کرے۔ اچھا ہو کہ وہ اسی حدیث سے اپنی کتاب کا آغاز کریں۔ مزید فرمایا اور اگر میں کوئی کتاب لکھوں تو اس کے ہر باب کو اسی حدیث سے شروع کروں گا۔ (معارف الحدیث)

نیت کے مسائل

مسئلہ…… نیت کے لئے کتنی چیزیں شرط ہیں۔

اسلام…… کیونکہ مسلمانوں کی عبادت مقبول ہوتی ہے، کافر کی عبادت نہ تو صحیح ہوتی ہے اور نہ مقبول ہوتی ہے۔

تمیز…… یعنی اتنی عقل رکھتی ہو کہ عبادت اور غیر عبادت میں فرق سمجھتا ہو۔ اسی لئے دیوانے اور تمیز نہ کرنے والے لڑکے کی عبادت معتبر نہیں ہوتی۔

علم…… یعنی جس چیز کو کر رہا ہے۔ اس کی حقیقت اور اہمیت جانتا ہو۔ چنانچہ ایک شخص نماز کی اہمیت اور اس کی فرضیت سے لاعلم ہو۔ اگرچہ نیت کرتا ہے۔ لیکن اس کی نماز صحیح نہیں ہوگی۔

مسئلہ…… فرض نماز میں نیت چار چیزوں کی ہوتی ہے۔ ایک نماز پڑھنے کی۔ دوسرے فرض نماز پڑھنے کی۔ تیسرے تعیین وقت مثلاً ظہر کی یا عصر کی یا مغرب کی۔ چوتھے اگر مقتدی ہو تو اقتداء کی۔ ان چار چیزوں کی نماز شروع کرنے کے وقت دل میں رکھے اور نیت کرے۔ اگر ان چاروں میں سے کسی ایک کا بھی دھیان دل میں نہ رہا تو نماز نہ ہوگی۔ (مظاہر حق جدید)

مسئلہ…… سجدہ تلاوت میں تعیین کرنا کہ فلاں تلاوت کا سجدہ ہے۔ ضروری نہیں ہے۔

مسئلہ…… ایک شخص کو کوئی چیز راستہ میں پڑی ہوئی ملی۔ اگر وہ شخص اس چیز کو اس نیت سے اٹھاتا ہے کہ اس کے مالک کو ڈھونڈ کر یہ چیز اس کے حوالے کر دے گا تو یہ جائز ہے۔ اور اگر اس نیت سے اٹھاتا ہے کہ اس کے مالک کو نہیں دوں گا بلکہ اپنے پاس رکھوں گا تو یہ ناجائز ہے اور یہ شخص وہ چیز اٹھا کر غاصب اور گناہ گار ہوگا۔ (ایضاً)

مسئلہ…… کوئی شخص مسجد میں محض آرام کے لئے بیٹھا ہے تو اس پر کوئی ثواب نہیں اور اگر نماز کی انتظار کی نیت یا اعتکاف کی نیت سے بیٹھا ہے تو اس پر ثواب کا مستحق ہوگا۔ (ایضاً)

مسئلہ…… کسی کو کچھ مال بطریق بخشش یا نام آوری کے لئے دیا جاتا ہے تو اس پر کوئی ثواب نہیں اور اگر یہی مال بہ نیت زکوٰۃ یا بہ نیت صدقہ نفل دیا جائے تو مستحق ثواب ہے۔ (ایضاً)

مسئلہ…… کسی جانور کو ایک تو محض کھانے کی نیت سے ذبح کیا جائے تو یہ مباح ہوگا۔ لیکن اسی جانور کو ذبح کرنا عبادت کی غرض سے ہو۔ مثلاً قربانی، تو یہی ثواب کا باعث ہوگا۔ یا جانور ذبح کرے کسی مردہ یا زندہ شخص کی تعظیم اور چڑھاوے کی غرض سے تو یہ حرام بلکہ ایک قول کے مطابق کفر ہوگا۔ (ایضاً)

۲…… ’’من حسن اسلام المرء ترکہ مالا یعنیہ‘‘ حضرت علیؓ ابن حسینؓ یعنی حضرت امام زین العابدینؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ﴿انسان کے اسلام کی خوبی یہ ہے کہ وہ اس چیز کو چھوڑ دے جو بے فائدہ ہے۔ (مالک، احمد)﴾

تشریح…… مطلب یہ ہے کہ کسی شخص کے اسلام کے حسن وخوبی اور ایمان کے کامل ہونے کی علامت یہ ہے کہ وہ اس چیز سے اجتناب کرے جس کا اہتمام نہیں کیا جاتا۔ جس کے ساتھ کوئی غرض متعلق نہیں ہوتی اور جس کی

یہ شان نہیں ہوتی کہ کوئی شخص اس کا اہتمام کرے اور اس کے حصول میں مشغولیت اختیار کرے۔ حاصل یہ کہ وہ چیز کوئی امر ضروری نہ ہو۔ چنانچہ جس چیز کو امر لایعنی کہا جاتا ہے۔ اس کی تعریف و وضاحت یہی ہے۔ اس کے برخلاف جو چیز امر ضروری کہلاتی ہے اور کوئی شخص جس کا اہتمام کرتا ہے۔ وہ ایسی چیز ہے جس کے ساتھ دنیا میں ضروریات زندگی اور آخرت میں سلامتی ونجات وابستہ ہوتی ہے۔ مثلاً دنیا کی ضروریات زندگی میں سے ایک تو غذا ہے جو بھوک مٹاتی ہے۔ دوسرا پانی ہے جو پیاس کو رفع کرتا ہے۔ تیسرے کپڑے ہیں جو ستر کو چھپاتے ہیں۔ چوتھے بیوی ہے جو عفت وپاک دامنی پر قائم رکھتی ہے اور اسی طرح کی وہ چیزیں جو زندگی کی دوسری ضروریات کو پورا کریں۔ نہ کہ وہ چیزیں جن سے محض نفس کی لذت حرص وہوس کی بہرہ مندی اور دنیا کی محبت کا تعلق ہوتا ہے۔ نیز ایسے افعال واقوال اور تمام حرکات وسکنات بھی نہیں جو فضول و بے فائدہ ہوں۔ اسی طرح وہ چیز کہ جس سے آخرت کی سلامتی ونجات متعلق ہوتی ہے۔ ایمان واسلام اور احسان۔ حاصل یہ کہ جو چیزیں دنیا اور آخرت میں ضروری ہیں اور جن پر دینی اور دنیوی زندگی کا انحصار ودار ومدار ہوتا ہے اور جو مولیٰ کی رضامندی وخوشنودی کا سبب وذریعہ بنتی ہیں۔ وہ تو لایعنی نہیں ہیں۔ ان کے علاوہ تمام چیزیں لایعنی ہیں۔ خواہ ان چیزوں کا تعلق عمل سے ہو یا قول سے۔

۳…… ’’لایؤ من عبد حتی یحب لاخیہ مایحب لنفسہ ‘‘ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول کریم a نے فرمایا﴿قسم ہے اس خدا کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے، کوئی بندہ اس وقت تک کامل مومن نہیں ہوسکتا۔ جب تک وہ اپنے مسلمان بھائی کے لئے وہی چیز نہ چاہے جو اپنے لئے چاہتا ہے۔ (بخاری ومسلم)﴾

تشریح…… مطلب یہ ہے کہ کسی مسلمان کا ایمان اس وقت تک کامل نہیں سمجھا جائے گا۔ جب تک وہ اپنے مسلمان بھائی کے لئے اس چیز کو پسند نہ کرے جس کو خود اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ ’’چیز‘‘ سے مراد دنیا وآخرت کی بھلائی ہے۔ چنانچہ ایک روایت میں من الخیر کا لفظ صریح طور پر منقول ہے۔ رہی یہ بات کہ دنیا وآخرت کی بھلائی کا تعلق کن چیزوں سے ہے تو آخرت کی بھلائی یہ ہے کہ نیک اعمال اور اچھے احوال کی سعادت نصیب ہو۔ خاتمہ بخیر ہو۔ قبر کی سختیوں، قیامت کے دن کی باز پرس اور دوزخ کے عذاب سے نجات حاصل ہو، اپنے اعمال صالحہ کے سبب سے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے جنت میں اعلیٰ درجات ملیں اور خدا اور خدا کے رسول a کی خوشنودی حاصل ہو۔ اسی طرح دنیا کی بھلائی یہ کہ عزت وآبرو اور نیک نامی وخوشحالی کی زندگی نصیب ہو۔ مال ودولت اور اسباب راحت حاصل ہوں۔ اچھے احوال وکردار کے حامل اہل خانہ اور صالح وفرمانبردار اولاد کی نعمت ملے اور یہ سب چیزیں آخرت کا وسیلہ بنیں۔ جو مسلمان دنیا وآخرت کی ان نعمتوں اور بھلائیوں کو اپنے لئے چاہتا ہے۔ اس کو چاہئے کہ وہ انہیں دنیاوی اور آخروی نعمتوں اور بھلائیوں کو سارے مسلمانوں کے لئے چاہے۔ کیونکہ یہی کمال ایمان بھی ہے اور دینی اخوت کا تقاضا بھی۔ (مظاہر حق جدید)

۴…… ’’ان الحلال بین وان الحرام بین وبینهما مشتبهات ‘‘ حضرت نعمانؓ ابن بشیر راوی ہیں کہ رسول اکرم a نے فرمایا﴿حلال ظاہر ہے اور حرام ظاہر ہے اور دونوں کے درمیان مشتبہ چیزیں ہیں جن کو بہت سے لوگ نہیں جانتے۔ لہٰذا جس شخص نے مشتبہ چیزوں سے پرہیز کیا۔ اس نے اپنے دین اور اپنی عزت کو پاک

محفوظ کرایا (یعنی مشتبہ چیزوں سے بچنے والے کے نہ تو دین میں کسی خرابی کا خوف رہے گا اور نہ کوئی اس پر طعن وتشنیع کرے گا) اور جو شخص مشتبہ چیزوں میں مبتلا ہو گیا اور اس کی مثال اس چرواہے کی سی ہے جو ممنوعہ چراگاہ کی مینڈھ پر چراتا ہے اور ہر وقت اس کا امکان رہتا ہے کہ اس کے جانور اس ممنوعہ چراگاہ میں گھس کر چرنے لگیں۔ جان لو! ہر بادشاہ کی ممنوعہ چراگاہ ہوتی ہے اور یاد رکھو اللہ تعالیٰ کی ممنوعہ چراگاہ حرام چیزیں ہیں اور اس بات کو بھی ملحوظ رکھو کہ انسان کے جسم میں گوشت کا ایک ٹکڑا ہے۔ جب وہ درست حالت میں رہتا ہے تو پورا جسم درست حالت میں رہتا ہے اور جب اس ٹکڑے میں بگاڑ پیدا ہو جاتا ہے تو پورا جسم بگڑ جاتا ہے۔ یاد رکھو! گوشت کا وہ ٹکڑا دل ہے۔ (بخاری ومسلم)

تشریح…… ''حلال ظاہر ہے'' کا مطلب یہ ہے کہ کچھ چیزیں تو وہ ہیں جن کا حلال ہونا سب کو معلوم ہے۔ نیک کلام، اچھی باتیں، وہ مباح چیزیں جن کو کرنا یا جن کی طرف دیکھنا درست ہے۔ شادی بیاہ کرنا اور چلنا پھرنا وغیرہ وغیرہ۔ اسی طرح ''حرام ظاہر ہے'' کا مطلب یہ ہے کہ کچھ چیزیں ایسی ہیں جن کا حرام ہونا نص کے ذریعے بالکل واضح طور پر معلوم ہو گیا ہے۔ جیسے شراب، خنزیر، مردار جانور، جاری خون، زنا، سود، جھوٹ، غیبت، شرک وبدعت، چغل خوری، امرد اور اجنبی عورت کی طرف بہ نظر بد دیکھنا وغیرہ وغیرہ۔ ایسے ہی کچھ چیزیں ایسی بھی ہیں جن کی حرمت یا حلت کے بارے میں دلائل کے تعارض کی بناء پر کوئی واضح حکم معلوم نہیں ہوتا۔ بلکہ اشتباہ ہوتا ہے کہ یہ حرام ہیں یا حلال؟۔ ایسی کتنی ہی چیزیں ہیں جن کے حلال ہونے کی دلیلیں بھی ہیں اور حرام ہونے کی بھی۔ اس صورت میں کوئی واضح فیصلہ کرنا ہر شخص کے بس کی بات نہیں ہوتی جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ایسی چیزوں کی حقیقت بہت سے لوگ نہیں جان پاتے۔ البتہ وہ علماء جو مرتبہ اجتہاد پر فائز ہوتے ہیں یا جن کا علم بہت وسیع ہوتا ہے۔ ایسی چیزوں کے بارے میں دونوں طرف کی دلیلوں میں سے کسی ایک طرف کی دلیل کو اپنی وقت اجتہاد اور بصیرت فکر ونظر کے ذریعہ راجح قرار دے کر کوئی واضح فیصلہ کر لیتے ہیں۔ بہرکیف مشتبہ چیز کے بارے میں علماء کے تین قول ہیں:

۱…… ایسی چیز کو نہ حلال سمجھا جائے نہ حرام اور مباح، یہی قول سب سے زیادہ صحیح ہے اور اس پر عمل کرنا چاہئے جس کا مطلب یہ ہے کہ ایسی چیز سے اجتناب کرنا ہی بہتر ہے۔

۲…… ایسی چیز کو حرام سمجھا جائے۔

۳…… ایسی چیز کو مباح سمجھا جائے۔

اب ان تینوں اقوال کو ذہن میں رکھ کر مشتبہ کو بطور مثال اس طرح سمجھئے کہ مثلاً ایک شخص نے کسی عورت سے نکاح کیا۔ ایک دوسری عورت نے آ کر کہا کہ میں نے ان دونوں کو اپنا دودھ پلایا ہے۔ اس صورت میں وہ منکوحہ عورت اس شخص کے حق میں مشتبہ ہو گئی۔ کیونکہ ایک طرف تو عورت کا بیان ہے کہ میں نے چونکہ ان دونوں کو دودھ پلایا ہے۔ اس لئے یہ دونوں رضاعی بہن بھائی ہوئے اور ظاہر ہے کہ رضاعی بھائی بہن کے درمیان نکاح درست نہیں ہوتا۔ لہٰذا اس دلیل کا تو یہ تقاضا ہے کہ اس نکاح کو قطعاً ناجائز کہا جائے۔ مگر دوسری طرف نکاح کے جائز رہنے کی یہ دلیل ہے کہ صرف ایک عورت کی بات ہے جس پر کوئی شرعی گواہی نہیں ہے۔ اس پر کیسے یقین کر لیا جائے کہ یہ عورت صحیح کہہ رہی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ یہ محض بدنیتی کی وجہ سے یہ بات کہہ کر ان دونوں کے درمیان افتراق کرانا

چاہتی ہے۔ اس صورت میں کہا جائے گا نکاح جائز اور درست ہے۔ دلائل کے اس تعارض کی وجہ سے لامحالہ یہی حکم ہوگا کہ یہ ایک مشتبہ مسئلہ ہوگیا ہے۔ اس لئے اس شخص کے حق میں بہتر یہی ہوگا کہ وہ اس عورت کو اپنے نکاح میں نہ رکھے۔ کیونکہ مشتبہ چیز سے اجتناب ہی اولیٰ ہے۔

مشتبہ چیزوں کی دوسری مثال یہ ہے کہ فلاں شخص کے پاس کچھ روپے ہیں جن میں سے کچھ تو جائز آمدنی کے ہیں اور کچھ ناجائز آمدنی کے۔ اس صورت میں وہ سب روپے اس شخص کے حق میں مشتبہ ہیں۔ لہٰذا ان روپوں سے اجتناب کرنا چاہئے۔

ارشادگرامی میں حرام چیزوں کو ممنوعہ چراگاہ کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے کہ جس طرح کوئی حاکم کسی خاص چراگاہ کو دوسروں کے لئے ممنوعہ قرار دیتا ہے جس کے نتیجہ میں لوگوں کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ وہ اپنے جانوروں کو اس ممنوعہ چراگاہ سے دور رکھیں۔ اسی طرح شریعت نے جو چیزیں حرام قرار دی ہیں۔ وہ لوگوں کے لئے ممنوع ہیں کہ ان کے قلوب سے اجتناب و پرہیز واجب وضروری ہے اور مشتبہ چیزوں میں مبتلا ہونے کو ممنوعہ چراگاہ کی مینڈ (منڈیر) پر عام جانور چرانے کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے کہ جس طرح چرواہے کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے جانوروں کو ممنوعہ چراگاہ سے دور رکھ کر چرالے۔ تاکہ اس کے جانور اس ممنوعہ چراگاہ میں نہ گھس جائیں اور اگر وہ اپنے جانوروں کو ممنوعہ چراگاہ کی مینڈ پر چرائے گا تو پھر اس بات کا ہر وقت احتمال رہے گا کہ اس کے جانور ممنوعہ چراگاہ میں گھس جائیں جس کے نتیجہ میں اسے مجرم قرار دیا جائے گا۔ اسی طرح انسان کو چاہئے کہ وہ مشتبہ چیزوں سے دور رہے۔ تاکہ محرمات (حرام چیزوں) میں مبتلا نہ ہوجائے۔ اس کے بعد آپ a نے مذکورہ بالا تشبیہ کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ جان لو کہ ہر بادشاہ کا ایک ایسا ممنوعہ علاقہ ہوتا ہے جس میں جانور چرانا جرم سمجھا جاتا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کا ممنوعہ علاقہ حرام چیزیں ہیں کہ جن میں مبتلاء ہونا لوگوں کے لئے ممنوع قرار دیا گیا ہے۔ لہٰذا جو کوئی اس ممنوعہ علاقہ میں داخل ہوگا۔ یعنی حرام چیزوں کا ارتکاب کرے گا۔ اسے مستوجب عذاب قرار دیا جائے گا اور پھر ان حرام چیزوں میں بھی بعض چیزیں تو ایسی ہیں جو اللہ تعالیٰ کی مرضی پر موقوف ہیں کہ چاہے ان کے مرتکب کو بخشے چاہے نہ بخشے۔ البتہ سچے دل کے ساتھ توبہ واستغفار سے ہر چیز بخشی جائے گی۔

حضرت شیخ علی متقیؒ نے اس موقع پر یہ ترتیب ''ضروری، مباح، مکروہ، حرام، کفر'' قائم کر کے لکھا ہے کہ جب بندہ اپنی معاشی، تمدنی اور سماجی زندگی کے تمام گوشوں میں اس قدر ضرورت پر اکتفاء کر لیتا ہے جس سے اس کا وجود اور اس کی عزت باقی رہے۔ تو وہ اپنے دین میں ہر خطرہ سے سلامت رہتا ہے۔ مگر جب حد ضرورت سے گزرنے کی کوشش کرتا ہے تو حد مباح میں داخل ہوجاتا ہے اور جب حد مباح میں داخل ہوجاتا ہے۔ یہاں تک کہ حرص وہوس حد مکروہات سے نکال کر محرمات کی حد میں داخل کر دیتی ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اس کا اگلا قدم حد کفر میں پہنچ جاتا ہے۔ نعوذ باللہ من ذالک!

علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ یہ حدیث علم ومسائل کے بڑے وسیع خزانے کی حامل ہے۔

حدیث لولاک ......اور...... ماہنامہ لولاک!

آخری قسط

مولانا غلام رسول دین پوری!

تلك عشرة كاملة!

ان مذکورہ بالا دس احادیث مبارکہ کو پڑھنے کے بعد ایک حوالہ ''مکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانی حضرت الشیخ احمد سرہندیؒ'' سے ملاحظہ فرمائیں۔ حضرت اقدس نور اللہ مرقدہ کا ایک طویل 'مکتوب' ''مبارک ہے۔ جو حضور اقدس خاتم النبیین a کے فضائل اور مناقب اور آپ a کی مدح سرائی واتباع سنت پر مشتمل ہے۔ جو عربی وفارسی کے حسین امتزاج کو لئے ہوئے ہیں۔ اصل تو پڑھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ مضمون کی طوالت مانع ہے۔ ورنہ مکمل مکتوب مع ترجمہ نقل کر دیتا۔ صرف ''حدیث لولاک'' کی تائید پر مشتمل ''اقتباس'' نقل کرتا ہوں۔ چنانچہ حضرت اقدس قدس سرہ آپ a کی فضیلت میں نقل کرتے ہیں:''لولاہ لما خلق الله سبحانه الخلق ،ولما اظهر الربوبية " وكان نبياً وادم بين الماء والطين''

(مکتوبات امام ربانیؒ، مکتوب چہل و چہارم ۴۴،ص ۱۲، حصہ دوم، دفتر اول)

''اگر آپ a نہ ہوتے تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ مخلوق کو پیدا نہ فرماتے اور اپنی ربوبیت کا اظہار نہ فرماتے، اور آپ a (اس وقت بھی) نبی تھے جبکہ آدم علیہ السلام پانی اور مٹی کے درمیان تھے۔ (یعنی ابھی روح مبارک نہیں ڈالی گئی تھی) دیکھیں! حضرت امام ربانیؒ جیسی شخصیت بھی اپنے ''مکتوب'' مبارک میں حضور a کی فضیلت و ختم نبوت بیان کرتے ہوئے اس کا حوالہ دے رہے ہیں۔ مزید اس پر شیخ العرفاء حضرت شاہ ابوالخیر مجددی دہلویؒ کے خلیفہ حضرت مولانا نور احمد صاحب نقشبندی مجددی امرتسریؒ کا حاشیہ قابل دید ہے۔ اس کے چند اقتباسات نقل کئے جارہے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں:

''قوله:لما خلق الله الخ:اشارة الىٰ مارواه الديلمي في مسند الفردوس :عن ابن عباسؓ :يقول الله :وعزتي وجلالي "لولاك لماخلقت الدنيا" "ولولاك لماخلقت الجنة" واورده في المواهب :"خطابا لادم لولاه ماخلقتك ولا خلقت سماء،ولا ارضاً ،ثم قال :ويشهد لهذامارواه الحاكم في صحيحه ،عن عمرؓ: ان آدم رأى اسم محمدمكتوبا على العرش ،وان الله قال لآدم: لولا محمد ماخلقتك، قال الزرقاني: روى ابوالشيخ والحاكم،عن ابن عباسؓ : اوحى الله تعالىٰ الى عيسىٰ :امن بمحمد ! ومرامتك ان يؤمنوابه، فلولا محمد ماخلقت ادم ولا الجنة ولا النار''

وعندالديلمي :ان ابن عباسؓ رفعه :اتاني جبريل فقال: ان الله يقول: لولاك ماخلقت الجنة ،ولولاك ماخلقت النار''

قلت معنی هذا الحدیث لاشبهة فی صحته، ومطابقته لنفس الامر عند کافة الصوفیة وعامة من سواهم فهو صحیح ان شاء الله تعالیٰ''

(مکتوب چہل وچہارم ۴۴)(حاشیہ نمبر۲ مکتوبات امام ربانی ص۱۲، حصہ دوم، دفتر اول)

''قال : لما خلق الله...... الخ '': اس سے دیلمی کی ''مسند الفردوس'' کی اس روایت کی طرف اشارہ ہے جو حضرت ابن عباسؓ سے منقول ہے کہ: ''اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: مجھے میری عزت اور میری بزرگی کی قسم! اگر آپ a نہ ہوتے تو میں دنیا پیدا نہ کرتا اور اگر آپ a نہ ہوتے تو میں جنت پیدا نہ کرتا، اور مواھب میں بھی اس روایت کو ذکر کیا ہے جس میں حضرت آدم علیہ السلام کو (اللہ تعالیٰ نے) خطاب کرتے ہوئے فرمایا: ''اگر (حضرت) محمد a نہ ہوتے تو میں تجھے نہ بناتا اور نہ آسمان کو پیدا کرتا اور نہ زمین کو پیدا کرتا۔ پھر فرمایا: اس روایت کی شہادت وہ روایت بھی دے رہی ہے۔ جسے حاکم نے اپنی ''صحیح'' میں حضرت عمرؓ سے نقل کیا ہے کہ: حضرت آدم علیہ السلام نے (حضرت) محمد a کا اسم مبارک عرش پر لکھا ہوا دیکھا اور اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام سے فرمایا: اگر (حضرت) محمد a نہ ہوتے تو میں تجھے پیدا نہ کرتا۔ ''زرقانی'' کہتے ہیں کہ ''ابوالشیخ'' اور حاکم نے حضرت ابن عباسؓ سے نقل کیا ہے کہ: اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی کہ تم (حضرت) محمد a پر ایمان لاؤ۔ اور اپنی امت کو بھی حکم دو کہ وہ بھی ان پر ایمان لائیں۔ ''اگر (حضرت) محمد a نہ ہوتے تو میں آدم کو پیدا نہ کرتا، اور نہ جنت کو، اور نہ دوزخ کو۔ اور ''دیلمی'' میں ہے کہ حضرت ابن عباسؓ مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ آپ a نے فرمایا ''میرے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام آکر کہنے لگے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں: ''اگر آپ a نہ ہوتے تو میں نہ جنت کو پیدا کرتا، اور اگر آپ a نہ ہوتے تو میں جہنم کو پیدا نہ کرتا۔''

میں کہتا ہوں: ''اس حدیث کے معنی کی صحت میں کوئی شبہ نہیں اور تمام صوفیاء کرام اور ان کے علاوہ عام لوگوں کے نزدیک اس کے معنی کی صحت بالکل حقیقت کے مطابق ہے اور یہی صحیح ہے! ان شاء اللہ تعالیٰ''

ان روایات کو غور سے پڑھیں اور دیکھیں کہ تین روایتیں حضرت ابن عباسؓ کی اور ایک حضرت عمرؓ کی ''حدیث لولاک'' کی کس طرح تائید کر رہی ہے اور دیلمی نے تو حضرت ابن عباسؓ کی روایت کو ''مرفوع'' بتایا ہے۔ اب ''حدیث مرفوع'' کسے کہتے ہیں۔ چنانچہ امام جلال الدین سیوطیؒ لکھتے ہیں۔ ملاحظہ ہو:

''المرفوع: وهو ما اضیف الی النبی ﷺ خاصة لایقع مطلقة علی غیره...... وقیل ما اخبر به الصحابی من فعل النبی ﷺ او قوله'' (تدریب الراوی ص۱۹۴ قدیمی کتب خانہ)

''مرفوع'' وہ حدیث ہے جس کی نسبت خاص طور پر حضور a کی طرف کی جائے۔ آپ a کے علاوہ کسی اور پر اس کا اطلاق نہ ہو، اور بعض نے کہا کہ وہ روایت جس میں صحابیؓ نبی کریم a کا فعل مبارک یا آپ a کا قول مبارک بتلائے۔ (وہ مرفوع روایت ہے)

حدیث مرفوع کی یہی تعریف بخاری شریف جلد اول کے مقدمہ (جو مولانا احمد علی سہارنپوریؒ کا ہے) میں ص۱۰۰ پر اور ''میر سید شریف جرجانی'' کے ''اصول حدیث'' (جو ترمذی شریف کے مقدمہ میں ص۲ پر) میں ہے۔

اور شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ نے فرمایا کہ جس روایت کی سند حضور اقدس a تک پہنچے وہ ''مرفوع'' ہے (دیکھئے مشکوٰۃ شریف کا مقدمہ ۳) یہ تو ضمناً حدیث مرفوع کی بات آ گئی۔ اس لئے افادہ عامہ کی خاطر تعریف لکھ دی ہے۔ آخر میں ''مکتوب'' کے محشی (حاشیہ لکھنے والے) نے لکھا کہ تمام حضرات صوفیا کرام کے ہاں اس حدیث کے معنی کی صحت میں کسی قسم کا کوئی شک وشبہ نہیں ہے۔ یہاں ایک بات نقل کرنی ضروری سمجھتا ہوں جس کا تقریباً آج فقدان نظر آتا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علامہ سید محمد انور شاہ کشمیریؒ نے فارغ التحصیل (دورہ حدیث کے طلبہ) کو نصیحت فرمائی کہ گھر جا کر مطالعہ کتب ضرور کرتے رہنا۔ کیونکہ علم کسب اور محنت سے حاصل ہوتا ہے۔ آدمی کو پہلے ہی سے کتاب دیکھنے کا قصد کر لینا چاہئے۔ ورنہ علم نہ پڑھے۔ ہدایہ، بخاری شریف وغیرہ پر نظر رکھے اور علماء عارفین کی کتابیں بھی دیکھے۔ بہت سی جگہ احادیث کی حقیقت کو انہوں نے محدثین سے بھی زیادہ اچھا سمجھا ہے۔'' (ملفوظات کشمیری ص۱۵۴) یہ ہے اکابرین کے مطالعہ کی وسعت۔ آج سرسری بھی نہیں کیا جاتا۔ اب اس حاشیہ نمبر۴ کی آخری بات ملاحظہ ہو:

''قلت :ویؤید بالحدیث المذکور قوله تعالیٰ: واذقال ربك للملئكة انی جاعل فی الارض خليفة" انظر كيف اضافى الله سبحانه وتعالىٰ فى مثل هذا المقام ربوبيته، تعالىٰ الىٰ كاف النبى ﷺ ، فانه يدل على انه هوالعلة الغاية لهذا الجعل ،فافهم، فانه دقيق ينكشف لك بالتأ مل الصادق" ان شاء الله تعالى ''

(حاشیہ نمبر۴ مکتوبات امام ربانی ص۱۲ مکتوب چہل وچہارم ۴۴، حصہ دوم دفتر اول)

''میں کہتا ہوں کہ اللہ کا فرمان مبارک ''واذقال ربك للملائكة انى جاعل فى الارض خليفه ''(اور اس وقت کو یاد کیجئے جب تیرے پروردگار نے فرشتوں سے فرمایا کہ بے شک میں زمین میں ایک نائب بنانے والا ہوں) بھی حدیث مذکور کی تائید کر رہا ہے۔ (وہ اس طرح کہ) دیکھیں اللہ تعالیٰ نے کس طرح اس جیسے مقام میں اپنی ربوبیت کی نبی کریم a کی مکمل ذات اقدس کی طرف نسبت فرمائی ہے: ''ربك '' (تیرا رب) فرمایا ہے۔ لہٰذا یہ فرمان واضح طور پر اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ خلیفہ بنانے کی علت غائی (مقصود اصلی) آپ a کی ذات اقدس ہے۔ لہٰذا آپ خوب سمجھیں۔ کیونکہ یہ بہت ہی دقیق مسئلہ ہے۔ طلب صادق کے ساتھ اگر غور وفکر کرو گے تو ان شاءاللہ (یہ دقیق مسئلہ) تمہارے لئے حل ہو جائے گا۔

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانیؒ کے مکتوب مبارک اور اس کے حاشیہ کو پڑھنے کے بعد الحمدللہ حدیث لولاک سمجھنے کے لئے کسی قسم کا خفا (پوشیدگی) باقی نہیں رہا۔ پھر بھی کسی کو اطمینان قلبی نہیں ہو رہا یا کوئی دل ودماغ میں خلجان باقی ہے تو چند حوالہ جات اور بھی لکھے جاتے ہیں۔ مثلاً محدث العصر حضرت علامہ سید انور شاہ کشمیریؒ سے ''حدیث لولاک'' سے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے جواب میں فرمایا: ''چونکہ مشہور عام حدیث ''لو لاك لما خلقت الافــلاك ''ان الفاظ کے ساتھ صحیح نہیں ہے۔ اس لئے دوسری روایات صحیحہ کی وجہ سے اس کا مضمون درست قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ حضرت مجدد قدس سرہ نے بھی مکتوب ۴۴ میں ''لولاه لما خلق الله الخلق ولما اظهر

الـــربـــوبية ’’والی روایت درج فرمائی ہے اور اس کے حاشیہ میں دوسری درج ذیل روایات بھی نقل ہوئی ہیں:
’’ولـولا لـمـا خـلـقـت الدنیا،ولولاك لماخلقت الجنة ‘‘(مسند الفردوس دیلمی)’’لـولاه ماخلقتك خـطـابـاً لادم ، ولا خـلـقـت سـماء ولا رضا ‘‘(المواھب)’’لـولا مـحـمـد ماخلقتك ‘‘(حاکم) ’’فـلـولا محمد ماخلقت ادم ولاالجنة ولاالنار ‘‘(حاکم واقرہ السبکی) حضرت تھانویؒ کی نشرالطیب میں یہ بھی ہے کہ حضور a کا نام عرش پر آسمان وزمین وغیرہ سے ۲۰ لاکھ سال قبل لکھا ہوا تھا اور آپ a نے ہی سب سے پہلے ’’الست بربکم ‘‘کا جواب دیا تھا اور خلق عالم سے مقصود بھی آپ a ہی تھے اور حضرت مجددؒ نے لکھا کہ حق تعالیٰ کو اپنی ربوبیت کا اظہار مقصود ہوا۔ اس لئے حضور a کو پیدا فرمایا۔‘‘ (ملفوظات محدث کشمیری ص۱۸۴،۱۸۵)

امام العصر حضرت اقدس قدس سرہ کا یہ ’’ملفوظ مبارک‘‘ سابقہ ساری تحریر کا خلاصہ اور نچوڑ ہے۔ اس میں عربی عبارات کا ترجمہ پہلے گزر چکا ہے۔ وہاں دیکھ لیا جائے۔ اسے بار بار پڑھئے اور نوٹ کر لیجئے۔ ہمہ وقت اور ساری زندگی کام آئے گا۔ کیا مقدس ہستیاں تھیں کہ جن کا قلم چلتا تو امت کی خیرخواہی میں اور ان کی زبان اٹھتی تو امت کی خیرخواہی کے لئے۔ کتنا جامع اور مانع ملفوظ مبارک ہے۔ آب زر سے لکھنے کے قابل ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت اقدس کی مزار اقدس پر حضور a کی ختم نبوت کے طفیل لاتعداد اور بے شمار رحمتوں کا نزول فرمائے۔ کیا ان کا مطالعہ تھا، اور کیا ان کے علم کی گہرائی و گیرائی تھی۔ اللہ تعالیٰ ہم جیسے نااہلوں و کاہلوں کو بھی ان کے علم کا کچھ حصہ نصیب فرمائے۔ آمین!

حضرت کے اس ملفوظ مبارک کے بعد مزید کچھ لکھنے کی چنداں ضرورت نہیں۔ پھر بھی مزید تسکین قلبی کے لئے فقیہ العصر حضرت مولانا مفتی رشید احمد صاحب کے ’’احسن الفتاویٰ‘‘ کا حوالہ بھی زیب قرطاس کیا جاتا ہے۔ یہ دیکھیں۔ عنوان ہے ’’تحقیق حدیث لولاك لما خلقت الافلاك ‘‘اس عنوان کے تحت، سوال اور جواب کی مکمل عبارت ملاحظہ فرمائیں:

سوال...... ایک مولوی صاحب کہتے ہیں کہ حدیث: ’’لولاك لماخلقت الافلاك ‘‘موضوع اور بے بنیاد ہے۔ ملا علی قاریؒ نے اسے ’’موضوع‘‘ لکھا ہے۔

جواب...... بے شک ایک عالم صنعانی نے اسے موضوع کہا ہے اور بعض دیگر علماء نے بھی۔ مگر سب محدثین نے نہیں۔ ازاں سواء۔ اگر بالفرض صنعانی محدث کا قول قبول کر لیا جائے تو بھی وہ ظاہری الفاظ کے متعلق ہے نہ کہ حقیقت اور اصل و معنی کے متعلق۔ کیونکہ بالمعنی یہ حدیث صحیح ہے۔ جس بزرگ نے صنعانی کی طرف سے ’’موضوع‘‘ کہنے کی نسبت کی ہے۔ انہوں نے ہی (حضرت ملا علی قاریؒ) ’’موضوعات کبیر مطبوعہ مجتبائی دہلی ص۵۹‘‘ میں لکھا ہے کہ:

۱...... ’’حـديـث لـولاك لـمـا خـلـقـت الافـلاك" قال الصنعاني: "انه موضوع" كـذافـي الـخـلاصة ،لكن معناه صحيح، فقد روى الديلمي عن ابن عباس رضى الله عنهما مرفوعا: اتاني جبريل ،فقال: يامحمد!لولاك ماخلقت الجنة ،ولولاك ماخلقت النار،وفي

روایۃ ابن عساکر، لولاک ما خلقت الدنیا“

ترجمہ: حدیث لولاک لما خلقت الافلاک کے بارے میں صنعانی کہتے ہیں کہ یہ موضوع ہے۔ خلاصہ کتاب میں اسی طرح ہے۔ لیکن اس کا معنی صحیح ہے اور دیلمیؒ نے حضرت ابن عباسؓ سے مرفوعاً نقل کیا ہے کہ آپ a نے فرمایا: میرے پاس جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہنے لگے: اے محمد! اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اگر آپ a نہ ہوتے تو میں جنت پیدا نہ کرتا اور اگر آپ a نہ ہوتے تو میں جہنم پیدا نہ کرتا، اور ابن عساکرؒ کی روایت میں ہے کہ: اگر آپ a نہ ہوتے تو میں دنیا پیدا نہ کرتا۔“

۲...... امام شہاب الدین احمد قسطلانیؒ شارح بخاری نے کتاب ”مواہب لدنیہ“ میں نقل کیا ہے:

”قال اللہ تعالیٰ لادم: یاادم! یاابامحمد! ارفع راسک! فرفع راسہ، فرأی نور محمد فی سرادق العرش فقال: یارب: ماھذا النور؟ قال: ھذا نور نبی من ذریتک اسمہ فی السماء احمد، وفی الارض محمد، لولاہ ماخلقتک، ولا خلقت سماء ولا ارضا“

(شرح مواہب ص۸۵،۸۶)

ترجمہ: ”اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام سے فرمایا: اے آدم! اے (حضرت) محمد a کے باپ اپنا سر اٹھایئے! انہوں نے سر اٹھایا تو عرش خداوندی کے اردگرد (حضرت) محمد a کا نور مبارک دیکھا۔ پھر عرض کیا: اے میرے پروردگار! یہ کیا نور ہے؟۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ تیری اولاد میں سے ایسے نبی کا نور ہے جن کا آسمان میں نام ”احمد“ ہے اور زمین میں ”محمد“ ہے۔ اگر وہ نہ ہوتے تو میں آپ کو پیدا نہ کرتا، اور نہ آسمان کو پیدا کرتا اور نہ زمین کو۔“

۳...... ”یہی روایت حضرت شیخ علامہ یوسف بن اسماعیل بھی ”انوار محمدیہ“ میں لائے ہیں۔“

۴...... مذکورہ دونوں کتابوں (مواہب لدنیہ اور انوار محمدیہ) میں حضرت کعب احبار تابعیؒ کا قول منقول ہے: حضرت کعبؒ تورات اور انجیل کے بھی بڑے عالم تھے اور قرآن وحدیث کے بھی بڑے ماہر۔ حضرت کعبؒ فرماتے ہیں: ”ان آدم وجمیع المخلوقات خلقوا لاجل محمد“ رواہ البیہقی“ (بے شک حضرت آدم (علیہ السلام) اور تمام مخلوق حضرت محمد a کی وجہ سے پیدا ہوئے ہیں۔“ روایت کیا ہے اس کو بیہقی نے۔

۵...... ”حق تعالیٰ حدیث قدسی میں ارشاد فرماتے ہیں ”لولاک لما اظھرت الربوبیۃ“ (عطر الوردۃ فی شرح البردۃ از علامہ مولانا ذوالفقار علی دیوبندیؒ) (اگر آپ a نہ ہوتے تو میں ربوبیت کا اظہار نہ کرتا) (عطر الوردہ شرح قصیدہ بردہ از حضرت مولانا ذوالفقار علی دیوبندیؒ)

۶...... حضرت حکیم الامت مولانا شاہ اشرف علی تھانویؒ ”نشر الطیب“ میں تحریر فرماتے ہیں: ”عن عمر بن الخطابؓ قال: قال النبی ﷺ: قال اللہ تعالیٰ لادم: یاادم! لولا محمد ماخلقتک“

(رواہ الحاکم وصححہ البیہقی والطبرانی)

ترجمہ: حضرت عمر بن خطابؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم a نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام

سے فرمایا: اے آدم! اگر حضرت محمد a نہ ہوتے تو میں آپ کو پیدا نہ کرتا۔ اس کو حاکم نے نقل کیا ہے اور بیہقی اور طبرانی نے اس کو صحیح کہا ہے۔

۷...... ''قال اللّٰہ تعالیٰ :یاادم!لولا محمد ماخلقتك" وھو آخر الانبیاء''

(الدرالنظیم فی مولد النبی الکریم ،مصری)

ترجمہ:''اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے آدم! اگر (حضرت) محمد a نہ ہوتے تو میں تجھے پیدا نہ کرتا، اور وہ انبیاء علیہم السلام (کے سلسلہ) میں سے آخری نبی ہیں۔''

۸...... علامہ امام زرقانی شرح مواھب لدنیہ جلد اول میں لکھتے ہیں:''عن ابی الشیخ الحاکم عن ابن عباسؓ :اوحی اللّٰہ تعالیٰ الی عیسی ابن مریم:یعیسی !لو لا محمد ماخلقت ادم، ولاالجنة،ولاالنار، وروی الحاکم مثله وصححه ورواه السبکی، والبلقینی''

ترجمہ:''ابوالشیخ اور حاکم حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کی طرف وحی کی: کہ اے عیسیٰ! اگر (حضرت) محمد (a) نہ ہوتے تو میں آدم کو پیدا نہ کرتا، اور نہ جنت کو، اور نہ جہنم کو،''حاکم'' نے اس طرح کی روایت نقل کی اور اسے صحیح کہا، امام سبکیؒ اور امام بلقینیؒ نے بھی اس کو نقل کیا ہے۔

۹...... قال اللہ تعالیٰ وعزتی وجلالی ''لولا محمد ماخلقت عرشا، ولاکرسیا، ولاسماء، ولاارض، ولاجنة، ولانارا، ولالیلا، ولانهارا، وماخلقت جمیع الاشیاء الااکراما للذی سمیته محمدا،(مولد النبی للقطب الربانی الشیخ عبدالرحیم البرعی) ھذا ماظھر لی فی ھذا الباب''

ترجمہ:''اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مجھے میری عزت اور میری بزرگی کی قسم! اگر (حضرت) محمد (a) نہ ہوتے تو میں عرش کو پیدا نہ کرتا، اور نہ کرسی کو، اور نہ آسمان وزمین کو، اور نہ جنت اور دوزخ کو، اور نہ رات اور دن کو، اور میں نے تمام چیزوں کو صرف اس ہستی کے اکرام کے لئے پیدا کیا جن کا نام میں نے محمد رکھا ہے (یہ روایت مولدالنبی میں ہے جو قطب ربانی شیخ عبدالرحیم برعی کی ہے)''حدیث لولاک'' سے متعلق یہ تمام روایات ہیں جو مجھے اس مسئلہ سے ملیں۔

الجواب ومنه الصدق الصواب! میں اس تحریر سے متفق ہوں!

فقط واللّٰہ تعالیٰ اعلم وعلمه اتم واحکم، رشید احمد عفا اللہ عنہ!

۱۲رصفرالخیر ۱۳۷۵ ہجری (احسن الفتاویٰ ص ۲۸۴،۲۸۵،۲۸۶ ج۱)

''احسن الفتاویٰ'' کے مذکورہ استفتاء اور طویل جواب کے بعد کسی طرح کی کوئی گنجائش باقی نہیں ہے۔ ''جواب'' میں عربی عبارات بلاترجمہ ہیں۔ بندہ نے افادہ عامہ کی خاطر ساتھ ساتھ ترجمہ بھی کرنے کی حتیٰ الامکان کوشش کی ہے۔ کہیں غلطی ہو یا ترجمہ سمجھ نہ آیا ہو تو کسی عالم دین سے سمجھ لیا جائے۔ احسن الفتاویٰ کے علاوہ دیگر

فتاوی جات میں اس طرح کا ''خلاصہ'' مذکور ہے کہ ''حدیث لولاک'' معنی ومفہوم کے اعتبار سے بالکل صحیح ہے۔
(فتاوی محمودیہ ج۳ ص۸۲،۸۳،۸۴اور خیر الفتاوی ج۱ص ۲۶۷)

علامت حدیث موضوع

اب بطور فائدہ ''حدیث موضوع'' کی علامت اور پہچان کے لئے دیکھتے ہیں کہ علماء اصول حدیث نے کیا اصول وضع فرمایا ہے۔ چنانچہ اس کے لئے صرف ایک قول نقل کیا جاتا ہے۔ وہ یہ کہ امام جلال الدین سیوطیؒ نے لکھا ہے:

''وقال ابن الجوزی: ما احسن قل القائل !اذار أیت الحدیث یباین المعقول، اویخالف المنقول، اویناقض الاصول، فاعلم انه موضوع،ومعنی مناقضة الاصول ان یکون خارجا عن دواوین الاسلام من المسانید ،والکتب المشهورة''
(تدریب الراوی ص۲۳۴ ج۱مطبوعہ قدیمی قطب خانہ)

''ابن جوزیؒ نے کہا ہے کہ کتنی خوبصورت بات ہے کہنے والے کی یہ کہ جب تم دیکھو کسی حدیث کو کہ وہ عقل ونقل کے خلاف ہے یا اصول مسلم کے خلاف ہے تو یقین کرلو کہ وہ موضوع ہے،اور اصول کے مخالف ہونے کا یہ مطلب ہے کہ وہ اسلام کی کتب مستندہ اور کتب مشہور سے خارج ہو۔''

اس اصول کو سامنے رکھ کر ''حدیث لولاک'' کو دیکھا جائے تو بحمدللہ وہ کتب اسلام،اور کتب مشہورہ میں بھی موجود ہے اور عقل ونقل کے بھی مطابق ہے۔ بلکہ بہت ساری احادیث مبارکہ اس کی مؤید ہیں اور بڑے بڑے مفسرین ومحدثین،فقہاء وسیرت نگاروں نے اپنی اپنی کتب میں اسے نقل بھی کیا ہے اور اس کی تصحیح بھی فرمائی ہے۔ لہٰذا ان تمام تر تصریحات وتحقیقات کے ہوتے ہوئے اپنی مرضی کرتا اور اپنی طرف سے کچھ کہنا ''حدیث لولاک'' کی حقیقت اور اصلیت سے انکار اور قدر ناشناسی ہے جس کی وجہ سے حضور a کی ختم نبوت، آپ a کی منقبت و فضیلت،اور آپ a کے امتیازات وخصوصیات پر فقط حرف نہیں۔ بلکہ منکرین ختم نبوت کی پشت پناہی اور ان کو تھپکی دینے،اور ان کی شکستہ کمر کو تار عنکبوت سے سہارا دینے والی بات ہے جو سراسر ظلم وزیادتی اور حضور a کی شفاعت سے محرومی کی بہت بڑی سند ہے۔''فتنبه !وتدبر!وکن من الشاکرین" ولاترجعوا الی الکفار خائن وخاسرین''

ماہنامہ لولاک

مذکورہ بالا تمام تصریحات کو سامنے رکھتے ہوئے سمجھیں کہ:''ماہنامہ لولاک''......اور اس کا مبارک اسم (لولاک) حدیث لولاک کے ضمن میں عرصہ پچاس سال سے حضور خاتم النبیین ،شفیع المذنبین ،سید الاولین والآخرین،قائدالانبیاء والمرسلین a کی ختم نبوت اور آپ a کی علت غائی کی صرف ترجمانی ہی نہیں۔ بلکہ محافظ بن کر کام کررہا ہے،اور منکرین ختم نبوت کا واشگاف الفاظ میں رد کررہا ہے۔

''ماہنامہ لولاک''......آنحضرت a کی تمام تر سیرت طیبہ کی اور ان کے جملہ پہلوؤں کی عرصہ دراز سے اشاعت کررہا ہے۔ ہزاروں غلامان ختم نبوت کے مضامین جمیلہ اسی کے ذریعہ خواص وعوام کے سامنے بھی آچکے

ہیں اور آتے رہیں گے اور منکرین ختم نبوت پر اتمام حجت بھی ہو چکا ہے اور ہوتا بھی رہے گا۔

’’ماہنامہ لولاک‘‘...... کا اسم مبارک ’’لولاک‘‘ محافظین ختم نبوت، غلامان ختم نبوت، شہیدان ختم نبوت کے دماغ اور ان کی گہری نظر وفکر کا نچوڑ ہے۔ جہاں یہ نام ختم نبوت کا ترجمان اور اس کا محافظ ہے۔ وہاں ختم نبوت میں ادنیٰ سا کام کرنے والوں کی ’’سوانح‘‘ اور ان کے حالات زندگی کا بھی محافظ ہے۔ لہٰذا اس نام کو محبت سے دیکھا کرو، اور محبت سے اسے پڑھا کرو۔ مبادا تمہارا اور میرا بھی محافظ ہو جائے اور کل بروز حشر باعث شفاعت ونجات بن جائے۔

یار زندہ صحبت باقی

طوفان نوح سے چشم تر کافی

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین!

سرائے نورنگ میں چھتیس قادیانیوں کا قبول اسلام

۲۸؍اپریل کو حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی سرائے نورنگ تشریف لائے۔ شہر کی جامع مسجد پنج پیر میں ختم نبوت کانفرنس سے خطاب کیا۔ جس میں علماء، طلباء اور عوام الناس نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ اس کے بعد طوفانی صاحب نومسلم بھائیوں کی ملاقات کے لئے ان کے گاؤں تشریف لے گئے۔ نومسلم بھائیوں نے مہمان مکرم کی خوب خاطر تواضع کی اور نورانی اور خوشگوار ماحول میں نومسلم بھائیوں کے ساتھ وقت گزارا۔ قادیانیت پر لعنت بھیج کر رحمت عالم a کی دامن رحمت میں آنے والے نومسلم بہن بھائیوں کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں۔ (نوٹ: کیونکہ ہم لوگ پٹھان ہیں۔ اس لئے کسی مضمون یا رسالہ وغیرہ میں خواتین کے اصل ناموں کی بجائے ان کا رشتہ یعنی زوجہ یا دختر لکھا ہے)

۱؍صاحبزادہ نصیر احمد (سربراہ خاندان)...... ۲؍زوجہ نصیر احمد...... ۳؍صاحبزادہ فہد نصیر...... ۴؍صاحبزادہ ولید احمد...... ۵؍صاحبزادہ اسد...... ۶؍صاحبزادہ معید...... ۷؍دختر صاحبزادہ نصیر احمد...... ۸؍دختر صاحبزادہ نصیر احمد...... ۹؍صاحبزادہ ضیاء الحسن (سربراہ خاندان)...... ۱۰؍زوجہ صاحبزادہ ضیاء الحسن...... ۱۱؍والدہ صاحبزادہ ضیاء الحسن...... ۱۲؍صاحبزادہ مبشر احمد (سربراہ خاندان)...... ۱۳؍زوجہ مبشر احمد...... ۱۴؍صاحبزادہ اسامہ احمد...... ۱۵؍دختر مبشر احمد...... ۱۶؍دختر مبشر احمد...... ۱۷؍دختر مبشر احمد...... ۱۸؍دختر مبشر احمد...... ۱۹؍دختر مبشر احمد...... ۲۰؍صاحبزادہ عامر (سربراہ خاندان)...... ۲۱؍زوجہ صاحبزادہ عامر...... ۲۲؍دختر صاحبزادہ عامر...... ۲۳؍دختر صاحبزادہ عامر...... ۲۴؍صاحبزادہ روح الامین (سربراہ خاندان)...... ۲۵؍زوجہ روح الامین...... ۲۶؍صاحبزادہ محمد احمد...... ۲۷؍دختر روح الامین...... ۲۸؍صاحبزادہ محمد یحییٰ (سربراہ خاندان)...... ۲۹؍زوجہ صاحبزادہ محمد یحییٰ...... ۳۰؍دختر صاحبزادہ محمد یحییٰ...... ۳۱؍صاحبزادہ ابرار احمد (سربراہ خاندان)...... ۳۲؍زوجہ صاحبزادہ ابرار احمد...... ۳۳؍صاحبزادہ ابوبکر احمد...... ۳۴؍صاحبزادہ معاذ احمد...... ۳۵؍دختر صاحبزادہ ابرار...... ۳۶؍صاحبزادہ منور احمد (سربراہ خاندان)......!

غیبت اور اس کا گناہ!

مولانا انیس احمد مظاہری!

بسم الله الكريم والحمد الله العلى العظيم والصلوٰة والسلام على حبيبه الكريم وعلىٰ آله وصحبه اجمعين !اللہ جل شانہ وعم نوالہ نے اپنے حبیب نبی کریم a کو جن بے شمار صفات سے سرفراز فرمایا ہے۔ان میں سے تین صفات ''بشیر، نذیر، داعی الی اللہ ہیں۔

اول کا تعلق اللہ کی اطاعت پر ابھارنے اور فرمانبرداری پر انعامات واعمال صالحہ کے فضائل اور مطیع بندوں کا بہترین انجام اور مقام کو بیان کرنے کے ساتھ ہے تو دوسری صفت کا تعلق نافرمانیوں اور گناہ سے بچانے اور گناہ کے اثرات بیان کرنے، معصیت کے انجام سے ڈرانے اور نجات دلانے کے ساتھ ہے اور ان دونوں صفات کا اظہار دعوت الی اللہ یعنی اللہ کے بندوں کو اللہ کی طرف بلانے اور ملانے ہی کے ذریعہ ہوا۔ نبی کریم a اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں تو ان کی امت آخری امت ہے۔

نبی کریم a کے طفیل ان صفات سے ان کی امت مرحومہ کو بھی نوازا گیا ہے اور یہ ذمہ داری سونپی گئی ہے اور اس امت کی خیر وبھلائی اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں اس طرح بیان فرماتے ہیں:

''كنتم خير امة اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنهون عن المنكر وتؤمنون بالله (پ:۴)'' ﴿تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے نفع کے لئے بھیجے گئے کہ بھلی باتوں کا حکم کرتے ہو اور برائی سے روکتے ہو۔﴾

دوسری جگہ ارشاد ہے کہ تم میں سے ایک جماعت خیر کی طرف بلانے والی ہونی چاہئے جو بھلائی کا حکم کرے اور برائیوں سے روکے۔ معروف وہ تمام اعمال ہیں جن کے کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے اور منکر وہ تمام افعال ہیں جن سے روکا گیا اور بچنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اول کو مامورات وعبادات، نیکی کے کام اور دوسرے کو منہیات وگناہ کہتے ہیں۔ علماء راسخین نے لکھا ہے کہ جو درجہ احکامات کی بجاء آوری کا ہے۔ وہی مرتبہ معاصی ومنہیات سے بچنے کا بھی ہے اور جو حکم اللہ کے بندوں کو اطاعت پر لانے کی کوشش کا ہے۔ وہی حکم معاصی وگناہوں سے بچانے کا بھی ہے۔

عام طور سے مسلمانوں میں اعمال صالحہ کے فضائل اور ان کے اجر وثواب کو خوب بیان کیا جاتا ہے۔ اپنی جگہ یہ بھی ضروری ہے۔ لیکن حکمت اور مصلحت کے ساتھ منکرات ومعاصی اور ان پر مرتب ہونے والی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ناراضگی کو بیان کرنا بھی ضروری ہے۔ تاکہ ناراضگی کے ڈر سے ایمان والا اللہ کریم کی نافرمانی سے بچے۔

اسی لگن وکڑھن وفریضہ کی ادائیگی کی نیت سے اپنے تمام مسلمان بھائیوں اور بہنوں کی خدمت میں ان سطور میں ایک ایسے گناہ کا تذکرہ کرنا ہے جس میں ابتلاء اور رواج ہمارے معاشرے میں خطرناک حد تک بڑھ گیا

ہے اور ستم بالائے ستم یہ ہے کہ اس کو گناہ ہی نہیں سمجھا جاتا۔ جبکہ یہ گناہ کبیرہ ہے اور عام طور سے بے توجہی ہے۔ اللہ کریم ہمیں ہدایت نصیب فرمائے۔ وہ گناہ کبیرہ مسلمان کی غیبت وآبرو ریزی ہے اور بدظنی، بدگمانی۔

برکتہ العصر قطب الاقطاب شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا مہاجر مدنیؒ نے فضائل رمضان کی فصل اول میں بہت ہی درد بھرے الفاظ میں قلبی کڑھن و بے چینی کو اس طرح بیان فرمایا ہے۔ ہم لوگ اس سے بہت ہی غافل ہیں۔ عوام کا ذکر نہیں خواص مبتلا ہیں۔ ان لوگوں کو چھوڑ کر جو دنیادار کہلاتے ہیں۔ دین داروں کی مجالس بھی بالعموم اس سے کم خالی ہوتی ہیں۔ اگر اپنے یا کسی کے دل میں کچھ کھٹک بھی پیدا ہوجائے تو اس پر اظہار واقعہ اور بیان حقیقت کا پردہ ڈال دیا جاتا ہے۔ ہم اپنی محفلوں، مجلسوں اور گفتگو پر جب نظر ڈالیں گے تو پھر ہی اندازہ ہوگا کیا کما کر اور کیا گنوا کر اٹھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس گناہ کبیرہ کی نفرت نصیب فرما کر چھوڑنے اور بچنے کی توفیق عطاء فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں سود کے علاوہ اتنے سخت الفاظ ذکر نہیں فرمائے۔ نبی کریم رحمتہ للعالمین a نے بھی اس معصیت پر بڑی سخت وعیدیں بیان فرمائی ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''ولا یغتب بعضکم بعضا ایحب احدکم ان یاکل لحم اخیه میتا فکرھتموه ''یعنی ایک دوسرے کی غیبت مت کرو۔ کیونکہ یہ ایسا برا عمل ہے جیسے اپنے مردار بھائی کا گوشت کھانا۔ کیا تم میں سے کوئی اس کو پسند کرتا ہے کہ اپنے مردار بھائی کا گوشت کھائے؟ تم اس کو برا سمجھتے ہو۔ لہٰذا جب تم اس عمل کو برا سمجھتے ہو تو غیبت کو بھی برا سمجھو۔

سنن ابی داؤد کی ایک حدیث میں نبی کریم a کا ارشاد گرامی منقول ہے کہ: ''سود بہت بڑا گناہ ہے۔ بہت سے گناہوں کا مجموعہ ہے۔ اس گناہ کا ادنیٰ درجہ العیاذ باللہ! جیسے کوئی شخص اپنی ماں سے زنا (بدکاری) کرے۔'' پھر فرمایا کہ سب سے بدترین سود یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کی آبرو (عزت) پر حملہ کرے۔ ایک حدیث میں فرمایا کہ: ''غیبت کا گناہ زناء کے گناہ سے بھی بدتر ہے۔'' کیونکہ زنا کو گناہ سمجھا جاتا ہے۔ لیکن غیبت کو گناہ نہیں سمجھا جاتا جیسا کہ عام مشاہدہ ہے۔

غیبت کی تعریف

ہمارے حضرت شیخ نے نبی کریم a کا ارشاد گرامی نقل کیا ہے کہ: ''ایک صحابیؓ نے نبی کریم a سے دریافت کیا یا رسول اللہ غیبت کیا عمل ہے؟ نبی کریم a نے فرمایا: ''ذکرك اخاك بمایکره '' کسی کی پیٹھ پیچھے اس کے بارے میں ایسی بات کرنی جو اسے ناگوار ہو۔ سائل نے پوچھا ''ان کان فی اخی ما اقول '' اگر اس میں واقعتاً وہ بات موجود ہو جو کہی گئی ہے؟ حضور a نے فرمایا جب ہی تو غیبت ہے۔ اگر واقعتاً ہے۔ اگر واقعتاً موجود نہ ہو۔ تب تو بہتان ہے اور یہ دوہرا گناہ ہے۔

غیبت گناہ کبیرہ

علماء امت نے تحریر فرمایا ہے جس طرح شراب پینا، ڈاکہ ڈالنا، خنزیر کا گوشت کھانا گناہ کبیرہ ہیں۔ یہ غیبت بھی اس طرح بلکہ اس سے سخت گناہ اور قطعی حرام ہے۔ کیونکہ بولنے والا اور سننے والا دونوں ہی شریک ہوتے ہیں اور

معاشرے پر اس کے اثرات متعدی ہوتے ہیں اور کئی گناہ (بدگمانی، تہمت، چغلی، بہتان) وجود میں آتے ہیں۔

غیبت کرنے والوں کا انجام

سنن ابی داؤد میں حضرت انسؓ سے مروی ہے: ’’قال رسول اللہ ﷺ لما عرج بی مررت بقوم لهم اظفار من نحاس يخمشون بها وجوههم وصدورهم فقلت من هٰؤلاء يا جبريل؟ قال هٰؤلاء الذين ياكلون لحوم الناس ويقعون فی اعراضهم (کتاب الادب باب الغيبة)‘‘

نبی کریم a نے فرمایا جب مجھے معراج کرائی گئی تو وہاں میرا گزر ایسے لوگوں پر ہوا جو اپنے ناخنوں سے اپنے چہرے و سینے نوچ رہے تھے۔ میں نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کا گوشت کھاتے تھے (غیبت کرتے تھے) اور لوگوں کی عزت و آبروؤں پر حملے کیا کرتے تھے۔ اللہ جل شانہ ہماری حفاظت فرمائیں۔

ایک حدیث پاک میں ہے کہ غیبت کرنے والوں کو پل صراط کے اوپر جانے سے روک دیا جائے گا اور کہا جائے گا کہ تم آگے نہیں بڑھ سکتے۔ جب تک اس غیبت کا کفارہ ادا نہ کردو گے۔ یعنی جس کی غیبت کی ہے۔ ان سے معافی نہ مانگ لوگے اور وہ تمہیں معاف نہ کردے۔ اس وقت تک جنت میں داخل نہیں ہوسکتے۔

دو اہم واقعے

ہمارے حضرت شیخ نور اللہ مرقدہ نے نقل فرمایا ہے کہ نبی کریم a کے زمانہ میں دو عورتوں نے روزہ رکھا۔ روزے میں اس شدت سے بھوک لگی کہ نا قابل برداشت بن گئی۔ ہلاکت کے قریب پہنچ گئیں۔ صحابہ کرامؓ نے دریافت کیا تو نبی کریم a نے ایک پیالہ ان کے پاس بھیجا اور قے کرنے کا حکم فرمایا۔ دونوں نے قے کی تو تازہ کھایا ہوا خون اور گوشت کے ٹکڑے نکلے۔ صحابہ کرامؓ کی حیرت پر آپ a نے فرمایا کہ حلال روزی سے تو روزہ رکھا اور حرام چیزوں کو کھایا کہ لوگوں کی غیبت میں مشغول رہیں۔

دوسرا واقعہ

بندہ نے اپنے بڑوں سے سنا کہ ایک مرتبہ حضرت لقمان حکیمؒ نے اپنے خادم وغلام کو جانور ذبح کرنے کا حکم فرمایا اور کہا کہ سب سے عمدہ اور بہترین حصہ لے کر آؤ، وہ زبان اور جگر لایا۔ دوسرے دن پھر ذبح کا حکم دے کر کہا کہ آج سب سے خراب گوشت کا حصہ لانا۔ چنانچہ اس نے دوسرے دن بھی زبان اور جگر ہی پیش کیا جس پر تعجب ہوا اور دریافت فرمایا کہ یہ کیا بات ہے کہ ایک ہی چیز عمدہ وطیب بھی اور خراب وخبیث بھی، اس نے دست بستہ عرض کیا کہ حضرت اگر یہ صحیح ہے تو تمام بدن واعمال صحیح اور اگر یہ خراب تو پھر سب کچھ خراب ہے۔

عبرت ناک خواب

حضرت ربعیؒ ایک تابعی ہیں۔ وہ اپنا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ بیٹھے ہوئے باتیں کررہے ہیں۔ میں بھی اس مجلس میں بیٹھ گیا۔ دوران گفتگو غیبت شروع ہوگئی۔ مجھے یہ بہت ناگوار ہوا اور

میں اٹھ کر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد خیال کیا کہ غیبت کا موضوع ختم ہوگیا ہوگا۔ چنانچہ واپس آ کر بیٹھ گیا پھر تھوڑی دیر مختلف باتیں ہوتی رہیں۔ اس کے بعد غیبت کا سلسلہ شروع ہوگیا۔ اب میری ہمت کمزور پڑ گئی اور میں اٹھ کر نہ جاسکا۔ ان لوگوں کی غیبت پہلے تو میں سنتا رہا اور پھر میں نے بھی غیبت میں ایک دو جملے کہہ دیئے۔ جب اس مجلس سے اٹھ کر گھر آ گیا اور رات کو سویا تو خواب میں دیکھا ''انتہائی سیاہ فام (حبشی) آدمی ایک بڑے طشت میں میرے پاس گوشت لایا۔ غور سے دیکھا تو معلوم ہوا کہ یہ تو خنزیر کا گوشت ہے اور وہ سیاہ فام آدمی مجھے یہ گوشت کھانے کو کہہ رہا ہے کہ کھاؤ یہ خنزیر کا گوشت۔ میں نے کہا کہ میں مسلمان آدمی ہوں۔ یہ گوشت ناپاک اور حرام ہے۔ کیسے کھاؤں؟ اس نے کہا کہ تمہیں کھانا پڑے گا اور ٹکڑے اٹھا اٹھا کر زبردستی میرے منہ میں ٹھونسنے شروع کر دیئے۔ میں منع کر رہا ہوں اور وہ ٹھونس رہا ہے۔ اس شدید اذیت وتکلیف میں آنکھ کھل گئی۔

بیدار ہونے کے بعد سے تیس دن تک میرا یہ حال رہا کہ جب بھی کھانے کے وقت کھانا کھاتا تو خنزیر کے گوشت کا بدترین، بدبودار، خراب وہی ذائقہ جو خواب میں کھاتے ہوئے محسوس ہوا تھا میرے کھانے میں شامل ہوجاتا ہے۔ اس واقعہ، خواب کے ذریعہ اللہ کریم نے مجھے متنبہ کر دیا کہ ذرا سی دیر جو میں نے غیبت کی تھی۔ اس کا یہ ثمر ہے کہ تیس دن تک برا ذائقہ برداشت کرنا پڑا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کی حفاظت فرمائے۔ آمین!

غیبت کا تعلق اللہ جل شانہ کی نافرمانی کے ساتھ اللہ کے بندں کی حق تلفی کے ساتھ بھی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ شانہ اور نبی کریم a نے بہت ہی سخت الفاظ کے ذریعہ اس کی حرمت کو بیان کیا ہے۔ یہ بات بھی اپنے ذہن میں رکھنی چاہئے کہ مرد وعورت، امیر، غریب، مالک، مزدور، استاد وشاگرد، والدین، میاں بیوی میں کوئی فرق نہیں ہے۔ غیبت جس طرح زبان سے ہوتی ہے۔ اسی طرح ہاتھ، آنکھ کے اشاروں سے بھی ہوتی ہے۔ غیبت کا دنیا میں بدترین اثر یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ قلوب میں دوریاں پیدا ہوجاتی ہیں۔ اللہ کی رحمت سے محرومی ہوجاتی ہے۔ آپس کی محبتیں ختم ہوجاتی ہیں اور دیگر کئی گناہ وجود میں آتے ہیں۔ ہم کو اس طرح بہت ہی توجہ کرنی چاہئے کہ ابتلاء عام ہے۔ اس طرف بھی توجہ کریں کہ ماتحتوں، ملازمین، گھر میں کام کرنے والیوں کی کوتاہی پر برا بھلا کہنے کے بجائے دعائیہ جملے کہہ دیا کریں۔ مثلاً اللہ تم کو ہدایت دیں۔ اللہ تمہیں جنت میں لے جائے۔ اللہ تمہیں ٹھیک کرے۔

غیبت کا کفارہ

ہم مسلمانوں کو کسی بھی حال میں ناامید نہیں ہونا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی a کو رحمۃ للعالمین، ایمان والوں پر انتہائی مہربان بنایا ہے۔ نبی کریم a نے تمام گناہوں سے بچنے۔ بالخصوص غیبت سے چھٹکارا پانے اور تلافی کا طریقہ بھی اپنی امت کو تعلیم فرمایا۔

الف...... مندرجہ ذیل دعاء خوب اہتمام سے اللہ تعالیٰ سے مانگی جائے: ''اللّٰهم انی اتخذ عندك عهداً لن تخلفنيه فانما انا بشر فايمارجل مومن اذيته او شتمته او لعنته او جلدته او ضربته او غبته او ظننته سوء فاجعلها له صلوة وزكوٰة تقربه بها اليك''

ب...... ہر مجلس کے اختتام پر مجلس کے کفارہ والی دعا اہتمام سے پڑھی جائے: ''سبحانك اللّٰهم وبحمدك نشهد ان لا أله الا انت نستغفرك ونتوب اليك'' دوسری دعاء۔ ''سبحان ربك رب العزت عما يصفون وسلام على المرسلين والحمد الله رب العالمين''

ج...... جس مسلمان کی غیبت کی ہو۔ اس سے معافی مانگی جائے۔ اگر معافی مانگنا ممکن نہ ہو تو خوب ایصال ثواب کیا جائے۔

د...... خود غیبت سے بچنے کی کوشش کریں کہ ہر مجلس کے بعد چند لمحوں کے لئے سوچیں کہ غیبت تو نہیں ہوئی۔

ھ...... کوئی غیبت کررہا ہو تو پیار محبت سے اس کو منع کریں یا خود اس مجلس سے اٹھ کر چلے جائیں۔

حضور نبی کریم a کا ارشاد گرامی ہے: ''فوالذی نفسی بيده لا يومن احدكم حتى يحب لاخيه ما يحب لنفسه'' تمہارا ایمان اس وقت تک کامل نہیں ہوگا۔ جب تک تم اپنے بھائی (دوسرے مسلمان) کے لئے وہی پسند نہ کرو جو تم اپنے لئے کرتے ہو۔

جب ہم اپنے لئے پسند نہیں کرتے کہ کوئی ہماری غیبت کرے تو ہم بھی دوسرے کی غیبت نہ کریں۔ مضمون کی مناسبت سے باتیں تو اور بھی ذہن میں آرہی ہیں۔ لیکن فی الحال حضرت شیخ نوراللہ مرقدہ واعلیٰ اللہ مراتبہ کی دعاء پر اسی قدر پر اکتفاء کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کو اس بلاء (گناہ) سے محفوظ فرمائیں اور بزرگوں، دوستوں (مخلصین، قارئین) کی دعاء سے مجھ ناکارہ وسیہ کار کو بھی محفوظ فرمائیں کہ بندہ باطنی امراض میں کثرت سے مبتلاء ہے۔ ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم وتب علينا انك انت التواب الرحيم!

علماء کرام کے قتل کی مذمت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ کے ضلعی امیر پیر طریقت مولانا محمد اشرف مجددی، نائب امیر مولانا قاری منیر احمد قادری، سیکرٹری جنرل مولانا حافظ یوسف عثمانی، ناظم نشرواشاعت سید احمد حسین زید، ناظم مالیات حافظ محمد انور، مولانا فقیر اللہ اختر مرکزی مبلغ مولانا محمد عارف شامی اور مولانا محمد ثاقب نے ایک بیان میں مفسر القرآن مولانا محمد اسلم شیخوپوری، شیخ الحدیث مولانا مولانا نصیب خان اکوڑہ خٹک، شیخ الحدیث مولانا محسن شاہ اور مولانا عبدالرحیم چاریاری کے صاحبزادے کی المناک شہادت پر قلبی افسوس کا اظہار کرتے ہوئے شہداء کے رفع درجات اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعاء کی۔

دعائے صحت کی اپیل

مجاہد ختم نبوت مولانا حاجی غلام حیدر صاحب اور استاذ العلماء مولانا غریب اللہ صاحب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع صوابی کافی عرصہ سے بیمار ہیں۔ قارئین ماہنامہ لولاک سے اپیل ہے کہ دونوں بزرگوں کی صحت یابی کے لئے دعاؤں کا خصوصی اہتمام فرمالیں۔

کتابوں کی دنیا!

مولانا اللہ وسایا!

قارئین لولاک جانتے ہیں کہ فقیر کتابوں پر تبصرہ کے سلسلہ میں کاہل واقع ہوا ہے۔ چنانچہ لولاک کے کئی شمارے بغیر تبصرہ کتب کے شائع ہوجاتے ہیں۔ بعض تبصرہ کے لئے موصول ہونے والے کتابوں پر تبصرہ پر طبیعت آمادہ نہیں ہوتی اور بسا اوقات ہدیہ میں ملنے والی کتاب پر بھی تبصرہ کے لئے طبیعت مچلنے لگ جاتی ہے۔ لیجئے! آج بعض کتب پر نظر ڈالتے ہیں:

۱......السیف المسلول لاعداء خلفاء الرسول

حضرت مولانا قاضی کرم الدینؒ دبیر کا ستاسی صفحات کا رسالہ ہے۔ جو آپ نے ۱۸۹۹ء میں تحریر کیا۔ اس زمانہ میں ایک شیعی مناظر سید احمد شاہ نے مناظرہ میں قاضی کرم الدین سے شکست کھائی۔ اسی شیعی مناظر نے اپنے ایک اشتہار میں خلفائے ثلاثہؓ پر اعتراضات کئے۔ حضرت قاضی صاحب مرحوم نے اپنی گوناں گوں معروفیات سے وقت نکال کر اس اشتہار میں مندرجہ اعتراضات کا جواب لکھا تو یہ رسالہ تیار ہوگیا۔ حضرت مولانا عبدالجبار سلفی بانی ادارہ مظہر التحقیق جامع مسجد ختم نبوت کھاڑک ملتان روڈ لاہور نے اس رسالہ کو کمپیوٹر کتابت کرانے کے بعد شائع کرکے نادر تحقیقی مقالہ تک آج کے اہل ذوق کی رسائی کی شاندار سبیل پیدا کردی ہے۔

۲......تازیانہ عبرت

حضرت مولانا قاضی کرم الدین دبیرؒ سے مرزا قادیانی ملعون کے مقدمات شروع ہوئے۔ جو جہلم اور گورداسپور میں زیر سماعت رہے۔ یہ ۱۹۰۴ء کی بات ہے۔ تب مولانا قاضی کرم الدینؒ نے مرزا قادیانی کو عدالتی سطح پر قانون کے شکنجہ میں ایسا کسا کہ مرزا قادیانی کو دن میں تارے نظر آنے لگے۔ حضرت مولانا قاضی کرم الدینؒ فتح یاب ہوئے۔ مرزا قادیانی خائب وخاسر ہوا۔ حضرت قاضی صاحب مرحوم کو حق تعالیٰ نے توفیق بخشی کہ آپ نے ان مقدمات کی روائیداد ''تازیانہ عبرت'' کے نام سے کتابی شکل میں شائع کردی۔ اس کتاب کو اللہ تعالیٰ نے شرف قبولیت سے نوازا۔ اس کے کئی ایڈیشن شائع ہوئے۔ مؤلف کے صاحبزادہ اور ہمارے مخدوم مولانا قاضی مظہر حسینؒ نے جب شائع کیا تو اس پر وقیع مقدمہ تحریر کیا۔ اب مولانا عبدالجبار سلفی نے اس کتاب کا کمپیوٹر ایڈیشن شائع کیا ہے۔ ایک قابل قدر اور معیاری کتاب کی تمام خوبیوں کو یہ ایڈیشن اپنے اندر سموئے ہوئے ہے۔ تین صد صفحات پر مشتمل یہ کتاب دو صد روپیہ میں جامع مسجد کھاڑک ملتان روڈ لاہور سے مل سکتی ہے۔

۳......آفتاب ہدایت رد رفض وبدعت

مشہور زمانہ کتاب ''آفتاب ہدایت'' حضرت مولانا قاضی کرم الدینؒ کی تصنیف لطیف ہے۔ ایک شیعہ

رہنمانے آفتاب ہدایت کا جواب ’’تجلیات صداقت‘‘ کے نام پر شائع کیا۔ اس کا مفصل ومدلل جواب ڈاکٹر علامہ خالد محمود صاحب نے تجلیات آفتاب کے نام سے شائع فرمایا۔ غرض اس کتاب نے دنیائے بحث ومناظرہ میں قریباً ایک صدی تک معرکہ برپا کئے رکھا۔ شیعہ حضرات نے حکومت سے درخواست کر کے اس پر پابندی لگوانے میں عافیت جانی۔ لیکن اسلام کی فطرت میں قدرت نے لچک رکھی ہے۔ اتنا ہی یہ ابھرے گا جتنا کہ دبادو گے۔ آفتاب ہدایت کو سنا ہے کہ اسلامک سنٹر بھنڈی بازار بمبئی نے شائع کرا دیا ہے۔ یہ کمپوٹرایڈیشن معیاری اشاعت کا مظہر ہے۔ دفتر ابنائے قدیم دارالعلوم دیوبند، ذاکر نگر نئی دہلی، اردو اسلامک اکیڈمی مانچسٹر برطانیہ سے مل سکتا ہے۔ ۸؍ستمبر ۱۹۳۵ء میں پہلا ایڈیشن شائع ہوا۔ اب ۲۰۱۲ء ہے۔ غرض اسی نوے سال سے ہدایت کا آفتاب برابر ضوفشانی کر رہا ہے۔ حق تعالیٰ ناشر کی محنت کو شرف قبولیت سے نوازیں۔

۴...... ماہنامہ الشریعہ گوجرانوالہ کی اشاعت خاص (جہاد کلاسیکی وعصری تناظر میں)

چھ صد چونسٹھ صفحات پر مشتمل ماہنامہ الشریعہ کی مسئلہ جہاد سے متعلق یہ اشاعت خاص دیدہ زیب طباعت اور عمدہ اشاعت کی مظہر ہے۔ اس کے ٹائٹل پر اسلام کا تصور جہاد، چند توضیحات، مولانا محمد یحییٰ نعمانی، جہاد ایک مطالعہ، مولانا محمد عمار خان ناصر، معاصر مسلم ریاستوں کے خلاف خروج کا مسئلہ (علمی مذاکرہ) دستور پاکستان سے متعلق القاعدہ کا موقف (تجزیاتی مقالات) کی سرخیاں قائم کی گئی ہیں۔ برادر زادہ مولانا محمد عرفان ناصر نے اس نمبر پر تبصرہ کے لئے کاپی بجھواتے وقت پیغام دیا کہ اس پر تبصرہ ضرور کریں۔ چاہے ہمارے خلاف ہی کیوں نہ ہو۔ یہ سن کر تو ہکا بکا رہ گیا اور مارے ڈر کے مطالعہ بھی نہیں کر سکا۔ اہل ذوق مطالعہ فرمائیں کہ ایک اہم موضوع پر نئی چیز سامنے آئی ہے۔ اتنے ضخیم نمبر کی اشاعت لائق اعتراف محنت ہے۔ قیمت درج نہیں۔ مکتبہ اہل سنت مرکزی جامع مسجد شیرانوالہ باغ گوجرانوالہ سے مل سکتا ہے۔

۵...... اشاریہ ماہنامہ شمس الاسلام بھیرہ مع فہرست مخطوطات بگویہ عزیزیہ کتب خانہ بھیرہ

۱۹۳۰ء سے ۲۰۱۰ء تک نوے سالہ مدت میں ماہنامہ شمس الاسلام بھیرہ کی اشاعت وتدوین کے پانچ ادوار قائم کر کے جناب ڈاکٹر صاحبزادہ نور احمد بگوی نے اشاریہ مرتب کیا ہے۔ اس اشاریہ میں مضمونوں وتحریرات کا عنوان وار، سن وار، مصنف وار، واقعہ وار، جامع انڈیکس مرتب کیا گیا ہے۔ اسی کے ساتھ بگویہ عزیزیہ کتب خانہ حزب الانصار بھیرہ کی لائبریری میں موجود مخطوطات ونوادرات کی فہرست بھی دی ہے۔ یہ دونوں کام اہم علمی کام ہیں۔ حوالہ جات کی کتب میں یہ کتاب شاندار اضافہ ہے۔ سوا چار سو صفحات کی کتاب کی قیمت ساڑھے چار سو درج ہے۔ مجلس مرکزیہ حزب الانصار بھیرہ ضلع سرگودھا سے یہ کتاب مل سکتی ہے۔ ڈاکٹر صاحبزادہ انوار احمد صاحب بگوی اس علمی یادگار کتاب کی ترتیب پر ڈھیروں مبارکباد وشکریہ کے مستحق ہیں۔

۶...... تذکرۃ الشیخین

برصغیر پاک وہند میں خدمت قرآن مجید کے حوالہ سے جن دو حضرات قراء کرام نے مجددانہ شان پائی

ہے۔ان میں سے ایک تو حضرت قاری فتح محمد پانی پتی تھے۔دوسرے آپ کے شاگرد حضرت قاری رحیم بخش پانی پتی۔اول الذکر مدینہ طیبہ جنت البقیع میں اور ثانی الذکر جامعہ خیرالمدارس ملتان کے مقبرۃ الخیر میں مدفون ہیں۔لیکن ان کی تلاوت،حفظ،ادائیگی،لہجہ،فن قرأت سے ان کے شاگردوں کے شاگردوں کی تعداد شمار کی جائے تو شاید کمپیوٹر بھی گنتی کرنے میں عجز کا عذر کرنے لگ جائے۔حضرت قاری فتح محمدؒ کی سوانح پر مشتمل کتاب حضرت قاری محمد طاہر الرحیمی ملتانی مدفون مدینہ طیبہ نے مرتب فرمائی تھی۔جس کا نام ’’سوانح فتحیہ‘‘ تھا جو شائع ہو کر کمیاب ہوگئی۔نیز حضرت محمد طاہر صاحبؒ نے نے نقش دلکش سوانح قاری رحیم بخش صاحبؒ کے نام سے حضرت قاری رحیم بخش صاحبؒ کی سوانح لکھی تھی۔اسی طرح حضرت قاری رحیم بخش صاحبؒ کی سوانح پر ملتان کے معروف عالم دین،موفق بالخیر حضرت مولانا قاری محمد ادریس ہوشیار پوری نے کام کیا تھا۔جو بہت عظیم بھی تھا اور ضخیم بھی۔وہ مسودہ آج تک شائع نہ ہوسکا۔غرض یہ تینوں مسودے اور اس کے علاوہ جہاں سے کوئی کام کی چیز ملی ہمارے واجب التکریم حضرت مولانا محمد اسحاق ملتانی نے جمع کر کے ’’تذکرۃ الشیخین‘‘ کے نام سے شائع کر دی۔اس کتاب کے ٹائٹل پر آپ نے تعارفی کلمات تحریر کرتے ہوئے فرمایا:

’’شیخ القراء حضرت مولانا قاری فتح محمد صاحب پانی پتی نوراللہ مرقدہ،شیخ القراء جزری وقت حضرت مولانا قاری رحیم بخش صاحب پانی پتی نوراللہ مرقدہ جیسی عہد ساز شخصیات کی تقریباً ایک صدی پر محیط مبارک زندگی کا تابندہ نقوش،ذاتی احوال،قرآنی خدمات،ارشادات وتعلیمات،حالات وواقعات،کرامات ومعمولات کا دلنشین پر اثر تذکرہ جو ہر مسلمان کے لئے بالعموم اور سلسلہ رحیمیہ کے اساتذہ وقراء کے لئے بالخصوص مینارۂ نور ہے۔‘‘

اس تعارفی تحریر کی حرفاً حرفاً تائید کے ساتھ لائق تبریک سمجھتا ہوں۔حضرت قاری محمد اسحاق ملتانی مالک ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان کو کہ انہوں نے یہ کتاب شائع کر کے اپنے مسلک کے دوستوں پر احسان عظیم فرمایا ہے۔کتاب کے صفحات ۶۲۴ ہیں۔قیمت درج نہیں۔

۷......رحمت کائنات a

امام الزاہدین والعارفین،قطب عالم حضرت مولانا قاضی زاہد الحسینی بانی خانقاہ مدنی مدینہ مسجد اٹک نے ۱۹۵۷ء میں یہ کتاب لکھی تھی۔جسے اللہ رب العزت نے ایسے طور پر شرف قبولیت سے نوازا کہ ابھی مارچ ۲۰۱۲ء میں اس کا سترھواں ایڈیشن شائع ہوا ہے۔دارالارشاد مدنی مسجد اٹک سے ۵۱۲ صفحات کی یہ کتاب حاصل کریں۔پڑھیں اور اپنے ایمان کی حلاوت کی لذات کو مزید در مزید خود محسوس کریں۔یہ کتاب زندہ جاوید بنادیتی ہے مومن کے ایمان کو۔بشرطیکہ اخلاص ومحبت میں ڈوب کر ذوق سلیم وفطرت صحیح کے ساتھ اس کا ادب سے مطالعہ کیا جائے تو واقعات آنکھوں سے دلوں میں اترنا شروع ہو جاتے ہیں۔

۸......ندائے صفہ کا قاری شریف احمد نمبر

ہمارے مخدوم حضرت مولانا نعیم الدین استاذ الحدیث جامعہ مدنیہ قدیم لاہور کی زیر سرپرستی صفہ اکیڈمی مونی روڈ لاہور میں تعلیم وتربیت اطفال کا ایک مثالی ادارہ ہے۔اس کے تعارف پر سالانہ ندائے صفہ کے نام پر ایک

موثر جریدہ شائع ہوتا ہے۔ اس کا پہلا ایڈیشن ۲۰۰۴ء میں شائع ہوا اور اب مسلسل شائع ہو رہا ہے۔ اس کی مارچ ۲۰۱۲ء کی اشاعت کو حضرت قاری شریف احمد کراچویؒ (۲۷؍مارچ ۲۰۱۱ء) کے نام سے موسوم کیا ہے۔ دوصد صفحات کے بڑے سائز کا یہ مؤقر جریدہ قاری شریف احمد کراچوی مرحوم کے سوانح کے حوالہ سے ایک جامع تذکرہ ہے۔ سوانحی حوالجاتی کتب میں یہ نمبر ایک یادگار لائق تحریک دستاویز ہے۔ حضرت مولانا محمد عابد صاحب صفا اکیڈمی کے ناظم اور ان کے قابل احترام رفقاء مبارک باد کے مستحق ہیں کہ وہ بڑی کامیابی کے ساتھ ساحل مراد پر اترے ہیں۔ حق تعالیٰ ان کے جواں ہمت عزائم میں مزید در مزید برکتوں کا موسلا دھار بارش کی طرح نزول فرمائیں۔ آمین!

۹...... احسن المسائل شرح کنزالاقائق

فقہ حنفی کی مایہ ناز کتاب کنزالاقائق جو حضرت مولانا محمد احسن صدیقی نانوتویؒ کی تالیف ہے۔ احسن المسائل کے نام سے اس کا ترجمہ شائع ہوا۔ اب ہمارے مخدوم حضرت مولانا حافظ صغیر احمد صاحب مدظلہ کی زیر سرپرستی مدرسہ احسان القرآن والعلوم النبویہ لاہور کے اساتذہ کی جماعت نے کمال عرق ریزی کے ساتھ متن، ترجمہ، حل لغات، تشریحی نوٹس کے ساتھ جدید طرز پر اسے مرتب کیا۔ یہ ترتیب اتنی عمدہ، سہل، دلنشین، نظر نواز ہے کہ کتاب پر نظر پڑتے ہی انسان جھومنے لگ جاتا ہے اور آنکھوں کو نور اور دل کو وہ سرور ملتا ہے جو بیساختہ عش عش کی کیفیت کا سماں قائم کر دیتا ہے۔ مدرسہ احسان القرآن نے شائع کیا اور مکتبہ الحرمین دکان نمبر ۲۳؍الحمد مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور سے مل سکتی ہے۔ اس معیاری کتاب کی معیاری اشاعت پر جی بھر کر مبارک باد پیش کرنے کا فرض نبھاتے ہوئے تحقیق وتسہیل کی پوری جماعت، رفقاء، نگران مولانا امیر احمد صاحب، مولانا انیس احمد مظاہری کو اس عظیم ووقیع کارنامہ پر ڈھیروں دعاؤں کے بنڈل ارسال کرتا ہوں۔ اساتذہ ومدرسین وطلباء مدارس دینیہ مطالعہ کے وقت ہمارے اس تبصرہ کے ایک ایک لفظ کی تائید کریں گے۔ دونوں جلدیں متن، ترجمہ، ایک ساتھ شائع کئے ہیں۔

۱۰...... التقریر الرفیع لمشکوۃ المصابیح

ریحانۃ الہند حضرت شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلویؒ نے مشکوۃ شریف کی عربی میں شرح لکھی۔ حضرت مولانا رضوان اللہ بناری نے اس قلمی نسخہ پر تحقیق وتعلیق کا کام کیا۔ تین جلدوں پر مشتمل حضرت شیخ الحدیث نوراللہ مرقدہ کا علمی خزانہ پاکستان میں مدرسہ احسان القرآن لاہور نے شائع کیا ہے۔ جو طباعت کی تمام تر خوبیوں کا آئینہ دار ہے۔ پڑھئے اور لذت حدیث کی سعادت سے بہرہ ور ہو جایئے۔

۱۱...... الکنزالمتواری فی معادن لامع الداری وصحیح البخاری

ایک زمانہ شاہد عدل ہے کہ حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلویؒ کا درس حدیث پر حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ، حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ، حضرت مولانا احمد علی سہارنپوریؒ، حضرت مولانا محمد حسن دیوبندیؒ، حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوریؒ، حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ، حضرت مولانا محمد یحییٰ لدھیانویؒ کے دروس حدیث کا پرتو ہوتا تھا۔ مولانا محمد زکریا کاندھلویؒ جب حدیث شریف پڑھاتے تھے تو حسنذ کرہ شیوخ حدیث کے علمی خزانوں کے

گویا دروازے وا ہوجاتے تھے۔ لامع الداری اور دیگر آپ کی املائی تحریرات منظر عام پر آئیں۔ لیکن ضرورت تھی کہ ان کی احادیث پر جملہ کاوشوں کو یکجا کردیا جائے۔ حضرت مولانا عبدالحفیظ کی اس کام کے لئے آگے بڑھے۔ حضرت مولانا عاشق الٰہی برنیؒ کی سرپرستی مل گئی۔ آپ نے حضرت کاندھلویؒ کے شاگردوں کی ایک جماعت کو اس کام کے لئے مختص کردیا۔ سالہا سال کی ریاضت اور مدینہ المنورہ صاحب الحدیث شریف کی برکت سے یہ کام شروع ہوا تو چوبیس جلدوں پر جاکر مکمل ہوا۔ مکمل سیٹ پاکستان میں راولپنڈی، فیصل آباد سے مل سکتا ہے۔

۱۲......مقام امیر معاویہؓ ومرویات امیر معاویہؓ

امام تدبر وسیاست، فاتح عرب وعجم، راز دار نبوت، برادر نسبی پیغمبر، خال المسلمین، امیر المومنین سیدنا امیر معاویہؓ مظلوم ومجاہد صحابی رسول ہیں۔ جنہوں نے امت مسلمہ کو ایک خلیفہ پر جمع فرماکر کفر پر اسلام کی دھاک بٹھائی اور ہزاروں مربع میل پر اسلام کا علم لہرایا۔ سیدنا معاویہؓ کو جی بھر کر گالیاں دی جاتی ہیں اور دین اسلام کے لئے ان کی عظیم الشان خدمات کو نظر انداز کردیا جاتا تھا۔ زیر تبصرہ کتاب میں سیدنا امیر معاویہؓ کی حیات وخدمات پر بہت اچھے انداز میں قلم اٹھایا گیا ہے۔ بلکہ پہلی مرتبہ ان کی روایت کردہ احادیث بمع اردو ترجمہ شائع کردی گئی ہیں۔ اللہ پاک جامع وناشر کو پوری امت مسلمہ کی طرف سے جزائے خیر عطا فرمائیں اور اہل زیغ کو ہدایات سے سرفراز فرمائیں۔ اسلام آباد کے تمام کتب خانوں پر دستیاب ہے۔ مصنفہ محمد عرفان الحق ایڈووکیٹ اسلام آباد۔ صفحات ۱۸۳۔ جبکہ قیمت ۲۰۰ روپے ہے۔

جناب عبدالخالق علوی کو صدمہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کوٹ عبدالمالک کے رہنما عبدالخالق علوی کی والدہ محترمہ ۲؍مئی ۲۰۱۲ء کو انتقال کرگئیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین!

مولانا امین عاجز کو صدمہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ سبزہ زار سکیم لاہور کے امیر مولانا قاری محمد امین عاجز کی والدہ محترمہ یکم مئی ۲۰۱۲ء کو انتقال کرگئیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور ان کے اہل وعیال کو صبر وجمیل عطا فرمائے۔ آمین!

مولانا اعجاز احمد مجاہد کو صدمہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مخلص کارکن اور جامعہ ربانیہ اسٹیشن بھالیکے ضلع شیخوپورہ کے مہتمم مولانا اعجاز احمد مجاہد کے بیٹے محمد احمد ۱۰؍مئی ۲۰۱۲ء انتقال کرگئے ہیں۔ اللہ پاک مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس نصیب فرمائے اور پسماندگان کو صبر وجمیل عطا فرمائے۔ آمین

مولانا قاری محمد صدیق توحیدی کو صدمہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور مرکز عائشہ مسجد کے مدرس مولانا قاری محمد صدیق توحیدی پیر فقیر کے چھوٹے بھائی سراج الرحمٰن کے بیٹے محمد عمر ۸؍مئی ۲۰۱۲ کو انتقال ہوگیا۔ اللہ پاک صبر جمیل عطا فرمائے۔

مفسر قرآن حضرت مولانا محمد اسلم شیخوپوری شہیدؒ!

سید محمد زین العابدین!

۲۱ رجمادی الثانی ۱۴۳۳ھ بمطابق ۱۳ رمئی ۲۰۱۲ء بروز اتوار دوپہر کے وقت تقریباً ایک بجے مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد ولی حسن ٹونکیؒ، امام اہل سنت حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدرؒ اور مفسر قرآن حضرت مولانا صوفی عبدالحمید خان سواتیؒ کے شاگرد رشید، شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم کے مسترشد، جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی کے تعلیم یافتہ، جامعہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ کے فاضل، جامعہ بنوریہ عالمیہ اور جامعۃ الرشید کراچی کے سابق استاذ حدیث، جامعہ مسجد توابین گلشن معمار کراچی کے خطیب، ہفت روزہ ضرب مومن اور روزنامہ اسلام کے کالم نگار، دروس قرآن کانفرنسوں اور درس قرآن ڈاٹ کام کے روح رواں، تفسیر تسہیل البیان کے مؤلف، مفسر قرآن حضرت مولانا محمد اسلم شیخوپوریؒ کو کراچی کے علاقے دھوراجی میں پے در پے فائرنگ کر کے دو ساتھیوں سمیت شہید کر دیا گیا۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون!

آپ a کا فرمان جس کا مفہوم یہ ہے کہ: ''قیامت کے قریب علم اٹھا لیا جائے گا'' ہمارے اس زمانے پر صادق آرہا ہے۔ ابھی صرف ۱۴۳۳ھ کے سال کے شروع سے اب تک کتنے عظیم علماء کرام اور مشائخ عظام اس دنیا سے رخصت ہوگئے۔

حضرت الحاج واصف منظورؒ، حضرت الحاج نواب عشرت علی خان قیصرؒ، حضرت مولانا مفتی محمد ابوبکر غازی پورؒ (انڈیا)، حضرت مولانا خورشید عالمؒ (انڈیا)، حضرت مولانا قاضی حمید اللہ خانؒ، حضرت مولانا عطاء الرحمٰنؒ، حضرت مولانا نصیب خان شہیدؒ، حضرت مولانا محسن شاہ شہیدؒ اور اب مفسر قرآن حضرت مولانا محمد اسلم شیخوپوریؒ کو ظالم درندوں نے شہید کر دیا۔ حقیقت یہ ہے کہ حضرت مولانا کی اس بے دردی سے شہادت پر پوری دینی برادری بلکہ پورا پاکستان مغموم ہوگیا ہے۔

سوال یہ ہے کہ حضرت مولانا کو کس جرم میں شہید کیا گیا؟ ان کا کسی تنظیم سے تعلق نہیں تھا۔ وہ سیاست سے وابستہ نہیں تھے۔ وہ فرقہ واریت سے تعلق رکھنے والے نہیں تھے۔ بلکہ وہ تو مخلوق خدا کو خالق سے جوڑنے والے بے ضرر انسان تھے۔ وہ تو سیدھے سادھے انداز میں درس قرآن کے ذریعے بے راہ رو نوجوان نسل میں دینی روح کو اجاگر کرنے والے عالم دین تھے۔ وہ تو ایک مفسر، محدث، مصنف، مقرر اور شرافت کے پیکر مجسم تھے۔ پھر کیوں ان کو درندگی کی بھینٹ چڑھا کر ان کے بچوں کو یتیم اور پورے ملک کو سوگوار کر دیا گیا؟۔

اس بات کا صاف اور سیدھا جواب یہ ہے کہ اس دور میں اللہ کا نام لینا بھی جرم بن گیا ہے۔ چہ جائیکہ اتنی بڑی تعداد میں دروس قرآن کے ذریعے لوگوں کی زندگیوں میں اسلامی انقلاب لانا۔

ہر طرف سے اہل علم پر یلغار سے پہلے میڈیا کے ذریعے سے اہل علم کو بدنام کرنے کا پراپیگنڈہ کیا گیا۔ یہ

تدبیر جب کارگر نہ ہوئی تو مدارس اور دینی طبقات پر طرح طرح کی پابندیاں لگانے کی بلاجواز کوششیں کی گئیں اور جب اس حربے پر بھی کامیابی نہ ہوئی تو پھر گولیوں اور کلاشنکوفوں کے دہانے علماء حق کی طرف کردیئے گئے اور نتیجتاً آج صورتحال سب کے سامنے ہے۔ حضرت مولانا ڈاکٹر محمد حبیب اللہ مختار شہیدؒ سے لے کر حضرت مولانا محمد اسلم شیخوپوری شہیدؒ تک سینکڑوں بے گناہ اور معصوم انسان دوست رہنماؤں کو خاک وخون میں تڑپا دیا گیا۔ خدا جانے یہ سلسلہ کہاں جاکر رکے گا۔ اللہ تعالیٰ علماء کی حفاظت فرمائے اور ان کے قاتلوں کو اپنی گرفت میں لے اور جواب دنیا سے رخصت ہوگئے ان کا نعم البدل ہمیں نصیب فرمائے۔ آمین!

حضرت مولانا محمد اسلم شیخوپوریؒ ۱۹۶۰ء میں ضلع شیخوپورہ کے گاؤں لدھڑ چک نمبر ۱۱۶ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد ماجد جناب محمد حسین مرحوم ایک کسان تھے۔ ابتداء آپ کو گاؤں کے ایک اسکول میں داخل کرادیا گیا جہاں آپ نے پانچویں جماعت تک پڑھا۔ اسی دوران آپ کو پولیو ہوگیا۔ حالت کی خرابی کی بناء پر اس کا مناسب علاج نہ ہوسکا جس کی وجہ سے آپ کی دونوں ٹانگیں معذوری کا شکار ہوگئیں۔ بعدازاں آپ کو مقامی مسجد کے امام صاحب کے پاس ناظرہ قرآن کریم پڑھنے کے لئے بٹھادیا گیا۔ چونکہ آپ بہت ذہین تھے۔ اسی لئے امام صاحب نے آپ کے والد صاحب کو کہا کہ اس بچے کو دینی تعلیم دلائیں۔ والد محترم نے اجازت دے دی۔ امام صاحب کے پاس ہی آپ نے صرف گیارہ مہینے میں حفظ قرآن مکمل کرلیا۔ آپ کے ساتھ دیگر پڑھنے والے بچوں میں سے کوئی ایک بھی حفظ نہ کرسکا۔ صرف آپ نے ہی یہ سعادت حاصل کی۔ حفظ کے بعد آپ کو لاہور کے ایک اسکول میں داخل کروادیا گیا۔ لیکن بہت جلد آپ کا دل اس سے اچاٹ ہوگیا اور آپ کراچی کے لئے عازم سفر ہوئے۔ کراچی آتے ہی جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی میں داخلہ لیا۔ جامعہ میں آپ نے درجہ خامسہ تک پڑھا اور درجہ ذیل اساطین علم سے شرف تلمذ حاصل کیا۔ حضرت مفتی ولی حسن خان ٹونکیؒ حضرت مولانا بدیع الزمانؒ، حضرت مولانا مصباح اللہ شاہؒ، حضرت مولانا عبدالقیوم چترالیؒ، حضرت مولانا محمد امین اورکزئی شہیدؒ، حضرت مولانا ڈاکٹر محمد حبیب اللہ مختار شہیدؒ، حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب دامت برکاتہم اور حضرت مولانا محمد انور بدخشانی صاحب مدظلہم چونکہ ۱۹۷۷ میں بانی جامعہ حضرت بنوریؒ کی وفات ہوگئی تھی۔ حضرت کی وفات کے بعد آپ جامعہ سے گوجرانوالہ چلے گئے اور جامعہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ میں داخلہ لے لیا اور وہیں پر درس نظامی سے ۱۹۷۹ء میں فاتحہ فراغ پڑھا۔ آپ کے اساتذہ حدیث میں امام اہل سنت حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدرؒ، مفسر قرآن حضرت مولانا صوفی عبدالحمید خان سواتیؒ اور حضرت مولانا مفتی محمد عیسیٰ خان گورمانی شامل ہیں۔

فراغت کے بعد آپ واپس گاؤں تشریف لے گئے اور گاؤں میں ایک سال تک درس وتدریس کی پھر کراچی واپس آگئے اور جامعۃ البنوریہ العالمیہ میں تدریس شروع فرمائی۔ کئی سال تک آپ جامعہ بنوریہ میں ہی رہے۔ یہاں تک کہ آپ جامعہ بنوریہ کے استاذ الحدیث، ناظم تعلیمات اور ماہنامہ البنوریہ کے مدیر مقرر ہوئے۔ بعد ازاں آپ جامعہ بنوریہ چھوڑ کر جامعۃ الرشید تشریف لے گئے۔ کچھ سال وہاں درس دیا۔ جبکہ آخر میں آپ نے جامعہ مسجد توابین گلشن معمار کی خطابت لے لی تھی اور وہیں پر ہی سکونت اختیار کرلی تھی۔ ۲۰۰۳ میں آپ نے درس قرآن کا

سلسلہ شروع کیا اور آپ کی سرپرستی میں درس قرآن ڈاٹ کام جیسی دینی ویب سائٹ کھولی گئی جس میں سینکڑوں علماء اور مشائخ کے ساتھ آپ کے دروس قرآن بھی محفوظ ہوا کرتے تھے۔ آپ کے درس قرآن سے کئی زندگیوں میں انقلاب آیا اور لوگ دین کی طرف راغب ہوئے۔ آپ کا مستقل درس قرآن جامع مسجد مدنی شمالی ناظم آباد کراچی میں ہر اتوار کو ہوا کرتا تھا۔ جبکہ بعض اوقات دیگر مقامات پر بھی آپ کے دروس ہوتے تھے اور اسی طرح کی ایک محفل درس قرآن میں شرکت سے واپسی پر آپ نے جام شہادت نوش کیا۔

تقریر اور وعظ ونصیحت کے ساتھ ساتھ آپ تحریر کے میدان کے بھی شہسوار تھے۔ بلکہ لکھنے کا شوق تو آپ کو زمانہ طالب علمی سے تھا۔ چنانچہ ماہنامہ بینات بنوری ٹاؤن میں آپ کی زمانہ طالب علمی کی تحریر اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہے اور خاص طور پر بینات کے ہر خصوصی نمبر میں آپ کا مضمون موجود ہے۔ سوائے جلالپوریؒ نمبر کے۔ اس میں بھی آپ کا مضمون تیار تھا جو کہ ہفت روزہ ضرب مومن میں چھپ چکا تھا۔ لیکن شاید کسی وجہ سے بینات کی اشاعت میں لگنے سے رہ گیا۔ بہرحال آپ ہفت روزہ ضرب مومن اور روزنامہ اسلام کے مستقل کالم نگار تھے۔ ضرب مومن میں پکار کے عنوان کے تحت ہر ہفتہ آپ کا مضمون حالات حاضرہ پر چھپتا تھا۔ جبکہ اس سے پہلے آپ نے ماہنامہ البنوریہ کے مدیر بھی رہ چکے ہیں۔ آپ نے کم وبیش دس کتابیں بھی تصنیف فرمائیں جن میں ندائے ممبر ومحراب، پچاس تقریریں، خزینہ، درس صحیح مسلم، بڑوں کا بچپن، عشاق قرآن کے ایمان افروز واقعات، مہمات برائے حفاظ وحافظات، تسہیل البیان فی تفسیر القرآن زیادہ معروف ہیں، تسہیل البیان میں آپ نے قرآن کے ایسے اسرار ورموز کھولے ہیں کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے۔

بیعت واردات کے لئے آپ نے حضرت مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم کو منتخب فرمایا اور تاشہادت حضرت مدظلہ سے استفادہ فرماتے رہے۔ بہرحال آپ اس امت کے ایک عظیم رہنما تھے۔ آپ کی شہادت سے بلاشبہ دینی برادری کو ایک ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے۔

شہادت کے بعد آپ کے جسد خاکی کو گلشن معمار لایا گیا اور جامع مسجد تو ابین میں رات ۸ بجے آپ کی نماز جنازہ حضرت مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہ کی امامت میں ادا کی گئی۔ آپ کے بڑے صاحبزادے مولانا محمد عثمان، شیخو پوری جامعہ بنوریہ کے فاضل ہیں اور ہمارے ساتھ تبلیغ میں ایک سال کے لئے چل رہے ہیں۔ مولانا کی شہادت کے موقع پر وہ مری میں تھے۔ فوراً ہی ہمارے ساتھی مولوی ممتاز صاحب نے ٹکٹ کرانے کی کوشش کی۔ لیکن رات آٹھ بجے سے پہلے کا ٹکٹ تک نہ ہوسکا۔ چنانچہ رات آٹھ بجے مولوی محمد عثمان روانہ ہوئے اور تقریباً ساڑھے دس بجے جنازہ گاہ پہنچے جنازہ پڑھا۔ حضرت شہیدؒ کی نماز جنازہ میں بلاشبہ ایک جم غفیر موجود تھا۔

مولانا محمد اکرم طوفانی، حضرت مولانا اللہ وسایا، حضرت مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ، حضرت مولانا محمد زرولی خان، حضرت مولانا ڈاکٹر منظور احمد مینگل، مولانا حافظ حسین احمد، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا توصیف احمد، مولانا محمد یحییٰ لدھیانوی اور مولانا رب نواز حنفی سمیت سینکڑوں علماء کرام نے شرکت کی۔ بعدازاں آپ کو جامع مسجد توابین کے احاطے ہی میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ اللّٰھم اغفرلہ وارحمہ!

خدا تیری لحد پر شبنم افشانی کرے سبزہ نورستہ تیرے گھر کی نگہبانی کرے

آپ نے پسماندگان میں دو اہلیہ، پانچ صاحبزادے مولوی محمد عثمان، محمد اسامہ، محمد حمزہ، محمد طلحہٰ، محمد معاذ اور ایک صاحبزادی کو سوگوار چھوڑا ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں مولانا عبدالمجید لدھیانوی، مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، مولانا صاحبزادہ عزیز احمد، مولانا عزیز الرحمن جالندھری، مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا اللہ وسایا، مولانا طوفانی نے ان کی مظلومانہ شہادت پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے شہید کے رفع درجات اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کی۔

مولانا محمد شریف نعمانیؒ بھی چل بسے

بندہ نے موقوف علیہ اور دورہ حدیث شریف ۱۳۹۵،۱۳۹۶ھ مطابق ۱۹۷۵،۱۹۷۶ء کو جامعہ باب العلوم کہروڑپکا سے کیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی دامت برکاتہم سے بخاری شریف اور ترمذی شریف پڑھیں۔ ان دنوں کہروڑپکا میں متحرک کردار مولانا محمد شریف نعمانیؒ تھا۔ موصوف جمعیت علماء اسلام سے وابستہ چلے آرہے تھے۔ ۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت میں مولانا ضیاء الرحمن فاروقی شہیدؒ، مولانا عبدالرؤف ربانی رحیم یار خان اور جمعیت علماء اسلام، جمعیت طلبہ اسلام کے رہنماؤں اور رفقاء سے مل کر موثر کردار ادا کیا۔ ان دنوں جمعیت علماء اسلام پنجاب کے جنرل سیکرٹری مولانا قاری نورالحق قریشیؒ تھے۔ ان کی آبائی مسجد (شاہی مسجد) سے ملحقہ مدرسہ میں استاذ رہے۔ عالمی مجلس سے والہیت وعقیدت کا تعلق رکھا۔

بندہ ۱۹۸۰ء سے ۱۹۹۰ء تک بہاول پور میں مبلغ رہا۔ کہروڑپکا میں بھی حاضری بندہ کی ڈیوٹی میں شامل تھی۔ اس دوران مجلس کی ممبر سازی ہوئی۔ ایک شیشن کے لئے حافظ عبدالرشید بریار مرحوم امیر اور مولانا محمد شریف نعمانی ناظم اعلیٰ منتخب ہوئے۔ بعدازاں مولانا غلام محمد خطیب بخاری مسجد مجلس کے امیر جبکہ مولانا محمد شریف نعمانی ناظم اعلیٰ منتخب ہوئے۔ مجلس اور جمعیت ساتھ ساتھ رہے اور اب بھی ہیں۔ بہرحال موصوف نے کہروڑپکا میں قابل رشک کردار ادا کیا۔ کچھ عرصہ پہلے بندہ کہروڑپکا حاضر ہوا تو معلوم ہوا کہ موصوف جامعہ مفتاح العلوم ملتانی والا میں درجہ علیا کی کتابوں کے استاذ ہیں۔ ملاقات ہوئی اور کافی دیر تک ماضی مرحوم کی دلچسپ یادیں دہراتے رہے اور بندہ کے لئے استقامت کی دعائیں کرتے رہے۔ مجلس کے ترجمان ماہنامہ لولاک کے باقاعدہ خریدار اور قاری تھے۔ بلوچستان بارہ روزہ تبلیغی دورہ سے واپسی براستہ ڈیرہ اسماعیل خاں بھکر ہوئی۔ بندہ ۷ ارمئی کو بھکر تھا کہ قاری محمد بلال نے کہروڑپکا سے موبائل پر ان کی وفات کی اطلاع دی۔ دور دراز کے سفر سے جنازہ میں شرکت ممکن نظر نہیں آرہی تھی تو بندہ نے مجلس بہاول پور کے مبلغ مولانا محمد اسحق ساقی سے درخواست کی کہ جنازہ میں شرکت فرما کر جماعت کی نمائندگی کریں۔ چنانچہ مولانا ساقی کی روایت کے مطابق جنازہ میں ہزاروں افراد نے شرکت کی۔ نماز جنازہ کی امامت کے فرائض عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی امیر شیخ الحدیث مولانا عبدالمجید لدھیانوی دامت برکاتہم نے سرانجام دیئے اور انہیں ان کے آبائی قبرستان میں سپرد خاک کیا گیا۔ اللہ پاک ان کی خدمات کو اپنی بارگاہ عالیہ میں قبول فرمائیں اور بیوہ سمیت تمام پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دیں۔ (مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی)

حضرت مولانا نصیب خان شہیدؒ!

سید محمد زین العابدین!

۱۱رجمادی الثانی ۱۴۳۳ھ بمطابق ۳رمئی ۲۰۱۲ء شب جمعہ شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق اور حضرت مولانا عبدالہادی شاہ منصوریؒ کے شاگرد رشید، جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے فاضل اور لائق وفائق استاذ حدیث حضرت مولانا نصیب خانؒ کو نامعلوم دہشت گردوں نے ہنگو کے علاقے سے اغواء کر کے پشتہ خرہ پشاور کے مقام پر شہید کر دیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

کچھ عرصہ قبل تک صوبہ خیبر پختونخواہ کم از کم علماء حق کی ٹارگٹ کلنگ سے محفوظ تھا۔ لیکن افسوس صد افسوس کہ اس صوبہ میں بھی اب یہ بہیمانہ حرکت شروع ہوگئی ہے چنانچہ حضرت مولانا محمد حسن جانؒ، حضرت مولانا محمد امین اورکزئیؒ اور جناب ڈاکٹر خالد نواز فاروقیؒ کی شہادتیں اس کی واضح مثالیں ہیں اور ابھی تازہ مثال حضرت مولانا نصیب خانؒ کی شہادت ہے۔

حضرت مولانا نصیب خانؒ ۱۳۷۵ھ میں ضلع شمالی وزیرستان کے گاؤں برمل میں پیدا ہوئے۔ آپ کا تعلق وزیر کابل خیل قوم سے تھا۔ اس قوم کی سکونت پہلے افغانستان کے شہر خوست میں تھی۔ آپ نے ناظرہ قرآن کریم مدرسہ انوار العلوم بنوں میں مولانا نواب خانؒ سے پڑھا۔ پھر ہنگو میں حضرت مولانا خان حلیمؒ سے فقہ پڑھی۔ پھر صرف کی کتابیں حضرت مولانا رب نوازؒ اور حضرت مولانا خونہ میرؒ سے پڑھیں۔ پھر آپ مدرسہ نظامیہ اور مدرسہ مفتاح العلوم ہنگو میں مختلف فنون کی کتابیں پڑھتے رہے۔ بعد ازاں شوال ۱۴۰۰ھ بمطابق جولائی ۱۹۸۰ء میں جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک میں داخلہ لیا اور چار سال یہاں پڑھنے کے بعد ۱۹۸۴ء میں یہیں سے فاتحہ فراغ پڑھا اور حضرت مولانا عبدالحقؒ اکوڑہ خٹک سے شرف تلمذ حاصل کیا۔ سلوک کے منازل طے کرنے کے لئے آپ نے حضرت مولانا مفتی محمد فریدؒ سے بیعت کی۔ کچھ عرصے بعد حضرتؒ نے آپ کو اجازت وخلافت سے بھی نوازا۔

فراغت کے بعد آپ نے ۶ رسال خوست افغانستان میں تدریس کی۔ ۱۹۹۷ء میں آپ حضرت مولانا سمیع الحق صاحب دامت برکاتہم کی پیشکش پر جامعہ دارالعلوم حقانیہ تشریف لائے اور یہیں کے ہو کر رہ گئے۔ جامعہ میں آپ جلالین اور توضیح تلویح وغیرہ پڑھایا کرتے تھے اور آخر میں تو آپ کو دورہ حدیث کی کتاب طحاوی شریف دے کر استاذ حدیث کے منصب پر بھی فائز کر دیا گیا تھا۔

اخباری اطلاعات کے مطابق آپ شہادت سے ایک دن قبل ایک مدرسہ کے جلسے کے لئے کوہاٹ تشریف لے جا رہے تھے کہ ہنگو سے آگے نامعلوم افراد نے سڑک بلاک کر کے مولانا کو گاڑی سے اتارا اور اپنے ساتھ نامعلوم مقام پر لے جا کر شہید کر دیا۔ جبکہ آپ کا جسد خاکی پشتہ خرہ کے علاقے سے برآمد ہوا۔

شہادت کی اطلاع ملتے ہی حضرت مولانا انوار الحق صاحب کی قیادت میں ایک احتجاجی جلوس نکالا گیا جو

کہ دارالعلوم سے شروع ہو کر اکوڑہ خٹک اڈے پر پر امن طور پر اختتام پذیر ہوا جس میں حضرت مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ اور حضرت مولانا مغفور اللہ وغیرہم حضرات خود شریک ہوئے۔

وفاق المدارس کے رہنماؤں حضرت مولانا سلیم اللہ خان اور حضرت مولانا قاری محمد حنیف جالندھری وغیرہ نے حضرت مولانا سمیع الحق اور حضرت مولانا انوار الحق سے تعزیت کی۔ بعدازاں آپ کی دو جگہ نماز جنازہ ادا کی گئی۔ پہلی میران شاہ میں اور دوسری شوہ میں ہوئی۔ نماز جنازہ میں حضرت مولانا مغفور اللہ، حضرت مولانا عبدالحلیم اور حضرت مولانا مفتی غلام قادر وغیرہ حضرات علماء کرام اور سینکڑوں طلباء اور عوام الناس نے شرکت کی۔ بعدازاں آپ کو شوہ نامی گاؤں وزیرستان میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ آپ نے پسماندگان میں ایبوہ، ۲ بیٹے اور ایک بیٹی سوگوار چھوڑے ہیں۔ آپ کی نحو کے موضوع پر تصنیف فوائد نصیبیہ کے نام سے ہے۔ ادارہ لولاک اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت شہید کے رفع درجات اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کے لئے دعا گو ہیں۔

قاری عزیز الرحمن شیخؒ کا انتقال

ہمارے استاذ محترم مفسر القرآن مولانا عبدالعزیز شجاع آبادی نے دو شادیاں کیں۔ پہلی شادی ان کے اپنے خاندان کھاکھی برادری میں ہوئی۔ جس میں ان کے چار بیٹے اور غالباً چار بیٹیاں ہوئیں۔ جو اپنے اپنے گھروں میں آباد و شاد ہیں۔ دوسری شادی بہاول پور گھلواں اسماعیل پور میں شیخ برادری سے کی۔ دوسری اہلیہ محترمہ سے ایک بیٹا (مولانا قاری امداد اللہ عزیز) اور دو بیٹیاں ہوئیں۔ ایک بیٹی جوانی میں انتقال کر گئیں۔ دوسری بیٹی کا رشتہ قاری عزیز الرحمن شیخ سے ہوا۔ قاری عزیز الرحمن صحیح العقیدہ دیوبندی حنفی مسلمان تھے۔

قاری صاحب موصوف نے شیخ القراء حضرت قاری محمد طاہر رحیمیؒ اور قاری عبدالکریم کلاچی صدر مدرس مدینۃ الاحسان شجاع آباد سے قرأت پڑھی۔ موصوف مجود قاری اور پختہ حافظ تھے۔ غازی پور میں جلال پور پیروالہ میں دس سال مدرسہ عزیز العلوم شجاع آباد میں تین سال۔ اس کے بعد موضع کربال نزد سمہ سٹہ، شیخ کوٹ بہاولپور گھلواں خدمت قرآن میں مصروف رہے۔ اس دوران سینکڑوں حفاظ قرآن نے ان سے قرآن پاک حفظ کیا اور ہزاروں افراد نے ناظرہ قرآن پاک صحیح تلفظ کے ساتھ پڑھا۔ بیعت کا تعلق قطب الارشاد حضرت اقدس مولانا میاں عبدالہادی دین پوریؒ ثانی سے تھا۔ حضرت دین پوریؒ کی وفات کے بعد مولانا محمد ادریس انصاریؒ صادق آباد سے تجدید بیعت کی۔

موصوف کے چار بیٹے ہوئے۔ تین بیٹے عالم دین ہیں۔ جبکہ چوتھا زیر تعلیم ہے۔ تین بیٹیاں اور بیوہ سوگوار چھوڑیں۔ ہیپاٹائٹس سی کے مریض چلے آرہے تھے۔ علاج معالجہ جاری رہا۔ تاآنکہ وقت موعود آن پہنچا اور موصوف ۲۳؍اپریل ۲۰۱۲ء کو فوت ہوئے۔ نماز جنازہ میں سینکڑوں علماء کرام سمیت ہزاروں لوگوں نے شرکت کی۔ نماز جنازہ کی امامت شیخ الحدیث مولانا عطاء الرحمن مہتمم دارالعلوم مدنیہ بہاول پور نے کی۔ آپ اپنے آبائی علاقہ بستی شیخ کوٹ کے قبرستان میں سپرد خاک ہوئے۔ (مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی)

احتساب قادیانیت جلد۴۳ کا مقدمہ!

مولانا اللہ وسایا!

الحمد للّٰہ وکفٰی وسلام علٰی سید الرسل وخاتم الانبیاء۰ اما بعد!

محض اللہ رب العزت کے فضل وکرم سے احتساب قادیانیت کی جلد تینتالیس (۴۳) پیش خدمت ہے۔

اس جلد میں:

⦿...... حضرت مولانا سعید احمد صاحب جلالپوریؒ شہید (شہادت ۱۱؍مارچ ۲۰۱۰ء) ہمارے لئے بہت ہی قابل احترام رہنماء تھے۔ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ شہید کے بعد آپ کراچی مجلس کے امیر بنے۔ آپ سے حق تعالیٰ نے بہت کام لیا۔ آپ کے رد قادیانیت پر چھ رسائل ملے۔

۱...... قادیانی گستاخیاں

۲...... قادیانی فریب

۳...... قادیانیت کا تعاقب
(اس میں عالمی مجلس کے چار رکنی وفد کی سری لنکا کے دورہ کی رپورٹ ہے)

۴...... قادیانیت کا تعاقب (وقت کی ایک اہم ضرورت)

۵...... جشن خلافت (قادیانی عقائد ونظریات کے آئینہ میں)

۶...... آئین پاکستان اور اعلیٰ عدالتوں کے خلاف ایک خطرناک سازش
(بسلسلہ رسائل ختم نبوت پر پابندی کا نوٹس)

یادرہے کہ ان میں نمبر۴،۵ تقریباً نام ملتا جلتا ہے۔ لیکن دونوں رسائل بالکل علیحدہ ہیں۔ نمبر۶ یہ سازش پرویز مشرف کے عہد اقتدار میں ہورہی تھی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے بروقت احتجاج پر اللہ رب العزت نے کرم کیا کہ وہ بلاٹل گئی۔

⦿...... گوجرخان ضلع راولپنڈی گورنمنٹ کالج کے پروفیسر منور احمد ملک صاحب پیدائشی قادیانی تھے۔ آپ محمود آباد ضلع جہلم کے رہنے والے تھے۔ قریباً پینتیس سال قادیانیت میں گذارے۔ قادیانی جماعت کے کئی عہدوں پر کام کرتے رہے۔ حق تعالیٰ نے آپ کو توفیق بخشی۔ آپ قادیانیت ترک کر کے علی الاعلان مسلمان ہوگئے۔ محمود آباد جہلم میں آپ کے خاندان کے دیگر کئی افراد نے قبول اسلام کا اعلان کیا۔ آپ نے محمود آباد جہلم میں مسجد ومدرسہ کے لئے جگہ وقف کی۔ جامعہ حنفیہ جہلم جو ہمارے حضرت مولانا عبداللطیف جہلمیؒ کی یاد ہے۔ آپ کے بعد آپ کے صاحبزادہ قاری خبیب احمد عمر اور اب حضرت جہلمیؒ کے پوتے اور حضرت قاری صاحب کے صاحبزادہ مولانا قاری

محمد ابوبکر صدیق صاحب جامعہ حنفیہ کے مہتمم ہیں۔ جامعہ حنفیہ جہلم کے تحت محمود آباد جہلم کی اس جگہ پر جامع مسجد ختم نبوت اور مدرسہ خلفاء راشدین قائم ہیں۔ جو تبلیغ و ترویج اسلام کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔ جناب پروفیسر منور احمد ملک نے کھڑے پانی میں جو پتھر پھینکا تھا اس کی ایسی لہریں اٹھیں کہ محمود آباد جہلم میں کئی قادیانی گھرانے مسلمان ہوگئے۔ جناب پروفیسر منور احمد ملک نے قادیانی حضرات کی خیرخواہی و چشم کشائی کے لئے قادیانی جماعت کے حالات واقعی پر مسلسل مضمون تحریر کئے۔ ان میں سے جو مضمون فقیر کو ملے وہ اس جلد میں شریک اشاعت ہیں۔ یہ مضامین بہت ہی اہم ہیں۔ ان مضامین کے عنوانات کی فہرست پر نظر دوڑائیں تو آپ عش عش کر اٹھیں گے۔ پروفیسر صاحب نے جنوری ۱۹۹۹ء کے رمضان المبارک ۱۴۱۹ھ کے جمعۃ الوداع پر حضرت قاری خبیب احمد عمر کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا تھا۔ ان کے مضامین:

۷...... مضامین پروفیسر منور احمد ملک: کے نام پر اس جلد میں شامل اشاعت ہیں۔

۞...... جناب شیخ راحیل احمد صاحب چناب نگر کے رہنے والے تھے۔ پھر جرمنی چلے گئے۔ آپ خاندانی قادیانی تھے۔ آپ نے پچاس سال سے زائد کا عرصہ قادیانیت میں گذارا۔ آپ قادیانی جماعت کے مختلف ذمہ دار عہدوں پر بھی براجمان رہے۔ آپ نے قادیانیت کو ترک کیا تو اپنی ویب سائٹ قائم کی۔ اس پر قادیانیوں کے خلاف کئی مضامین تحریر کئے جو اس جلد میں شائع کئے جارہے ہیں۔ ان کی تفصیل اس جلد کی فہرست میں دیکھ لی جائے۔ غرض ان کے مضامین:

۸...... مضامین شیخ راحیل احمد صاحب: کے نام پر شامل اشاعت ہیں۔

اسی طرح شیخ صاحب کا ایک رسالہ جس کا نام

۹...... شیخ راحیل احمد (سابق قادیانی) مقیم حال جرمنی کے تین کھلے خط: قادیانی سربراہ مرزا مسرور کے نام اس جلد میں شامل اشاعت ہیں۔

جناب شیخ راحیل صاحب نے جب اسلام قبول کیا تو چناب نگر بھی تشریف لائے۔ ایک دن ملنے کے لئے مدرسہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر تشریف لائے۔ وہ شعبان المبارک کا اوائل تھا۔ اس دن مدرسہ میں ردقادیانیت کورس کا آغاز ہورہا تھا۔ انہوں نے سینکڑوں علماء، طلباء کو دیکھا تو ان کی خوشی کا ٹھکانہ نہ رہا۔ جناب عبداللطیف خالد چیمہ سے ان کے برادرانہ تعلقات قائم ہوگئے تھے۔ فقیر نے چیمہ صاحب سے مرحوم کی تاریخ وفات اور بقیہ رسائل و مضامین کی بابت درخواست کی۔ وعدہ تو کیا۔ مگر وہ وعدہ ہی کیا جو وفا ہوا۔ اسی میں اللہ رب العزت کی کوئی حکمت ہوگی۔ محض رضائے الٰہی کے لئے جو فقیر کو ملا وہ شامل اشاعت کردیا۔ بہت ہی شکرگزار ہوں اپنے مخدوم و واجب التکریم جناب عزت خان صاحب جو برنگھم برطانیہ میں رہتے ہیں اور ردقادیانیت کے کام کے اس خطۂ انگلستان میں سرخیل ہیں۔ بھرپور معلومات رکھتے ہیں۔ فقیر کی استدعا پر آپ نے جناب راحیل صاحب کی ویب سائٹ پر جو مضامین تھے ان کا پرنٹ عنایت کیا۔ مجھے خوشی ہے کہ یہ تمام مضامین احتساب قادیانیت کی اس جلد میں

شامل ہو گئے۔ ان مضامین میں چند مضامین المانیہ کے جناب ابوالسہیل صاحب کے بھی تھے وہ بھی سابق قادیانی ہیں۔ ان کو بھی فقیر نے ان مضامین میں شامل رہنے دیا۔

۱۰...... ردالدجاجلہ (حصہ سوم): یہ رسالہ جناب فیض اللہ صاحب گجراتی کا ہے۔ اس کے چار حصے تھے۔ حصہ اوّل، دوم اور چہارم نہ مل سکے۔ یہ رسالہ مرزا قادیانی کی قرآن مجید کی تحریفات کے عنوان پر لکھا گیا۔ اچھی محنت کی ہے۔ اس سے زیادہ تفصیل نہ مل سکی۔

غرض اس جلد ۴۳ میں:

۱......	حضرت مولانا سعید احمد جلالپوری	کے	۶	رسائل
۲......	جناب پروفیسر منور احمد ملک کا مجموعہ مضامین		۱	عدد
۳......	جناب شیخ راحیل احمد جرمنی کا مجموعہ مضامین و رسالہ		۲	عدد
۴......	جناب فیض اللہ صاحب کنجاہ روڈ گجرات	کا	۱	رسالہ

کل چار حضرات کے دس عدد کتب و رسائل شامل اشاعت ہیں۔ اچھا تو اگلی جلد تک کے لئے اجازت چاہتا ہوں۔ امین بحرمة النبی الکریم!

محتاج دعاء: فقیر اللہ وسایا!

۴؍جمادی الاوّل ۱۴۳۳ھ، بمطابق ۲۸؍مارچ ۲۰۱۲ء

مولانا عبداللہ لدھیانوی کو صدمہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹوبہ ٹیک سنگھ کے رہنما مولانا محمد عبداللہ لدھیانوی کے چچا زاد بھائی محمد اشرف انتقال فرماگئے۔ ادارہ لولاک تمام مرحومین کے ورثاء کے غم میں برابر کا شریک ہے

مولانا قاری محبوب اللہ کا وصال

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع صوابی کے امیر مولانا غریب اللہ صاحب کے برخوردار حضرت مولانا قاری محبوب اللہ مختصر علالت کے بعد انتقال کر گئے۔ قاری صاحب بلند پائے کے محقق عالم تھے۔ ساری زندگی درس و تدریس میں صرف کی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اکابرین حضرت مولانا غریب اللہ صاحب امیر مجلس ضلع صوابی اور موصوف کے دیگر پسماندگان کے غم میں برابر کے شریک ہیں اور دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس نصیب فرمائے۔ آمین!

ملک محمد اسلم کا انتقال

جامعہ احیاء العلوم ماموں کانجن کے خزانچی اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے معاون و ذمہ دار ملک محمد اسلم صاحب ۱۹؍اپریل جمعرات کو انتقال کر گئے۔ جمعہ کے دن مولانا خلیل الرحمٰن انوری نے نماز جنازہ پڑھائی۔ عالمی مجلس پسماندگان اور عزیز و اقارب کے غم میں شریک ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین!

جماعتی سرگرمیاں!

ادارہ!

سہ ماہی اجلاس مبلغین

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنماؤں اور مبلغین کا سہ ماہی اجلاس ۲،۳؍رجب المرجب ۱۴۳۳ھ ۲۴،۲۵؍مئی ۲۰۱۲ء دفتر مرکزیہ میں منعقد ہوا۔ اجلاس کی تین نشستیں ہوئیں۔ پہلی نشست کی صدارت حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری دامت برکاتہم نے کی۔ ۲۴؍مئی کو بعد نماز ظہر منعقد ہو کر عصر کی نماز تک جاری رہی۔ دوسری نشست کی صدارت حافظ محمد ثاقب مدظلہ گوجرانوالہ نے کی۔ جو ۲۵؍مئی ظہر کے بعد سے عصر تک جاری رہی۔ تیسری نشست کی صدارت مولانا غلام حسین جھنگ نے کی۔ جو عصر کے بعد سے مغرب تک جاری رہی۔

اجلاس میں مندرجہ بالا حضرات کے علاوہ راقم الحروف محمد اسماعیل شجاع آبادی ملتان، مولانا قاضی احسان احمد کراچی، مولانا محمد علی صدیقی میرپورخاص، مولانا غلام مصطفیٰ چناب نگر، مولانا عبدالرزاق مجاہد اوکاڑہ، مولانا محمد طیب اسلام آباد، مولانا فقیر اللہ اختر سیالکوٹ، مولانا محمد اسحاق ساقی بہاولپور، مولانا مفتی محمد راشد مدنی رحیم یار خان، مولانا محمد حسین ناصر سکھر، مولانا تجمل حسین نواب شاہ، مولانا عبدالستار حیدری لیہ، مولانا غلام حسین جھنگ، قاضی عبدالخالق مظفر گڑھ، مولانا عبدالرشید سیال فیصل آباد، مولانا عبدالستار گورمانی خانیوال، مولانا محمد عارف شامی گوجرانوالہ، مولانا محمد اقبال ڈیرہ غازیخان، مولانا خبیب احمد ٹوبہ ٹیک سنگھ، مولانا محمد یونس کوئٹہ، مولانا محمد قاسم سیوطی منڈی بہاؤالدین، مولانا زاہد وسیم راولپنڈی، مولانا محمد اسلم خوشاب، مولانا محمد خبیب ٹوبہ ٹیک سنگھ نے شرکت کی۔ اجلاس میں چناب نگر ختم نبوت کورس کے انتظامات کو آخری شکل دی گئی۔

کورس انتظامیہ: مولانا غلام مصطفیٰ، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا محمد اسحاق ساقی، مولانا محمد خبیب، مولانا غلام رسول دین پوری، مولانا محمد احمد و اساتذہ کرام جامعہ ختم نبوت چناب نگر ہوں گے۔

اساتذہ کرام: میں مولانا اللہ وسایا، مولانا مفتی محمد انور اوکاڑوی، مولانا عبدالقدوس خان قارن گوجرانوالہ، مولانا غلام رسول دین پوری، مولانا مفتی محمد راشد مدنی رحیم یار خان، مولانا غلام مرتضیٰ ڈسکہ، مولانا محمد قاسم رحمانی، محمد طیب فاروقی اسلام آباد اور راقم الحروف عفا اللہ عنہ!

لولاک: خریداران لولاک سے درخواست کی گئی کہ وہ اپنے رسالہ کو برقرار رکھنے کے لئے تجدید کرالیں اور ۱۴۳۴ھ ذوالحجہ تک کا چندہ بھجوادیں۔

خطبات جمعہ: مبلغین نے ملتان شہر کی ۳۸؍مساجد میں جمعۃ المبارک کے خطبات دیئے۔

انبیاء کرام پر بنائی جانیوالی فلمیں: یورپ، مراکش، ایران سے ریلیز ہونے والی فلمیں جن میں انبیاء کرام کا کردار بداخلاق، بدعقیدہ اور بدکردار لوگوں کے ذریعہ فلمایا گیا یا مسلمان اداکاروں کے ذریعہ کافروں کا کردار فلمایا گیا پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا گیا کہ انبیاء کرام پر بنائی جانے والی فلموں پر پابندی عائد کی جائے

اور مسلمان ناظرین سے کہا گیا کہ ان کے لئے ایسی فلمیں دیکھنا حرام اور ناجائز ہے۔ دیکھنے والے اللہ پاک سے معافی مانگیں۔ نیز طے ہوا کہ مولانا محمد طیب فاروقی اسلام آباد کے علماء کرام کا ایک وفد لے کر اسلامی نظریاتی کونسل کے چیئرمین مولانا محمد خان شیرانی، قائمہ کمیٹی کے چیئرمین جناب نسیم احمد سے ملاقات کر کے کردار ادا کرنے کی درخواست کریں۔ نیز اس سلسلہ میں راقم الحروف وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے جنرل سیکرٹری اور اسلامی نظریاتی کونسل کے رکن مولانا قاری محمد حنیف جالندھری سے ملاقات کر کے آواز بلند کرنے کی درخواست کریں۔

علماء کرام کے قتل کی مذمت: مفسر قرآن مولانا محمد اسلم شیخوپوریؒ، مولانا نصیب خانؒ استاذ الحدیث دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک، قائد جمعیت مولانا فضل الرحمٰن کے دست راست مولانا سید محسن شاہ کے قتل کی مذمت کی گئی۔ نیز بنت امیر شریعت محترمہ سیدہ ام کفیل بخاری، مولانا محمد شریف نعمانی کہروڑپکا، قاری عزیز الرحمٰن بہاول پور گھلواں، مبلغ مظفر گڑھ قاضی عبدالخالق کی پھوپھی صاحبہ کی وفات پر دلی افسوس کا اظہار کرتے ہوئے ان کی مغفرت کی دعا کی گئی۔

مخلوط تعلیم کی مذمت: سرکاری اداروں میں پہلی کلاس سے مخلوط تعلیم شروع کرنے کی مذمت کی گئی اور اسے اخلاقی بے راہ روی کا پیش خیمہ قرار دیتے ہوئے فیصلہ واپس لینے کا مطالبہ کیا گیا۔

ختم نبوت لائرز فورم: لاہور میں ختم نبوت لائرز فورم کے قیام کا خیر مقدم کرتے ہوئے دوسرے علاقوں میں فورم کے قیام کی حوصلہ افزائی اور تعاون کا فیصلہ کیا گیا۔

بار ایسوسی ایشنوں سے خطاب: تمام مبلغین کو ہدایت کی گئی کہ مرکزی حضرات کے دوروں کے موقع پر بار ایسوسی ایشنوں سے خطاب کا پروگرام بنا کر وکلاء کو اس فتنہ سے باخبر کیا جائے۔

نیٹو سپلائی بحالی کی مذمت: اجلاس میں نیٹو سپلائی کے مجوزہ سرکاری پروگرام کی مذمت کی گئی اور اجلاس میں کہا کہ قوم سلالہ چیک پوسٹ پر امریکی حملہ پر صرف معافی نہیں بلکہ امریکیوں سے مکمل انخلا چاہتی ہے۔ نیز پارلیمنٹ کی قرارداد پر مکمل عملدرآمد کا مطالبہ کیا گیا۔

بھکر میں قادیانی مورچے ختم کرنے کا خیر مقدم: قادیانیوں نے بھکر میں اپنی عبادت گاہ کے اطراف میں بغیر اجازت کے مورچے قائم کر لئے تھے۔ انتظامیہ نے گرانے کا فیصلہ کیا اور قادیانیوں نے غیر قانونی مورچے خود گرا دیئے۔ اس فیصلہ کا خیر مقدم کیا گیا۔ دیگر کئی ایک فیصلے کئے گئے اور اجلاس حافظ محمد ثاقب مدظلہ کی دعا پر اختتام پذیر ہوا۔

آئندہ سہ ماہی کے لئے کتاب: آئندہ سہ ماہی کے لئے قادیانی شبہات کے جوابات جلد سوم طے ہوئی۔ جس کا مطالعہ اور تلخیص کی جائے گی۔

اندرون سندھ ختم نبوت کانفرنسیں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام یکم تا ۸ مئی اندرون سندھ اور کراچی میں ختم نبوت کانفرنسیں منعقد ہوئی۔ یکم مئی مسجد ختم نبوت کوٹری مقررین مولانا اللہ وسایا مولانا مفتی حفیظ الرحمٰن رحمانی ٹنڈو آدم اور مقامی حضرات نے خطاب کیا۔ اسٹیج سیکرٹری مولانا توصیف احمد تھے۔ ۲ مئی بعد نماز عشاء ختم نبوت کانفرنس میرپور خاص مدینہ مسجد

شاہی بازار میں زیرنگرانی مولانا حفیظ الرحمان فیض منعقد ہوئی۔ مقررین مولانا اللہ وسایا، قاری کامران احمد، مولانا عبداللہ شاہ مظہر تلاوت قاری احسان اللہ یوسف زئی اور نعت حافظ عطاء اللہ یوسف زئی حافظ زوہیب احمد، اسٹیج سیکرٹری مولانا محمد علی صدیقی تھے۔ ۳رمئی پہلا پروگرام کوٹ غلام محمد محمدی مسجد میں ہوا جس میں مولانا اللہ وسایا اور مولانا محمد یحییٰ لدھیانوی، مولانا قاضی احسان احمد نے خطاب کیا۔ اسٹیج سیکرٹری مولانا محمد علی صدیقی، پروگرام کے میزبان ماسٹر محمد اسلم اور مولانا محمد عدنان اور مدرسہ اشرف المدارس کے اساتذہ کرام تھے۔ ۳رمئی کو دوسرا پروگرام مرکزی سالانہ ختم نبوت کانفرنس کنری جو بعد نماز عشاء بخاری روڈ پر رات ایک بجے تک جاری رہی۔ پروگرام سے مولانا اللہ وسایا مولانا عبدالغفور قاسمی، مولانا احمد علی عباسی مولانا محمد یحییٰ لدھیانوی، مولانا قاضی احسان احمد نے خطاب فرمایا۔ اسٹیج سیکرٹری مولانا مختار احمد مبلغ تھرپارکر اور ان کے معاون مولانا محمد علی صدیقی تھے۔ پروگرام کے میزبان مقامی مجلس کے محمد ریاض ارائیں، محمد ناصر، محمد سہیل، حافظ ذیشان محمد سلطان اور دیگر حضرات تھے۔ ۴رمئی مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری کا جمعہ بخاری مسجد کنری، مولانا قاضی احسان احمد مسجد صدیقہ ٹوکوٹ، مولانا محمد یحییٰ لدھیانوی، مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی جھڈو، مولانا اللہ وسایا اور مولانا محمد علی صدیقی مدینہ مسجد گولارچی میں پڑھایا۔ دوسرا پروگرام بعد نماز مغرب مدرسہ خاتم النبیین سنجر چانگ ضلع ٹنڈو اللہ یار میں ہوا جس میں حضرت مولانا سلیم اللہ خان، مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، مولانا اللہ وسایا، مولانا عبدالمجید دین پوری، مولانا محمد یحییٰ لدھیانوی اور مولانا قاضی احسان احمد کے بیانات ہوئے۔ اسٹیج سیکرٹری مولانا محمد علی صدیقی کانفرنس کے میزبان مقامی مجلس کے مولانا راشد محبوب، مفتی محمد عرفان، مولانا قادر بخش، مولانا خالد نثار تھے۔ ۵رمئی ختم نبوت کانفرنس حیدرآباد مسجد فاروق اعظم تلک چاڑی میں بعد نماز عشاء ہوئی جس میں مولانا اللہ وسایا، مولانا عبدالغفور قاسمی، مولانا قاضی احسان احمد کے بیانات ہوئے اور مولانا توصیف احمد اسٹیج سیکرٹری تھے۔ پروگرام کا انتظام مولانا عبدالسلام قریشی، مولانا سیف الرحمان آرائیں، مولانا محمد عارف قاری رفیق اللہ اور دیگر احباب نے ساتھ مل کر کیا۔

ختم نبوت کانفرنس بنوں

پہلی سالانہ ختم نبوت کانفرنس بنوں کی سرزمین پر ۲۹راپریل ۲۰۱۲ء بروز اتوار جامعہ مسجد حافظ جی بیرون لکی گیٹ بنوں میں منعقد ہوئی۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا عطاء المحسن استاد جامعہ محمدیہ اور مفتی عظمت اللہ نے انجام دیئے۔ کانفرنس کی صدارت مولانا قاری امام یوسف نے کی۔ تلاوت قرآن پاک معراج القرآن بیرون لکی گیٹ کے قاری نوید صاحب نے کی۔ نعت ملک شیراز نے پیش کی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا محمد اکرم طوفانی نے خطاب فرماتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا کہ پاکستان اسلامی ملک اس میں ہم قادیانیوں کو نہیں چاہتے۔ سب سے پہلا بیان صدر کانفرنس نے کیا۔ آپ نے محبت نبوی a پر بیان کیا۔ معزز مہمانوں میں سے سب سے پہلے مولانا عابد کمال مبلغ کے پی کے نے النبی اولا بالمومنین من انفسھم پر بیان کیا۔ آپ کے بیان کا خلاصہ یہ تھا کہ مسلمان کی شان یہ ہے کہ آپ کو آقا a دوجہان سے اپنی جان سے زیادہ محبت ہوتی ہے۔ مولانا عبدالستار حیدری نے خطاب فرمایا۔

قراردادیں......اکابر کی موجودگی حضرت مولانا مفتی عظمت اللہ ازہری نے درجہ ذیل قراردادیں پیش کیں۔ ۱......قادیانی اپنی عبادت گاہوں وغیرہ کے لئے جو اسلامی نام استعمال کرتے ہیں اس پر پابندی لگائی جائے۔ ۲......ممتاز قادری کو فوراً رہا کیا جائے۔ ۳......قادیانی مصنوعات ذائقہ گھی اینڈ آئل، راجہ سوپ صابن، یونیورسل سٹیبلائزر، OCS کوریئر سروس، قاضی دواخانہ حافظ آباد، کیوریٹیو ربوہ انٹرنیشنل، ورین ہومیو پیتھک کی ادویات، شاہ نواز ٹیکسٹائل مل، شاہ تاج شوگر مل منڈی بہاؤالدین، شیزان کمپنی کی مصنوعات کا مکمل بائیکاٹ کیا جائے۔ قراردادوں کو کانفرنس کے سب شرکاء نے ہاتھ کھڑے کر کے منظور کیا۔

الحمدللہ کانفرنس میں علماء کرام اور مشائخ عظام اور مہتمم حضرات خطباء اور زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے عوام الناس نے کثیر تعداد میں شرکت فرمائی۔ یہاں پر ''مشت نمونہ از خروارے'' سٹیج پر بیٹھے ہوئے معززین میں سے چند نام ذکر کئے جاتے ہیں۔ مولانا قاری امام یوسف خلیفہ مجاز مولانا پیر حافظ ذوالفقار احمد نقشبندی، مولانا یعقوب الرحمٰن خطیب جامع مسجد تیل منڈی ککی گیٹ بنوں، مولانا عبدالمومن خطیب مسجد جعفرخان ککی گیٹ کے صاحبزادے مولانا حافظ عبداللہ' مولانا سینٹر قاری عبداللہ' مولانا محمد نواز بنوی، مولانا نسیم علی شاہ روڈ بنوں، امام تعبیر رویا مولانا حسام الدین، مولانا اعزاز اللہ حقانی، شاہ خوان مصطفیٰ a مولانا گل، مولانا حفیظ الرحمٰن المدنی، حاجی محمد ایاز، حاجی محمد نیاز، شیخ الحدیث مولانا محمد زرین، مفتی فرحان اللہ، مولانا شمس الحق، مولانا قاری زبیداللہ، مولانا مفتی شہید نواز، مولانا عبدالجلال شاہ الہاشمی، مولانا مفتی اکرام اللہ، سید ظہیر الدین ایڈووکیٹ قانونی مشیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بنوں ڈویژن صدر ہائی کورٹ سیشن بنوں، مولانا عمر ایاز، مولانا طیب طوفانی نورنگ، صاحبزادہ آمین اللہ صاحبزادہ سرائے نورنگ مولانا مفتی غلام اللہ، مولانا غلام نصیر شاہ فاروقی، مولانا احتشام، مولانا میاں عبدالرحمٰن شاہ، مولانا محمد نواز، حاجی فضل ریاض اور ان کے صاحبزادے بھی کانفرنس میں شریک ہوئے۔ جامعہ اشرف العلوم ہویدلنڈی ڈاک بنوں، جامعہ عثمانیہ، جامعہ تحسین القرآن، جامعہ زکریا سورانی، جامعہ معراج القرآن بیرون ککی گیٹ اور جامعہ دارالاحسان کے اساتذہ اور طلبہ والہانہ انداز میں شریک ہوئے۔ کانفرنس کے دوران عوام اور خواص کا جوش و خروش دیدنی تھا۔ شروع سے آخر تک تمام حاضرین بیٹھے رہے اور تمام بیانات کو گوش دل سے سنا۔ الحمدللہ! کانفرنس باخیر و عافیت کے ساتھ مفتی شہاب الدین پوپلزئی مدظلہ کے رقت آمیز دعا پر اختتام پذیر ہوئی۔

ٹیکسلا کی ڈائری

ملعون غلام عابد کذاب کا کیس اڈیالہ جیل ٹرائل کے مراحل سے گزر رہا ہے اور جناب محمد کلیم کی عدالت میں زیر سماعت ہے۔ صاحب چار تاریخوں پر جیل نہیں آئے۔ مورخہ مارچ ۲۵ کو اکابرین ختم نبوت نے فیصلہ کیا۔ پریس کانفرنس اور تحصیل کی سطح پر بڑی ختم نبوت کانفرنس کا اہتمام کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے مولانا قاضی عبدالرشید کو صاحبزادہ مولانا محمد زکریا نے ان سے رابطہ کیا کہ مولانا قاری محمد حنیف جالندھری کا ٹائم لے دیں۔ چنانچہ قاری صاحب نے ٹائم عطا فرمایا۔ پہلی نشست قبل از نماز عصر قاری عبیداللہ نقشبندی کی مسحور کن آواز میں تلاوت سے شروع ہوئی اور ہدیہ نعت جناب محمد ادریس آصف نے پیش کی صاحبزادہ مولانا مفتی عبدالہادی نے

عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کی اہمیت پر بیان فرمایا۔ دوسری نشست بعد از نماز عصر قاری معاویہ حسن کی تلاوت حافظ محمد ادریس آصف کی نعت سے شروع ہوئی۔ ان کے بعد مولانا مفتی شبیر احمد عثمانی نے مسئلہ ختم نبوت اور ملعون غلام عابد کذاب کے کیس کے متعلق زبردست خطاب کیا۔ بعد نماز مغرب ہدیہ نعت جناب صاحبزادہ طاہر رشید راولپنڈی نے پیش کی صدارت مولانا عبدالغفور نے کی خطاب حضرت مولانا ظہور احمد علوی' مولانا نذیر احمد فاروقی، اسلام آباد مولانا شفیق الرحمن راولپنڈی نے کیا۔ چوتھی نشست بعد از نماز عشاء صدارت جناب صاحبزادہ نجیب احمد خانقاہ سراجیہ کندیاں نے کی اور ہدیہ نعت قاری مصباح الاسلام نے پیش کی۔ خطاب مولانا محمد صدیق مدنی آف لیہ، مولانا قاری محمد حنیف جالندھری نے کیا۔ جس میں تمام صحافی وکلاء خصوصاً افضل جنجوعہ، انجمن تاجران صرافہ یونین کے رہنما مذہبی سیاسی جماعتوں کے رہنما، بریلوی مکتبہ فکر، جماعت اسلامی، جمعیت اہلحدیث کے رہنماؤں کی موجودگی میں قاری صاحب نے حضرت مولانا عبدالغفور کی صدارت میں بڑی جاندار پریس کانفرنس کی۔ حضرت نے جامعہ عربیہ کے فضلاء کی دستار بندی کی اور بنات کی فاضلات کو تقسیم انعام کیا۔ اس کے بعد آخری خطاب سیرت النبی a اور مسئلہ ختم نبوت آئین پاکستان کے عنوان ڈیڑھ گھنٹہ تفصیلی گفتگو کی۔ آخر میں حضرت صاحبزادہ نجیب احمد خان کی دعا سے رات بارہ بجے کانفرنس اختتام پذیر ہوئی۔

کوئٹہ کی ڈائری

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کوئٹہ کے زیر اہتمام سنہری مسجد میں تین روزہ ختم نبوت کورس منعقد ہوا جس میں تقریباً ایک سو حضرات نے شرکت کی۔ ۶رمئی کو بعد نماز ظہر مولانا محمد یونس ندیم کے تعارفی بیان سے کورس کا آغاز ہوا تین سے سوا چار بجے تک مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے اوصاف نبوت بیان کئے اور مرزا قادیانی کے دعاوی کا جائزہ لیا۔ سوا چار سے پونے چھ بجے تک مولانا مفتی محمد راشد مدنی رحیم یار خان نے امام مہدی علیہ الرضوان کی اوصاف احادیث نبویہ کی روشنی میں بیان کیں۔ جبکہ مرزا قادیانی کے دعویٰ مہدویت کا ابطال کیا۔ ۷رمئی پونے تین سے سوا تین تک مولانا محمد یونس۔ سوا تین سے ساڑھے چار تک مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے مرزا قادیانی کے دعاوی کا ابطال کیا۔ ساڑھے چار سے پونے چھ تک مولانا محمد راشد مدنی نے رفع ونزول مسیح علیہ السلام کے عنوان پر لیکچر دیا۔ ۸رمئی تین سے ساڑھے چار بجے تک مولانا شجاع آبادی نے عقیدہ ختم نبوت آیات قرآنی اور احادیث نبویہ کی روشنی میں پر اختتامی لیکچر دیا۔ جبکہ مفتی راشد مدنی نے مرزائیت کا جنرل پوسٹ مارٹم کیا۔ اس طرح تین روزہ کورس بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔ مقامی زعماء، مولانا قاری محمد عبداللہ منیر، حاجی تاج محمد فیروز، حاجی کالے خاں، حمزہ ملوک، محمد عمران خان، عبدالصمد بلوچ چاک وچوبند ہو کر شرکاء کورس کی خدمت میں مصروف رہے۔

ختم نبوت کانفرنس کوئٹہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان کے زیر اہتمام مرکزی جامع مسجد کوئٹہ میں ۱۰رمئی کو عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی جس میں ملک کے نامور علماء کرام نے شرکت کی کانفرنس میں مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا مفتی محمد راشد مدنی، مولانا محمد الیاس گھمن، مولانا منظور احمد مینگل، مولانا انوار الحق حقانی، مولانا عبداللہ منیر،

مولانا عبدالرحیم رحیمی، مولانا عبدالواحد، مولانا محمد یونس نے خطاب کیا۔علماء نے خطاب کے دوران کہا کہ بلوچستان میں مذہبی فرقہ واریت نہیں۔لیکن سازش کے تحت علماء کا مسلسل قتل ہو رہا ہے جو قوتیں اسلام کے خلاف ہیں قادیانی ان کے دوست ہیں اور دوستی کا حق ادا کر رہے ہیں۔

ختم نبوت کانفرنس کوئٹہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان کے زیر اہتمام جامع مسجد گول سلائٹ ٹاؤن کوئٹہ میں ۱۱رمئی کو عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی جس میں ملک کے نامور علماء کرام نے شرکت کی۔کانفرنس میں مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا مفتی محمد راشد مدنی، مولانا محمد الیاس گھمن، مولانا منظور احمد مینگل، مولانا عبدالواحد، مولانا عبداللہ منیر، مولانا عبدالرحیم رحیمی، مولانا محمد یونس شیخ الحدیث مولانا عبدالباقی، شیخ الحدیث سید عبدالستار شاہ نے خطاب کیا۔

ختم نبوت کانفرنس خانوزئی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان کے زیر اہتمام مرکزی جامع مسجد خانوزئی میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس ۱۴رمئی کو منعقد ہوئی جس میں عالمی مجلس بلوچستان کے مبلغ مولانا محمد یونس، مولانا مفتی محمد راشد مدنی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا عبدالواحد نے عوام الناس کے عظیم اجتماع سے خطاب کیا۔

ختم نبوت کانفرنس لورالائی

عالمی مجلس بلوچستان کے زیر اہتمام لورالائی میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس ۱۵رمئی کو منعقد ہوئی جس میں عالمی مجلس بلوچستان کے مبلغ مولانا محمد یونس، مولانا مفتی محمد راشد مدنی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی اور مولانا عبدالواحد نے عوام الناس کے عظیم اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ علامہ کاشمیریؒ نے فرمایا تھا کہ قادیانی فتنہ سب سے خطرناک فتنہ ہے۔اگر نجات اخروی چاہتے ہو تو حضور a کی ختم نبوت کا تحفظ کرو۔علماء کرام نے کہا کہ جنت میں جانے کا مختصر ترین راستہ تحفظ ختم نبوت کا کام ہے۔

ختم نبوت کانفرنس ژوب

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام مرکزی جامع مسجد ژوب میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس ۱۵رمئی قبل از عصر منعقد ہوئی۔جس کی صدارت مقامی امیر شیخ غلام حیدر نے کی کانفرنس سے مولانا عبدالواحد کوئٹہ، صوبائی مبلغ مولانا محمد یونس ندیم اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطاب کیا۔کانفرنس عشاء کی نماز تک جاری رہی۔

ختم نبوت کانفرنس پیرووال ضلع خانیوال

۳۰راپریل بعد نماز عشاء جامعہ مسجد الممتاز پیرووال میں مولانا محمد عاصم حنفی کی زیر نگرانی عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی تلاوت کی سعادت حافظ ممتاز احمد نے حاصل کی۔نعتیہ کلام حافظ محمد طارق نے پیش کیا۔

کانفرنس سے شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا، مولانا عبدالستار گورمانی، بریلوی مکتب فکر کے ممتاز عالم دین مولانا محمد اسحاق گولڑوی اور مجلس ختم نبوت کے ضلعی امیر پیر خواجہ محمد عبدالماجد صدیقی، مولانا عطاء المنعم نعیم نے خطاب کیا۔

ختم نبوت کانفرنس ماموں کانجن

۲۸؍اپریل بروز ہفتہ بعد نماز مغرب جامعہ احیاء العلوم حمید آباد ماموں کانجن میں مولانا محمد طاہر لکھن کی صدارت میں غازی عبدالقدوس رحیمی کی تلاوت سے کانفرنس کا آغاز ہوا۔ مولانا عبدالرؤف چشتی اوکاڑہ اور مولانا عالم طارق چیچہ وطنی نے سیرت النبی اور عظمت قرآن اور ختم نبوت کے حوالے سے مولانا ضیاء الدین آزاد نے ختم نبوت کی اہمیت وفضیلت اور عالمی مجلس کا کردار کے حوالے سے ضلعی مبلغ مولانا خبیب احمد نے اپنے بیان میں کہا الحمدللہ کثیر تعداد میں قادیانیت کو چھوڑ کر قادیانی اسلام کے دائرہ میں داخل ہو رہے ہیں اور آپ کی جماعت عالمی مجلس نے کتنے مسلمانوں کو قادیانی ہونے سے بچایا اور بچاتی آرہی ہے اور آئندہ کے لئے بھی اپنی منزل کی طرف رواں دواں رہے گی۔

مولانا اللہ وسایا کا ٹیکسلا کا دورہ

مولانا نے مسئلہ ختم نبوت جھوٹے دعویدار ملعون غلام عابد کذاب کے کیس کے متعلق تفصیلی خطاب فرمایا۔ فرمایا جب بھی کسی کذاب نے نبوت کا دعویٰ کیا تو توحید ورسالت کے انکار کے ساتھ ختم نبوت کا انکار بھی کیا۔ وہ بدنسل بھی تھا اور بدکردار بھی۔ تاریخ اس بات پر شاہد ہے۔ مرزا قادیانی سے لے کر ٹیکسلا کے غلام عابد ملعون تک۔ بیان کے بعد مولانا عبدالغفور نے دعا فرمائی۔

حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی کا دورہ خیبر پختونخوا

حضرت مولانا اکرم طوفانی نے صوبہ خیبر پختونخوا کا پانچ روزہ طوفانی دورہ کیا جس میں ختم نبوت کانفرنسوں اور بڑے بڑے دینی مدارس میں علماء اور طلباء سے خصوصی خطاب فرمایا۔ دورہ کے پہلے مرحلے میں کوہاٹ، سرائے نورنگ، جامعۃ المرکز اسلامی غوری والا بنوں اور بنوں شوگرمل، جامع مسجد حافظ جی بنوں شہر، کرک شہر اور سابق ایم این اے مفتی ابرار سلطان کے دارالعلوم لاچی ضلع کوہاٹ میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنسوں سے خطاب کیا۔ یہ مرحلہ ۲۷؍اپریل سے ۲۹؍اپریل تک کامیابی سے ہم کنار ہوا۔ دوسرے مرحلے میں ۳۰؍اپریل اور یکم مئی مردان، نوشہرہ، دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک اور دارالعلوم تعلیم القرآن بازہ مارکیٹ پشاور اور جامع مسجد اقصیٰ افغان کالونی پشاور میں عظیم الشان کانفرنسوں سے خطاب کیا۔ تمام دورے میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے صوبائی امیر مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی، مولانا عبدالستار حیدری، صوبائی مبلغ مولانا عابد کمال، جمعیت علماء اسلام کے صوبائی اور ضلعی رہنماؤں اور کثیر تعداد میں صوبے کی دینی قیادت نے بھرپور شرکت کی۔

مدرسہ ختم نبوت ژوب میں تقسیم انعامات

مدرسہ تعلیم القرآن ختم نبوت نزد ظریف شہید پارک ژوب میں تقریب ختم ناظرہ قرآن مجید منعقد ہوئی۔ تلاوت کلام پاک امجد خان نے کی۔ صدارت ضلعی امیر مجلس تحفظ ختم نبوت حاجی غلام حیدر نے کی۔ ختم کرانے والے

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی مرکزی مبلغ مجلس تحفظ ختم نبوت۔ دعاء مولانا عبدالواحد صاحب صوبائی امیر مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان۔ خطاب حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے فرمایا۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض حافظ شمس العارفین نے سرانجام دیئے۔ انعامات کی تقسیم: ۱...... فدا محمد ولد علی محمد ۲...... امین اللہ ولد فتح اللہ ۳...... نعمت اللہ ولد فتح اللہ ۴...... فیض اللہ ولد محمد ہاشم ۵...... محمد اللہ ولد غوث الدین ۶...... عطاء الرحمٰن ولد حاجی ظریف ۷...... توصیف الرحمٰن ولد جلیل الرحمٰن ۸...... عبداللہ ولد معصوم خان کو قرآن پاک اور دیگر انعامات دیئے گئے۔

مولانا فقیر اللہ گوجرانوالہ کے دورہ پر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما اور مبلغ مولانا فقیر اللہ اختر نے گوجرانوالہ کا دوروزہ دورہ کیا۔ انہوں نے جامعہ حقانیہ ڈی سی روڈ گوجرانوالہ، جامعہ عربیہ گوجرانوالہ، مدرسہ اشرف العلوم گوجرانوالہ اور جامعہ فتاح العلوم گوجرانوالہ میں اساتذہ اور طلبہ سے خطابات فرمائے۔ احباب سے ملاقات کی اور جامعہ مسجد ختم نبوت ہاشمی کالونی میں درس قرآن ارشاد فرمایا۔

گوجرانوالہ میں ہر ماہ میں ایک جمعہ ختم نبوت کے عنوان پر

ہر اسلامی ماہ کے پہلے جمعہ کو جمعۃ المبارک کے خطبات کا موضوع عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ اور قادیانیت کی تردید ہوا کرے گا۔ عوام الناس کو قادیانیوں کے دجل وفریب سے آگاہ کرنے کے لئے دروس کا بھی بندوبست کیا جائے گا۔ حلقہ فیروز والا روڈ یونٹ کا باقاعدہ دفتر قائم کیا جائے گا یہ فیصلہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت فیروز والہ روڈ یونٹ کے اجلاس میں کیا گیا جس کی صدارت بزرگ عالم دین مولانا محمد حسن نے کی۔ مختلف سکولوں اور کالجوں کا دورہ کرکے اساتذہ اور طلبہ کو قادیانیت کے مضرات سے آگاہ کیا جائے گا۔ انہوں نے عوام الناس سے اپیل کی کہ شیزان سمیت تمام قادیانی مصنوعات کا بائیکاٹ کریں۔ قادیانیوں سے کسی طرح کا لین دین محرومی ہے اور خود کو گستاخان رسول میں شمار کرواتا ہے۔

تحریک فلاح دارین کا قیام

خانقاہ حبیبیہ نقشبندیہ چکوال سے وابستگان احباب کو منظم انداز میں جمع کرنے کے لئے تحریک فلاح دارین پاکستان کا قیام عمل میں لایا گیا۔ اس تحریک کے بنیادی اغراض ومقاصد میں اعلائے کلمۃ اللہ، نفاذ اسلام کی جدوجہد، مدارس ومساجد کا قیام وتحفظ، اصلاح معاشرہ، مختلف مواقع پر لوگوں کی تعلیم وتربیت کے لئے ہر علاقے میں مذہبی وروحانی کانفرنسز اور اجتماعات کا انعقاد شامل ہے۔ اس پلیٹ فارم پر لوگوں کے روزمرہ کے مسائل کا قرآن وسنت کی روشنی میں حل تلاش کرنے کے لئے فتاویٰ جات کی ترتیب قائم کی جائے گی۔ علمائے کرام نے اس تحریک کی قیادت کے لئے متفقہ طور پر حضرت جانشین مرشد عالم مولانا عبدالرحیم نقشبندی کو نامزد کیا ہے۔

مولوی فقیر محمد کو خراج تحسین

جناب عابد پوری نے دل کی گہرائیوں سے دکھ اور افسوس کے ساتھ کہا کہ سیکرٹری اطلاعات عالمی مجلس

تحفظ ختم نبوت فیصل آباد کے مولوی فقیر محمد کی وفات ایک بہت بڑا سانحہ ہے پورے عالم اسلام کو بہت بڑا صدمہ ہے۔ مولوی فقیر محمد نے ۱۹۶۲ء میں شورکوٹ شہر سے ختم نبوت کے کام کا آغاز کیا اور ۱۹۶۴ء کو (لائل پور) فیصل آباد میں کام شروع کیا۔ مولوی فقیر محمد نے ۵۰ سال ختم نبوت کے پلیٹ فارم پر کام کیا وہ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری کے خوشہ چین تھے۔ انہوں نے آدھی صدی قادیانیوں کے خلاف جہاد کیا۔ مولوی فقیر محمد زندگی کے ہر شعبہ سے وابستہ انسان سے تعلقات تھے۔ وہ زندگی کے آخری وقت تک یہ کہتے رہے کہ میں قادیانیوں کے خلاف جہاد جاری رکھوں گا۔ مولوی فقیر محمد خوش اخلاق انسان تھے۔ وہ بہت ہی عظیم شخصیت کے مالک تھے۔ اگر انسان چراغ لے کر مولوی فقیر محمد جیسا انسان دنیا میں تلاش کرے تو نہیں ملے گا۔ ۱۷ مارچ بروز ہفتہ پونے چار بجے کے قریب وہ اپنے حقیقی مالک سے جا ملے۔ اللہ تعالیٰ ان کی قبر پر کروڑ کروڑ رحمت نازل فرمائیں۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ مولوی فقیر محمد کو اپنے جوار رحمت میں اعلیٰ اعلیٰ مقام میں جگہ عطا فرمائے۔

گستاخ رسول کی گرفتاری

تحصیل تونسہ شریف ضلع ڈیرہ غازیخان کے معروف قصبہ کوٹ قیصرانی میں قبرستان کے جھاڑوکش عبدالغفور قیصرانی نامی ازلی بدبخت نے سرعام ختم نبوت اور خاتم المرسلین ﷺ کی گستاخی کی اور انتہائی نازیبا الفاظ کے ساتھ توہین رسالت کا ارتکاب کیا۔ اس واقعہ کی مخالفت میں کوٹ قیصرانی میں مکمل ہڑتال اور احتجاجی جلسہ ہوا۔ اس سے پہلے مولانا امان اللہ اختر کی مدعیت میں ملعون گستاخ کے خلاف توہین رسالت ایکٹ کے تحت ۲۹۵سی کا مقدمہ درج ہوا اور ملعون کو سنٹرل جیل ڈیرہ غازیخان بھیج دیا گیا۔ اجلاس میں مقدمہ کی پیروی کرنے اور ڈی پی او سے ملاقات کر کے مقدمہ کا چالان مکمل کر کے عدالت میں پیش کرنے کا فیصلہ ہوا اس سلسلہ میں نمائندہ وفد نے ڈی پی او ڈیرہ غازیخان سے ملاقات کی اور اپنے جذبات واحساسات سے آگاہ کیا۔ ڈی پی او صاحب نے فوری طور پر مقامی ایس ایچ او کو چالان مکمل کرنے کی ہدایت کی وفد میں مولانا قاری جمال عبدالناصر، مولانا عبدالرحمٰن غفاری، مولانا غلام اکبر ثاقب، مولانا امان اللہ اختر، مولانا کامل مسعود، مولانا محمد اسحاق ساجد قاری محمد اسماعیل کھلول، مولانا عبدالعزیز احسن، حمید اللہ چنگوانی، حکیم عبدالرحمٰن جعفر شامل تھے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع ڈیرہ غازیخان کے مبلغ مولانا محمد اقبال نے اپنے اخباری بیان میں تمام دینی قیادت سے اپیل کی ہے کہ اس گستاخ رسول قیصرانی کو کیفر کردار تک پہنچانے میں کردار ادا کریں۔

گوجرانوالہ

گوجرانوالہ کے علماء وخطباء نے فیصلہ کیا ہے کہ ماہ رجب سے ہر اسلامی ماہ کے پہلے جمعہ کو ختم نبوت پر خطاب کریں گے۔ شہر بھر میں عقیدہ ختم نبوت پر دروس ختم نبوت رکھے جائیں گے اور عوام سے اپیل کی گئی کہ وہ شیزان سمیت تمام قادیانی مصنوعات کا بائیکاٹ کر کے غیرت ایمانی کا ثبوت دیں۔ بخاری ہال ختم نبوت بلڈنگ سیالکوٹ گیٹ گوجرانوالہ میں منعقدہ اجلاس کی صدارت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع گوجرانوالہ کے امیر پیر طریقت مولانا محمد اشرف مجددی نے کی۔ اجلاس سے مولانا حافظ محمد ثاقب، پروفیسر حافظ محمد انور، مولانا محمد عارف شامی مبلغ

ختم نبوت گوجرانوالہ، مولانا گلزار احمد آزاد، قاری منیر احمد قادری، مولانا ہدایت اللہ جالندھری، مولانا عبدالصمد، مولانا فداالرحمٰن، مولانا محمد سلیم، مولانا مقبول الرحمٰن، حافظ محمد یوسف عثمانی، قاری بشیرالابراہیمی، سید احمد حسین زید اور مولانا محمد اشرف مجددی نے خطاب کیا۔

قادیانیوں نے اپنی عبادت گاہ سے مورچے خود گرائے

بھکر میں سال ہا سال سے ایک قادیانی عبادت گاہ محلہ ڈھانڈلہ میں واقع ہے اور یہ وہ اہم جگہ ہے کہ جناب افضل ڈھانڈلہ جو ۱۹۷۴ء میں قادیانیوں کیخلاف قومی اسمبلی کی قرارداد میں حضرت مولانا مفتی محمودؒ اور مولانا علامہ شاہ احمد نورانی کے موید تھے۔ قادیانیوں نے اپنی عبادت گاہ کے اردگرد چاردیواری نئی تعمیر شروع کی۔ ڈاکٹر دین محمد فریدی کو اطلاع ہوئی تو اسی وقت انتظامیہ کو آگاہ کیا کہ اس کو اس پرانی تعمیر پر تیار کیا جائے۔ لیکن قادیانوں نے بغیر اجازت کے اس دیوار پر تین اطراف سے مورچے بنالئے۔ ٹی ایم او سے معلوم کیا تو معلوم ہوا کہ اس کا کوئی نقشہ منظور نہیں ہوا۔ اسی سلسلہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بھکر کا ایک وفد ڈاکٹر دین محمد فریدی کی قیادت میں ڈی سی او اور ڈی پی او سے ملا۔ ان کو ساری صورتحال سے آگاہ کیا کہ قادیانیوں نے بغیر اجازت سے اپنی عبادت گاہ کے تین اطراف مورچہ جات تعمیر کئے ہیں۔ جس پر ہمارے تحفظات ہیں۔ اس پر ڈی سی او اور ڈی پی او بھکر نے ٹی ایم او سے ریکارڈ طلب کیا اور ڈی پی او نے مقامی ایس ایچ او کو فوری ایکشن لینے کا حکم دیا جس پر اس وفد نے انتظامیہ سے مطالبہ کیا کہ مورچہ جات قادیانیوں نے خود بنائے ہیں اور گرائیں گے بھی خود ہی۔ لہٰذا ۲۱ مئی کو انتظامیہ نے کارروائی کی اور قادیانیوں سے جواب طلبی کی۔ قادیانی ان مورچہ جات کے متعلق انتظامیہ بھکر کو مطمئن نہ کر سکے تو انتظامیہ نے قادیانوں کو مورچہ گرانے کا حکم دیا یوں قادیانوں نے خود مورچہ جات گرائے جو عالمی تحفظ ختم نبوت کے حضرات کی بہت ہی اہم کامیابی ہے۔

قادیانی گھرانے کا اسلام قبول

گولارچی گزشتہ دنوں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گولارچی کی محنت پر محمد اصغر ارائیں نے اپنے گھر کے ۱۹ افراد سمیت اسلام قبول کرلیا۔ محمد اصغر کے والدین قادیانی ہوئے تھے۔ محمد اصغر اور اس کے خاندان کو قبول اسلام گولارچی جماعت کے امیر حکیم مولوی محمد عاشق نقشبندی مولانا محمد ابراہیم صدیقی مولوی مسرت کے ہاتھوں ہوا۔ اسی سلسلہ میں مولانا اسلاف نے محمد اصغر ارائیں کو قبول اسلام پر مبارک باددی اور تمام قادیانوں کو دعوت اسلام دی۔

اظہار تعزیت

حضرت مولانا محمد شریف نعمانی علاقہ کہروڑپکا کے بہت ہی متحرک اور جید عالم دین تھے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کہروڑپکا کی مقامی جماعت کے عہدہ دار تھے۔ درویش صفت، نیک، متقی اور حق گو عالم دین تھے۔ دفتر مرکزیہ سے مولانا محمد انس اور مولانا ریاض مبلغ شیخوپورہ نے ان کے صاحبزادہ و جانشین مولانا محمود احمد سے اظہار تعزیت کیا اور مرحوم کے لئے بلندئ درجات کی دعا کی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین!

ایک اور گستاخِ رسول ﷺ گرفتار

الحمدللہ! مسلمانانِ پاکستان مبارک باد کے لائق ہیں کہ ان کی ناتواں جماعت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ذمہ داران کی جدوجہد سے ایک اور گستاخِ رسول ﷺ حوالہ زنداں ہوا اور عنقریب اپنے عبرتناک انجام کو پہنچے گا۔

تفصیلات کے مطابق لاہور کے علاقہ ٹاؤن شپ کا رہائشی خواجہ وقاص گزشتہ ایک عرصہ سے برطانیہ میں مقیم تھا جہاں سے اس نے بلاگ بنام (www.kawaqi.blogspot.com) بنا کر جناب رسالت مآب ﷺ کے حوالہ سے گستاخانہ مواد شائع کرنے کا سلسلہ شروع کر رکھا تھا جو مسلمانوں کے لیے انتہائی تکلیف اور اذیت کا باعث تھی بلاخر جذبہ عشقِ رسالت سے سرشار ہو کر بہاولپور کے ایک مسلمان محمد ریاض نے تعزیرات پاکستان کی دفعہ C-295 کے تحت مقدمہ درج کروایا۔ جب پولیس اس ملعون کو گرفتار کرنے کے لیے بہاولپور سے لاہور پہنچی تو معلوم ہوا کہ مجرم برطانیہ میں ہے۔ بعدازاں برطانیہ نے اس ملعون کو ویزا کی مدت ختم ہونے پر پاکستان ڈی پورٹ کر دیا، تو یہ ملعون اپنے گھر میں بند رہا اور اس نے لوگوں سے ملاقات بند کر دی جب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی سیکرٹری نشر و اشاعت مولانا عزیز الرحمٰن ثانی مدظلہ العالی کو اپنے ذرائع سے اس ملعون کی پاکستان میں واپسی کے بارے میں معلوم ہوا تو انھوں نے اولاً بہاولپور سے اس ملعون کے خلاف درج مقدمہ کے کاغذات حاصل کیے اور بعدازاں علماء کے ایک وفد کے ہمراہ آئی جی پنجاب جناب حاجی حبیب الرحمٰن سے ملاقات کر کے انھیں مقدمہ کی نوعیت سے آگاہ کر کے اس گستاخِ رسول ﷺ کی گرفتاری کا مطالبہ کیا۔ اللہ جزائے خیر دے آئی جی پنجاب کو جنھوں نے خصوصی دلچسپی لے کر بہاولپور پولیس کو اسے گرفتار کرنے کے احکامات جاری کیے۔ آخرکار 24 اور 25 مئی کو درمیانی شب اس ملعون کو گرفتار کر کے بہاولپور جیل میں منتقل کر دیا گیا۔

MONTHLY LAULAK MULTAN REGD. Number M-108

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے
مرکزی دار المبلغین کے زیر اہتمام

جامع مسجد بسم اللہ
اسماعیل پارک شادی پورہ بند روڈ لاہور

3 روزہ
ختم نبوۃ کورس

نامور علماء و مناظرین و
ماہرین فن لیکچر دیں گے
ان شاء اللہ

بعد از نماز
مغرب تا عشاء

بتاریخ
13، 14، 15 جولائی 2012
جمعہ ، ہفتہ ، اتوار

نوٹ: شرکاء کاغذ، قلم ہمراہ لائیں
کورس کے اختتام پر شرکاء کو اسناد جاری کی جائیں گی

نمونہ اسلاف
امیر عالمی مجلس
تحفظ ختم نبوت لاہور
ولی کامل
حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب

یادگار اسلاف
حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مدظلہ صاحب

شاہین ختم نبوۃ
حضرت مولانا
علامہ اللہ وسایا صاحب

حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی صاحب

حضرت مولانا عزیز الرحمٰن ثانی صاحب

شعبہ نشر و اشاعت
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
ادارۃ الفرقان شادی پورہ لاہور
0321-4320253